کلام حضرت

بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

کا

(اُردو ترجمہ مع فرہنگ)



مترجم

چوہدری محمد انور بلسراء

مکتبہ یوسفیہ

جناب فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

کے کلام کا

(اُردو ترجمہ مع فرہنگ)

مترجم

چودھری محمد انور بسراء

مکتبہ یوسفیہ

شیخ ہندی سٹریٹ کچی گلی، دربار مارکیٹ، لاہور
0300-8124958

نام کتاب : کلام جناب بابا فرید گنج شکرؒ
مترجم : چودھری محمد انور بسراء
بہ اہتمام : میاں عبدالقیوم
ناشر : مکتبہ یوسفیہ
اشاعت : جون 2015ء
کمپوزنگ : زرناب کمپوزنگ سنٹر، لاہور
مطبع : ایوب پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت : -/150 روپے

لیگل ایڈوائزر:
محمد ناصر قادری (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مکتبہ یوسفیہ
شیخ ہندی سٹریٹ کچی گلی، دربار مارکیٹ، لاہور
0300-8124958

دیباچہ

حضرت بابا فریدؒ گنج شکر پنجابی زبان کے پہلے شاعر ہیں جنہوں نے پنجابی زبان میں اشلوک لکھے اور اپنا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ اُن کو ابھی اس دنیا فانی سے پردہ کیے تقریباً ساڑھے سات سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ جب انہوں نے اپنا کلام لکھا تو اُس وقت پنجابی زبان میں ایسے ہی الفاظ تھے جو انہوں نے لکھے۔ کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جس طرح ہر چیز تبدیل ہوتی ہے اسی طرح پنجابی زبان میں بھی نئے نئے الفاظ وقت کے ساتھ شامل ہوتے گئے اور کافی فرق آ گیا۔ وقت کے ساتھ ہر چیز بدلتی ہے۔ اب اُس زبان میں کافی الفاظ متروک ہو چکے ہیں وہ اب نہیں لکھے اور بولے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں نے جب اُن کا کلام پڑھا تو یہ سوچا کہ یہ کلام اب ہر ایک کی سمجھ میں آنا ذرا مشکل ہو گیا ہے کہ جناب نے کیا فرمایا ہے۔ لہٰذا اس کا اُردو نثر میں ترجمہ کیا جائے تاکہ لوگوں کے لیے جاننے میں آسانی ہو جائے کہ باباجی نے بندے کے لیے کیا پیغام دیا ہے اور کیا فرمایا ہے باباجی بڑے ہی کامل بزرگ ہوئے ہیں جنہوں نے بڑا زہد کیا اسی لیے انہیں زہد الانبیاء کا لقب بھی دیا گیا ہے۔ باباجی رب کے بندے کا اپنے رب سے لگاؤ اس کا ذکر اس کا ورد کرنے کا سبق دیتے ہیں کہ بندہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور اُس سے لَو لگا لے اور اس فانی زندگی میں اپنے مالک کو راضی کرے اور اُس کی آخرت سنور جائے۔ میں نے اُن کے کلام کا اردو نثر میں ترجمہ کیا ہے اور اپنی طرف سے کوشش کی ہے لوگوں کی سمجھ میں آ جائے کہ جناب باباجی اپنے اشعار میں بندے کے لیے کیا فرماتے ہیں کیا سبق دیتے ہیں۔ تو جناب میں بھی ایک انسان ہوں کوئی عقل کل نہیں ہوں مجھ سے بھی غلطی ہوئی ہوں گی۔ تو جو صاحب یہ قدرت رکھتے ہیں اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو وہ اسے درست کر کے پڑھ لیں اور میری غلطی پر پردہ ڈال دیں۔ کیوں کہ جو کسی کے عیب چھپاتا ہے خداوند تعالیٰ اس پر راضی ہوتے ہیں اور ادارے کو آگاہ کر دے تاکہ آئندہ اُس غلطی کی تلافی ہو سکے تو میری حضرات سے گزارش ہے مجھ سے جو ہو سکا میں نے کر دیا ہے۔ آپ میرے اور تمام مومنوں کے لیے دعا کر دیں۔ ہمارا آپ کا رب تعالیٰ ہم کو بخش دے اور دنیا میں کسی کا محتاج نہ کرے اور خاتمہ بالایمان کر دے۔ آمین

چودھری محمد انور بسراء

باباؒ فریدؒ مادرزاد ولی کامل

آپ کی ولادت باسعادت کے متعلق پہلے ہی مشائخ عظام نے پیش گوئی کر دی تھی کہ ہندوستان میں ایک شیخ کامل پیدا ہوگا جو گنج شکر کے نام سے پکارا جائے گا۔ ان سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہوں گے اور ان کے اکثر مرید قطب ہوں گے۔ ان کے متعلق ہے کہ آپ والدہ کے شکم میں تھے کہ والدہ کا دل ایک دن بیر کھانے کو چاہا اور آپ کے پڑوسیوں کی بیری سے بلا اجازت چند بیر توڑ کر کھانے چاہے تو پیٹ میں بچہ بڑا بیزار ہوا۔ تو والدہ نے وہ بیر نہ کھائے اور والدہ اکثر بعد ذکر کیا کرتیں کہ بیٹا تو نے مجھے بیر کھانے سے بچالیا۔ ایک دفعہ ۲۹ شعبان کو آسمان پر بادل تھے چاند نظر نہیں آ رہا تھا لوگوں نے آپ کے والد جناب قاضی سلیمان سے پوچھا کہ صبح روزہ ہوگا آپ بتایئے۔ آپ نے فرمایا کل شک کا دن ہے شک میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ اس کے بعد لوگ ایک ابدال کے پاس گئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ کل روزہ ہوگا یا نہیں۔ ابدال نے فرمایا آج رات کو قاضی سلیمانؒ کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اگر اس نے سحری دودھ پی لیا تو روزہ نہیں ہوگا۔ اگر نہ پیا تو روزہ ہوگا اور رات آپ کی ولادت ہوئی اور آپ نے سحری کے وقت دودھ نہ پیا تو لوگوں نے روزہ رکھ لیا اور آپ نے شام کو دودھ پیا۔

آباؤ اجداد کی برصغیر میں آمد

آپ کا تعلق فرخ شاہ کابل کے خاندان سے ہے۔ اس زمانے میں سلطنت فرخ شاہ کے ہاتھ میں تھی اور جب سلطنت شاہ غزنی کے قبضہ میں آئی تو فرخ شاہ کی اولاد کابل میں اپنی جائیداد اور اسباب سنبھالنے میں مشغول رہی۔ یہاں تک کہ چنگیز خان نے خروج کیا اور ایران کو تہ تیغ کیا اور لوٹ مار مچا دی اور غزنی کو بڑا خراب کیا۔ آپ کے جد امجد شیخ عالم حضرت قاضی شعیب تین صاحبزادے ساتھ لیے بمعہ مال اسباب لاہور سے قصور پہنچے اور یہاں قیام فرمایا۔ قصور کا قاضی عدل و انصاف میں بڑا مشہور تھا۔ قاضی صاحب نے آپ کی عظمت و فضیلت کے متعلق سن رکھا تھا۔ اس لیے آپ کے خاندان کی آمد کو اپنے لیے خوش قسمتی سمجھا اور خوب تعظیم کی۔ قاضی نے آپ کی آمد کے بارے اس وقت کے سلطان شہاب دین غوری کو خط لکھا جواباً سلطان نے بھی دو خطوط لکھے اور لکھا کہ یہ خاندان بڑا خوددار ہے اور صاحب کردار بھی

ہے اور صاحب کمال بھی۔ اس لیے خود شیخ شعیب کو اُن کے شایانِ شان منصب کی پیش کش کرو۔ اس طرح کوٹھوال کا قاضی مقرر کیا گیا۔

آپ کی پیدائش مبارکہ

آپ کی پیدائش کے سنہ کے متعلق تذکرہ نویسوں کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت کے متعلق ہے کہ 595ھ 582ھ 584u 571ھ-575ھ 566ھ 559ھ 569ھ 548ھ بیان کیا جاتا ہے۔ ان میں سے زیادہ ترین قیاس آپ کا سنہ ولادت 571یا569ھ ہے۔ کیونکہ آپ کا وصال اکثریت کے نزدیک 664ھ ہے اور اکثر آپ کی عمر مبارک کے متعلق ہے کہ آپ کی عمر 95اور 93 سال ملتی ہے۔ صاحب میر الاولیاء نے آپ کی 95 برس لکھی ہے۔ جبکہ آپ کے محبوب خلیفہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء آپ کی عمر مبارک 93 سال بیان کرتے ہیں۔ اس لیے دوسروں کی نسبت یہ بات معتبر ہے باباجی کے متعلق اُن سے اور کوئی زیادہ نہیں جانتا ہے۔ آپ کی ولادت مبارک کھتوال میں ہوئی جسے آج کل چاری مشائخ بھی کہا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں حاجی شیر بھی کہتے ہیں۔ یہ بورے والا سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر ہے اور جنوب میں واقع ہے۔ آج کل ضلع وہاڑی میں شامل ہے۔ آپ کی ولادت مبارکہ پہلی رمضان المبارک کو ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک مسعود رکھا گیا۔ بعد میں حضرت شیخ فریدالدین عطار نے آپ کو اپنا نام عطا کیا۔ اس طرح گنج شکر کا خطاب آپ کو مرشد کریم سے عطا ہوا۔ دوسری روایت یہ ہے عالم غیب سے عطا ہوا۔ آپ کے ایک سو القاب ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام مبارک شیخ سلیمان اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت بی بی قرسم خاتون ہے۔ والد کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا۔ پھر آپ کی تعلیم کا اور تربیت کا بندوبست آپ کی والدہ ماجدہ نے کیا۔ چار سال کی عمر میں آپ نے کھتوال میں ہی قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور آپ نے چھوٹی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا۔ عربی اور فارسی زبان کی ابتدائی تعلیم حاصل کی اور بابا کا خطاب آپ کو آپ کے مرشد پاک نے 18 سال کی عمر میں ہی عطا کر دیا تھا۔ آپ کے مرشد کریم جناب حضرت بزرگ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور آپ کے دادا مرشد جناب حضرت معینؒ الدین چشتی اجمیری ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں اتنا زہد و عبادت کی کہ آپ نے زہدالانبیاء کا لقاب پایا اور آپ کو اسی القاب سے بھی پکارا جاتا ہے۔

گنج شکر کا خطاب

بچپن میں آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو نماز پڑھنے کے لیے کہا کرتی تھیں۔ تو نماز سے پہلے جائے نماز کے نیچے شکر رکھ دیا کرتی تھیں لیکن ایک دن وہ شکر رکھنا بھول گئیں۔ جب باباجی نے نماز پڑھ کر جائے نماز اُٹھایا تو نیچے شکر کا خزانہ تھا۔ آپ نے جتنی چاہی اُٹھالی اور اس کے متعلق اپنی والدہ سے ذکر بھی کیا۔ آپ نے چاہا کہ مجاہدہ اختیار کریں آپ نے مرشد کریم سے عرض کی اور اپنا مدعا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا طے کا روزہ رکھو آپ نے تین دن کا روزہ رکھا۔ تیسرے دن ایک شخص چند روٹیاں لایا آپ نے سمجھا یہ غیب سے آئی ہیں۔ آپ نے روزہ افطار کیا تو پھر دیکھا کہ ایک کوا درخت پر بیٹھا مردار کی آنتوں کے ٹکڑے کر رہا ہے۔ آپ کا جی متلایا اور قے کر دی۔ معدہ کھانے سے خالی ہو گیا۔ یہ واقعہ مرشد کریم سے بیان کیا تو جناب نے فرمایا کہ وہ ایک شرابی کے گھر کا کھانا تھا۔ آپ کے معدہ نے قبول نہ کیا۔ پھر آپ نے تین دن کا روزہ رکھ لیا۔ جب چھ دن ہو گئے تو ضعف بڑھ گیا۔ آپ نے روزہ کھولنے کے لیے زمین پر ہاتھ مارا۔ تو چند سنگریزے اُٹھا کر منہ میں ڈال لیے وہ شکر بن گئے۔ آپ نے سمجھا کہ یہ شیطان کا مکر نہ ہو۔ آپ نے وہ بھی تھوک دیا اور حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو گئے۔ آدھی رات کو ضعف بڑھ گیا تو پھر سنگریزے اُٹھا کر منہ میں ڈالے وہ شکر بن گئے۔ پھر تھوک دیے۔ جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا تو آپ نے سمجھا یہ غیب سے ہے۔ شیخ نے بھی یہی فرمایا تھا جو غیب سے ملے اس سے افطار کر لینا۔ یہ واقعہ اپنے مرشد کریم سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا وہ روزی غیب سے آئی تھی اور فرمایا تم ہمیشہ شکر کی طرح شیریں رہو گے۔

مرشد کامل کا وصال

جب مرشد کریم کے وصال کا وقت آیا تو باباجی اس وقت ہانس میں تھے۔ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری اور شیخ بدرالدین غزنوی کے دل میں خیال آیا کہ جناب نعلین چوبیں مجھے عطا فرمائیں۔ حضرت خواجہ قطب الاقطاب نے فرمایا کہ میرا یہ خرقہ اور نعلین چوبیں فرید الدین مسعود کو دے دینا اور وہ میرا جانشین ہے۔ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری نے وہ دل و جان سے قبول کر لی۔ 14 ربیع الاول 633ھ کو آپ کا وصال ہو گیا۔ اسی رات ہانس میں باباجی کو بھی علم ہو گیا۔ آپ صبح اُٹھے اور دہلی کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ کے وصال کے چار دن بعد

آپ دہلی پہنچے۔ مرشد کریم کے مزار پر حاضری دی۔ قاضی حمید الدین ناگوری نے وہ امانت آپ کے سپرد کردی۔ آپ نے عقیدت سے خرقہ پہن لیا اور مسند پر بیٹھ گئے اور ایک جہان آپ کا گرویدہ ہوگیا۔

کھتوال میں تشریف آوری

ہانس میں جب خلقت کا ہجوم ہوگیا تو آپ کھتوال پہنچے جہاں آپ کے آباؤ اجداد آباد تھے۔ وہاں آپ کچھ عرصہ رہے پھر یہاں سے ملتان قریب تھا۔ یہاں بھی خلقت کا ہجوم ہوگیا۔ آپ دنیاوی شہرت پسند نہ کرتے تھے۔

پاک پتن (اجودھن) آمد

مغلوں نے لاہور کو برباد کردیا تھا۔ آپ لاہور جانے کی بجائے پاکپتن میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ تقریباً 70 سال کی عمر میں یہاں تشریف لائے۔ 24 سال تک باقی زندگی یہاں ہی بسر کی یہاں ایک جوگی لوگوں کو تنگ کرتا تھا۔ اس کی آپ نے سرکوبی کی اور وہ یہاں سے چلا گیا اور یہاں کفر وضلالت کا خاتمہ ہوگیا۔

آپ کے ملفوظات

① غفلت اور گفتگو میں مشغول نہیں ہونا چاہیے تاکہ قیامت میں شرمندگی نہ ہو۔
② کوئی بھی کام رب تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔
③ جس مذہب میں ہم ہیں یہ امام ابوحنیفہ کا ہے یہ بالکل درست ہے۔
④ جس کے دل میں عطاء اور مشائخ کی محبت ہو اس کا ایک ذرہ گناہوں کے ڈھیر کو جلا کر راکھ کردیتا ہے۔
⑤ علمائے کرام انبیاءؑ کے وارث اور مشائخ حق تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔
⑥ عقل سب سے زیادہ شریف اگر عقل نہ ہوتی تو حق تعالیٰ کی معرفت کا علم نہ ہوتا۔
⑦ میزبان کے لیے واجب ہے کہ خود مہمان کے ہاتھ دُھلائے۔
⑧ جو شخص میرے پاس آئے امیر ہو یا غریب اسے محروم نہ رکھنا۔
⑨ جو شخص بزرگان دین کے ہاتھ چومتا ہے اللہ اس کے گناہ صاف کردیتا ہے جیسے ابھی پیدا

ہوا ہے۔

⑩ جس اہل سنت پیر کا طریقہ قرآن حدیث کے مطابق نہ ہو وہ پیر نہیں ڈاکو ہے۔

آپ کی ازدواج اور اولاد

آپ نے تین شادیاں کیں بعض چار بھی کہتے ہیں لیکن تین زوجین کے نام ملتے ہیں۔

① شہزادی ہزیرہ بانو۔ آپ کے متعلق ہے کہ آپ سلطان الہند غیاث الدین بلبن کی صاحبزادی تھیں۔

② بی بی مجیب النساء ③ اُمّ کلثوم

باباجی کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

بیٹے: ① حضرت خواجہ نصیر الدینؒ ② حضرت خواجہ شہاب الدین گنج علم ③ حضرت خواجہ بدرالدین سلیمان ④ حضرت خواجہ نظام الدین ⑤ حضرت خواجہ یعقوبؒ

بیٹیاں: ① حضرت بی بی مستورہ ② حضرت بی بی شریفہ ③ حضرت بی بی فاطمہؒ

آپ کا وصال

4 محرم الحرام 664ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آخری وقت آپ نے یاحي یا قیوم پڑھا اور جان جانِ آفریں کے حوالے کر دی۔ آپ کے مزار کا بہشتی دروازہ 6 محرم سے 10 محرم کی راتوں کو کھلتا ہے اور ہر سال آپ کا عرس مبارک ہوتا ہے۔

آپ کا شجرہ نسب

① حضرت امیر المومنین عمرؓ بن خطاب
② حضرت شیخ عبداللہ
③ حضرت شیخ ناصرؒ
④ حضرت شیخ منصورؒ
⑤ حضرت شیخ سلیمانؒ
⑥ حضرت شیخ ادھمؒ
⑦ حضرت شیخ ابراہیمؒ
⑧ حضرت شیخ اسحاقؒ
⑨ حضرت شیخ واعظ الاکبر ابوالفتحؒ
⑩ حضرت شیخ عبداللہ واعظ الاصغر
⑪ حضرت شیخ مسعودؒ
⑫ حضرت شیخ سلیمانؒ
⑬ حضرت شیخ فقیر فخر الدین محمودؒ
⑭ حضرت شیخ شہاب الدین (فرخ شاہؒ) کابلی

⑮ حضرت شیخ یوسفؒ ⑯ حضرت محمد احمدؒ
⑰ حضرت شیخ شعیبؒ ⑱ حضرت شیخ سلیمانؒ
⑲ حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ

شجرہ طریقت

① حضرت امام الانبیاء محمدؐ رسول اللہ
② حضرت امیر المومنین حضرت علیؓ
③ حضرت خواجہ حسن بصریؒ
④ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ
⑤ حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ
⑥ حضرت خواجہ ابراہیم بلخیؒ
⑦ حضرت خواجہ سدیدالدین حذیفہؒ المرعشیؒ
⑧ حضرت خواجہ امین الدین ابی معبیرۃ البصریؒ
⑨ حضرت خواجہ مختار دینوریؒ
⑩ حضرت خواجہ ابواسحاق شامی حسنی بانی سلسلہ چشتیہ
⑪ حضرت خواجہ ابواحمد چشتیؒ
⑫ حضرت ابومحمد چشتیؒ
⑬ حضرت خواجہ ابویوسف ناصرالدین چشتیؒ
⑭ حضرت خواجہ محمد مودود چشتیؒ
⑮ حضرت خواجہ شریف زندانیؒ
⑯ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ
⑰ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتیؒ
⑱ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ
⑲ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ

مترجم کے مختصر حالاتِ زندگی

نام	چودھری محمد انور
ولد	چودھری حسین بخش (مرحوم)
قوم	جٹ
ذات	بسراء
تاریخ پیدائش	14 راگست 1947ء
پتہ	تحصیل وضلع نارووال گاؤں راؤ کے بڈھاڈھولہ بس سٹاپ رعیہ خاص روڈ نزد آدو کے راجیاں

موجودہ پتہ گلبرگ III فردوس مارکیٹ مکھہ کالونی گلی نمبر 3 مکان نمبر 19
نزدک ڈاکٹر ذکاءاللہ کلینک لاہور

پاک آرمی سے تعلق رہا۔ 1965 اور 1971 کی لڑائیاں لڑیں۔ مشرقی پاکستان موجودہ بنگلہ دیش میں رہا۔ لڑائی بھی لڑی لیکن قید نہ ہوا عین لڑائی میں میری یونٹ 25 بلوچ رجمنٹ مغربی پاکستان آ گئی اور ادھر قصور محاذ پر باقی لڑائی لڑی۔ دو بیٹے محمد یوسف بسرا اور عامر سعید بسرا ہیں۔ شروع سے پنجابی زبان سے لگاؤ رہا ہے۔ میری پنجابی کی تین کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ① قصیدہ بردہ شریف کا منظوم ترجمہ ② آمنہؓ دا لال (نعتوں کا مجموعہ) ③ بندیا بن بندہ عارفانہ کلام کا مجموعہ۔

چھپائی کے مراحل میں کتابیں: ① بدیع الجمال سیف الملوک کا اردو نثری ترجمہ ② کلام بابا بلھا شاہ کا اردو نثری ترجمہ ③ کلام شاہ حسین کا اردو نثری ترجمہ ④ پنجابی لغت۔ پنجابی سے اُردو یہ تمام کتابیں انشاءاللہ جلد چھپیں گی۔ اگر زندگی رہی تو شاہنامہ کربلا، کلام دائم اقبال اور کلامِ وارث شاہ ہیر رانجھا کا اردو نثر ترجمہ ہوگا۔

جت دیہاڑے دَھن وَری ساہے لے لکھائیے
ملک جو کنیں سُنی دا مُنہ وکھالے آئے

ترجمہ: جناب باباجی فرماتے ہیں کہ کسی جوان لڑکی کی کسی لڑکے سے منگنی ہو جاتی ہے ان کی شادی کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ مقررہ دن کو لڑکا آتا ہے اور اُسے بیاہ کے اپنی دُلہن بنا کر اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اسی طرح باباجی فرماتے ہیں جب روح کو جسم میں داخل کیا جاتا ہے ان کا ایک ساتھ رہنے کا وقت لکھ دیا جاتا ہے۔ جب وہ پورا ہوتا ہے تو ملک الموت حضرت عزرائیل جو سنتے آئے ہیں وہ روح اور جسم کو علیحدہ کرنے کے لیے فوراً حاضر ہو جاتے ہیں اور روح کو جسم سے علیحدہ کر دیتے ہیں اور جسے ہم موت کہتے ہیں وہ واقع ہو جاتی ہے اور عالم برزخ شروع ہو جاتا ہے۔

معنی: جت: جیت، جس۔ دیہاڑے: دن، روز، یوم۔
دَھن: مال، دولت، جوان لڑکی۔ وری: سگائی، منگنی، بیاہ، شادی۔
ساہے: منگنی شادی کے اوقات، سانس، مقررہ تاریخ۔ ملک: فرشتہ، جم۔
کنیں: کان، کانوں سے

جِند نمانی کڈّھے ہڈّاں کُوں کڑکائے
ساہے لکھے نہ چلنی جِندو کو سمجھائے

ترجمہ: جب عزرائیلؑ جان قبض کرتے ہیں یعنی روح کو جسم سے الگ کرتے ہیں۔ ایسا ہوتا ہے کہ جسم کی ہڈیوں کو توڑ کر چُور چُور کر دیتے ہیں۔ وقت نزع اتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ تو باباجی فرماتے ہیں کہ انسان کو جان لینا چاہیے کہ جو وقت موت کا مقرر کر دیا گیا ہے اس سے آگے ایک پل بھی نہیں چل سکتا ہے۔ اپنی زندگی کو بتا دے کہ رضائے الٰہی کے سامنے کسی کا زور نہیں چل سکتا ہے۔

معنی: جند: جان، روح۔ کڑکائے: توڑے، توڑ دے۔

کڈھے: نکالے،جسم سے جدا کرے۔ ہڈاں: ہڈیاں۔ کُوں: کو۔
ساہے: مقررہ اوقات،سانس۔نہ چلنی: نہیں چل سکتی۔ بجھائے: بجھادے بتادے

جِند وُوہٹی مَرن وَرلے جاسی پَرنائے
آپن ہَتھیں جول کے کیں گل لگے دھائے

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں کہ جان روح زندگی ایک دلہن کی طرح ہےاور موت دولہا ہے جس طرح دولہا دلہن کو بیاہ کر اپنے ساتھ لئے اپنے گھر لے جاتا ہے۔اسی طرح موت روح کوحیاتی کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اپنے ہی ہاتھوں اُسے بھیج کر اسے وداع کر کے پھر دوڑ کر کس کے گلے لگے گا اور کسے بتائے گا کس کی طرف بھاگے گا۔کس سے جا کر فریاد کرے گا۔

معنی: ووہٹی: دلہن، بنّی، لاڑی۔مرن: موت،اَجل،آئی،قضا۔
وَر: دولہا،لاڑا،خاوند،مالک۔پرنائے: بیاہے،شادی کرے
اَپن: اپنے،خود۔جول کے: بھیج کر،وداع کرکے۔دھائے: بھاگے،دوڑے
کیں: کس کے۔گل: گلے

والوں نکّی پُل صراط کنّیں نہ سُنی آئے
فریدؔا کڑی پوندی اِی کھڑا نہ مُھائے

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں کہ جس طرح پل صراط ہے بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے نظر نہیں آتی ہے۔اسی طرح موت بھی جب آتی ہےتو وہ نظر نہیں آتی ہے۔کسی کو پتہ نہیں چلتا ہے۔دکھائی نہیں دیتی ہے۔کانوں سے سنی اور آنکھوں سے دیکھی نہیں جاسکتی ہے۔اس کی خبر ہےاس کا پتہ ہے کہ موت آئے گی۔اس کے لیے غافل نہ ہو۔اس کے لیے تیاری کرو۔

معنی: والوں: بال سے۔نکّی: باریک،چھوٹی۔صراط: راستہ،راہ،واٹ۔

کنّیں: کانوں سے، آواز سے۔ سُنی نہ آئے: آواز نہیں آتی ہے۔ فریدا: اے فرید
کڑی: خبر، پتہ، آگاہی۔ پوندی: پڑی۔ اِی: ہے۔
مُھائے: منہ دیکھتا رہو، دیکھتا رہے

فریدا در درویشی گاکھڑی چلاں دُنیاں بھت
بَنھ اُٹھائی پوٹلی کِتھے وَنجاں گھت

ترجمہ: اے فرید اس دنیا کے رسم و رواج دنیا کی زندگی آسائشیں دنیا کی رنگینی دُنیا کی لذتیں ترک کر کے فقیری اختیار کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ بڑا تکلیف دہ ہے۔ یہ اسی طرح ہی ہے جیسے ایک بھاری گٹھڑی باندھ کر سر پر اُٹھالی جائے اور پھر اُسے رکھنے کے لیے جگہ نہ ملے۔ پھر سوچے کہ اسے کہاں رکھوں اور کہاں جاؤں۔ یہ بہت مشکل کام ہے۔ فقیری آسان نہیں ہے۔ دنیاوی لذتوں کو ترک کرنا اور اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنا۔ یہ کسی کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ ہر ایک کے بس کا کام نہیں ہے۔ جسے خدا چنے۔

معنی: در: دروازہ، باب، میں، داخلہ۔ بَنھ: باندھ، باندھ کر۔
درویشی: فقیری، عاجزی، جوگ۔ پوٹلی: گٹھڑی، پٹاری۔
گاکھڑی: مشکل، کٹھن، تکلیف دہ۔ کِتھے: کہاں۔ چلاں: چلوں، جاؤں۔
وَنجاں: جاؤں۔ بھت: رسم، رواج، نمونہ۔ گھت: ڈال، ڈال کر

کجھ نہ بُجھے کجھ نہ سُجھے دُنیاں گُجھی بھاہ
سائیں میرے چنگا کیتا تاں ہن بھی وَنجاہا

ترجمہ: کچھ پتہ نہیں چلتا ہے اور نہ کچھ نظر آتا ہے کہ دنیا ایک چھپی ہوئی آگ ہے۔ جو پتہ نہیں چلتا ہے اور زندگی جلائے جا رہی ہے۔ دُکھوں اور غموں کی بھٹی ہے۔ میرے مالک میرے رب نے مجھ پر بڑا احسان مجھ پر اپنی خاص رحمت فرمائی کہ میں برباد ہونے

سے پہنچ گیا۔ مجھے اپنی رحمت اور خاص کرکرم سے اس دنیا کی آگ میں جلنے سے بچالیا
میں برباد ہونے سے محفوظ رہا۔

معنی: کجھ: کچھ،کوئی۔ بجھے: سمجھ آئے، پتہ چلے،ٹھنڈی ہو۔
سُجھے: دکھائی دے،نظر آئے۔گُجھی: پوشیدہ،مخفی،چھپی ہوئی۔
بھاہ: آگ،آتش،نار،اگنی،آنچ۔سائیں: مالک،رب تعالیٰ۔
چنگا: بھلا،اچھا،بہتر۔کیتا: کیا۔تاں: تب،تو۔تاں: تب،تو۔
ہن بھی،ہن بھی: میں بھی۔وَنجاہا: تباہ،برباد،وِیران

فریدا جے جانیں تِل تھوڑڑے سنبھل کے بُک بھریں
جے جاناں شوہ نڈھڑا تھوڑا مان کریں

ترجمہ: جناب باباجی فرماتے ہیں کہ اے بندے اگر تو جانتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے یہ دنیا
کی زندگی چند روز کی ہے اسے ختم ہونا ہے تو اسے سمجھ داری سے گزارو۔غرور اور تکبر نہ
کرو۔اپنی ہستی سے بڑے کام نہ کرو۔ ہر قدم سوچ سمجھ کر چلو۔زیادہ حرص اور لالچ نہ
کرو۔عاجزی انکساری سے رہو۔اگر تم یہ جانتے بھی ہو کہ دنیا میں رہنا کم عرصہ کا ہے تو
پھر اپنی حیاتی پر تکبر نہ کرو۔اس کا اعتبار نہ کرو۔پتہ نہیں یہ کس وقت ختم ہو جائے گی۔

معنی: جاناں: جانتا ہے، تجھے پتہ ہے،خبر ہے۔تِل: ایک جنس،تیل کے بیج۔
تھورڑے: کم،کم مقدار میں۔سنبھل کر: احتیاط سے سنبھال کر۔
بک: دوتوں جڑے کھلے ہاتھ۔بھریں: بھرنا،ڈالنا۔جے: اگر۔
شوہ: مالک،خاوند،خدا تعالیٰ۔نڈھڑا: نوجوان،جوان عمر۔مان: تکبر،غرور،اعتبار،بھروسہ

جے جاناں لڑ چھجناں پیڑھی پائیں گنڈھ
تیں جے وَڈھ میں نہ کو سَبھ جگ ڈِٹھا ہنڈھ

ترجمہ: اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ سانسوں کی ڈور کمزور ہے یہ ٹوٹنے والی ہے۔ یہ آخر ٹوٹ جائے گی تو اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اُس مالک سے پکی لُو لگا لو۔ اگر تمہیں یہ ڈر ہے کہ میں گمراہ نہ ہو جاؤں تو اس کا ہر پل ذکر کرو اور اُس کے سامنے عرض گزارو کہ اے مالک میں نے سارا جہان گھوم پھر کر دیکھ لیا ہے تیرے جیسا عظیم اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے تو واحدہ لاشریک ہے۔ تیرا کوئی ثانی نہیں ہے۔

معنی: جے: اگر۔ لڑ: پلو، دامن۔ چھجناں: کمزور ہو کر دھاگوں کا الگ ہو جانا۔
پیڈھی: پکی، مضبوط، پختہ۔ گنڈھ: گرہ، گانٹھ، بندھن۔ تیں: تیرے، تو، تم، آپ۔
وَڈھ: بڑا، عظیم، عالی شان۔ سَبھ: تمام، سارا، کل، سب۔
جگ: جہان، دنیا، عالم، دہر، یگ، کائنات، زمانہ۔ ڈِٹھا: دیکھا، نظر آیا۔
ہنڈھ: گھوم کر، پھر کر، تلاش کر کے۔ کو: کوئی

فریدا جے تیں عقل لطیف کالے لکھ نہ لیکھ
اپنے گریوان میں سَر نِیواں کر دیکھ

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں اے فرید اگر تو باریکیاں سمجھنے والی عقل رکھتا ہے تجھے سوجھ بوجھ ہے۔ اگر تو حقیقت کو سمجھنے والا ہے تو اپنے اعمال میں برائیاں نہ لکھو بُرے کام نہ کرو۔ برائیوں سے بچو۔ اپنے اعمال میں برائیاں درج نہ کراؤ اور اپنا سر جھکا کر یعنی اپنے گریبان میں عاجزی سے جھانکو اپنے کاموں پر نظر ڈالو۔ میں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہیے اس مالک کے سامنے عاجزی سے رہو اور نیک کام کرو تاکہ تمہارے اعمال نامے میں اچھائیاں درج ہوں۔

معنی: فرید: اے فرید اپنے سے مخاطب۔ تے: اگر۔ تیں: تم، تو، آپ۔
عقل لطیف: حقیقت کو جاننے والی عقل۔ کالے: بُرے، سیاہ۔
لیکھ: اعمال، نصیب، مقدر، برات۔ گریوان: گریبان، قمیص کا گلا۔
نیواں: نیچا، عاجزی، انکساری۔ ویکھ: دیکھ، نظر کر، غور کر

فریدا جو تیں مارن مُکیاں تنہاں نہ ماریں گُھم

اپنے گھر جائیے پیر تنہاں دے چُم

ترجمہ: اے فرید جو تمہیں دکھ دیتے ہیں تجھے پریشان کرتے ہیں تجھے مارتے ہیں تو اُن سے بدلہ نہ لے تو ان کو نہ مارنا۔ تو ان سے مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ صبر درگزر برداشت کرنا اور انہیں کچھ نہ کہنا۔ ان سے عاجزی کر کے اپنے گھر چلا جا۔ اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دے۔ کیونکہ رب تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

معنی: تیں: تم، تو، آپ۔ مارن: مارتے ہیں، ماریں۔ مُکیاں: مٹھی بند کر کے گھونسہ
تنہاں: اُنہیں، اُن کو۔ گھم: پلٹ کر، واپس، پھر کر۔ چُم: چوم کر۔ جائیے: جائیں
پیر: قدم، پاؤں

فریدا جاں تو کھٹن ویل تاں توں رَتا دُنی سیوں

مَرگ سُو اِی نیہہ جاں بھریا تاں لُدیا

ترجمہ: اے فرید جب تمہارا دنیا میں کچھ کمانے کچھ حاصل کرنے کا وقت تھا اس وقت تو دنیاوی زندگی میں دنیا کی لذتوں میں دنیا کی رنگینوں میں مشغول تھا۔ بڑا مست تھا بڑا خوش تھا لیکن موت ایک ایسی بنیاد ہے ایسی حد ہے جو اپنے مقررہ وقت ہر بھرے ہوئے کو اُلٹ دیتی ہے اور سب کچھ ختم کر دیتی ہے۔ نام نشان تک مٹا دیتی ہے یعنی عبادت نہ کر سکا۔

معنی: جاں: جب، جس وقت۔ کھٹن: کمانے، حاصل کرنے، کمائی کرنے۔
وِیل: وقت، سماں۔ تاں: تب، اُس وقت۔ تُوں: تم، تُو۔ رَتا: رنگین، سرخ، لال، خوش
دُنی: دنیا، عالم، جہان، دہر، کائنات، جہان۔ سیوں: سے۔
مرگ: موت، اجل، آئی کال۔ سُو: وہ، اوہ۔ ای: ہے، وہی۔
نیہہ: بنیاد، مُول، جڑھ۔ لُدیا: اُلٹ دیا، انڈیل دیا

ویکھ فریدؒا جو تھیا داڑھی ہوئی بُھور

اَگا نیڑے آیا پچھا رہیا دُور

ترجمہ: اے فرید جو ہوا ہے اُسے دیکھ اسے پہچانوں اس پر غور کرو۔ تمہاری ریش بھوری ہو گئی ہے۔ اس میں سفیدی آ گئی ہے بڑھاپا آ گیا ہے۔ اب وقت آخرت یعنی موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور بچپن اور جوانی کا وقت گزر گیا ہے وہ دور چلا گیا ہے۔ وہ اب لوٹنے والا نہیں ہے۔ اب آخرت کی تیاری کرو۔ اس دنیا سے جانے کا بندوبست کرو۔ سوچو۔

معنی: فریدؒ: اے فریدؒ، اپنے آپ سے مخاطب۔ ویکھ: دیکھ، غور کر، سوچ

تھیا: ہوا۔ بُھور: سیاہ اور سفید۔ اَگا: آگے، مستقبل، آنے والا۔

پچھا: پچھلا، پیچھے والا، گزرا ہوا

ویکھ فریدؒا جوتھیا شکر ہوئی وِس

سائیں باجھوں اَپنے وَیدن کہیے کِس

ترجمہ: اے فرید جو کچھ ہوا ہے اُسے ویکھو اس پر غور کرو کہ شکر بھی زہر بن گئی ہے۔ اب دنیا کی لذتیں بھی بدمزا ہو چکی ہیں۔ ہر چیز کڑوی لگتی ہے۔ دنیا سے دل بھر گیا ہے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی ہے۔ اب اپنے رب اپنے مالک کے سوا کس سے اپنے دکھ، اپنی تکلیفیں اپنے دکھ کس سے بیان کریں اور بتا کون سننے والا ہے۔ اپنے امراض اور کسے بتائیں۔ اُس کے علاوہ کون ان سے شفا بخشنے والا ہے۔ کس کے آگے زاری کریں۔ سوائے مالک حقیقی کے اور کون سننے والا ہے۔

معنی: ویکھ: دیکھ، غور کر، سوچ۔ تھیا: ہوا، ہو گیا ہے۔

شکر: کماد کے رس سے بنی میٹھی شکر، چینی۔ وِس: زہر، کڑوی، بدمزہ، زہریلی۔

سائیں: مالک، خدا، رب تعالیٰ، اللہ۔ باجھوں، بنا، بغیر، علاوہ۔

ویدن: امراض، روگ، دکھ۔ کس: کسے، کس سے۔

فریدا اکھیں ویکھ پتنیاں سُن سُن رِنّھے کَن

ساکھ پکندی آئی آ ہور کریندی وَن

ترجمہ: اے فرید آنکھیں دیکھ دیکھ کر پتھرا گئی ہیں تھک چکی ہیں چندھیا گئی ہیں اور کان سن سن کر پک گئے ہیں دُکھنے لگے ہیں۔ سننے کے قابل نہیں رہے ہیں۔ان میں بہرہ پن آچکا ہے اور زندگی کی عمر کی شاخ سوکھ رہی ہے کمزور پڑ گئی ہے، پک گئی ہے اور اس کا رنگ روپ بدل گیا ہے۔یعنی بڑھاپا طاری ہوگیا اور اپنی پہلی سی صورت بدل چکی ہے۔ اب وقتِ پیری ہے۔اب جسم کی طاقت ختم ہوچکی ہے۔

معنی: اکھیں: آنکھیں، چشام، لوئن، عین، دیدے، نین، لوچن، اکھاں۔

پکندی: پک گئی۔ رنھّے: پک گئے، تھک گئے، دکھنے لگے۔

ساکھ: شاخ، ٹہنی، عزت۔ پکندی: پک گئی۔ ہور: اور۔ کریندی: کرتی۔

حالت: رنگ روپ، حلیہ

فریدا کالیں جنہیں نہ رَاویا دَھولیں راوے کُوئے

کر سائیں سیوں پریڑی رنگ نویلا ہوئے

ترجمہ: اے فرید جس نے جوانی میں اپنے مالک اپنے رب کو راضی نہیں کیا ہے اس کی عبادت اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ مالک کے احکام پر عمل نہ کیا ہے۔ بڑھاپے میں تو کوئی راضی کرسکتا ہے۔ بڑھاپے میں کیا راضی کرے گا جو جوانی میں نہیں کر سکا ہے۔ مالک سے محبت کر اُس سے لَو لگا لے اس کا ذکر کر اس کی عبادت کر تا کہ تیرا رنگ ہی بدل جائے۔ تیری زندگی اور آخرت ہی بدل جائے۔ پھر باباجی فرماتے ہیں فرید جوانی اور بڑھاپے میں مالک تو ہمیشہ وہی ہے۔اگر کوئی غور کرے سوچے وہ تو ہر وقت ہر عمر میں موجود ہے۔وہ ہر وقت ہر حال میں ہر عمر میں سنتا ہے۔جو کوئی اسے یاد کرے۔

معنی: کالیں: سیاہ بالوں، جوانی میں۔جنہیں: جنہوں نے۔

راوِیا: راضی کیا، مائل کیا، خوش کیا۔ دھولیں: سفید بالوں، بڑھاپے میں، پیری میں۔
کونے: کوئی، کوئی بھی۔ سائیں: مالک، رب تعالیٰ۔ سیوں: سے۔
پرہڑی: محبت، پیار۔ نویلا: علیحدہ، انوکھا۔ سدا: ہمیشہ۔ صاحب: مالک، رب تعالیٰ۔
جے: اگر۔ چِت: دل، من، ہر۔ دھرے: رکھے، یاد کرے۔

اپنا لایا پرم نہ لگے اِی جے لوچے سبھ کوئے
اِیہہ پرم پیالہ خصم کا جَیں بھاوے تیں دے

ترجمہ: جناب باباجی سرکار فرماتے ہیں۔ یہ عشق محبت پیار لگن اُس مالک سے لو لگانا اگر ہر ایک یہ چاہے بھی تو نہیں ہوسکتا ہے۔ یہ نہیں کرسکتا ہے یہ کسی کے بس میں نہیں ہے۔ یہ محبت لگن کا جام اُسی مالک کے اختیار میں جسے وہ چاہے اسے پلا دے اُسے عطا کردے۔ اُسے اپنا بنالے۔ اُسے لگن لگا دے اُسے لو لگا دے۔ یہ انسان کے بس میں نہیں ہے۔ یہ صرف اسی کی مہربانی ہے۔

معنیٰ: پرم: محبت، پیار، لگن، لو۔ لایا: لگایا۔ لگے: لگتا ہے، ہوتا ہے۔
اِی: ہے۔ جے: اگر۔ لوچے: چاہے۔ خصم: خاوند، مالک، رب تعالیٰ۔
جَیں: جسے، جس کو۔ بھاوے: چاہے، بھلا لگے، قبول کرے۔ تیں: اُسے، اُس کو

فریدا جن کوئن جگ موہیا سے لوئن میں ڈِٹھ
کجل رِیکھ نہ سہندیاں سے پنکھی سوئے بِٹھ

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں اے فرید جن حسین آنکھوں نے زمانے کو مائل کیا زمانے کو ٹھگ لیا زمانہ جن کا دیوانہ تھا۔ وہ حسین آنکھیں میں نے دیکھی ہیں۔ وہ آنکھیں جو سُرمے کی دھاری برداشت نہیں کرتی تھیں اُس سے بھی نم ہوتی تھیں۔ کبھی اُن میں پرندوں کی غلاظت پڑی بھی دیکھی ہے۔ وہ مالک جو حال چاہے بنا دیتا ہے۔

اُس کے سامنے کسی کا بس نہیں۔وہ جو چاہے کرتا ہے۔
معنی: لوئن: آنکھیں،نین،عین،دِیدے،چشام،لُوچن۔
جگ: جہان،زمانہ،دنیا،کائنات۔جگ: جہان،زمانہ،دنیا،کائنات۔
سے: وہ،سینکڑہ۔ ڈِٹھ: دیکھی ہیں۔کجل ریکھ: سُرمے کی دھاری،لکیر۔
سَہندیاں:برداشت کرتیں۔پنکھی: پرندہ،جانور۔ہٹھ: پرندے کی غلاظت،بیٹ

فریدؒا کوکیندیاں چاگیندیاں متیں دِیندیاں نِت
جو شیطان وَنجایا سے کِت پھریں چِت

ترجمہ: بابا فرید سرکار فرماتے ہیں اے فرید روتے کرلاتے چیختے چلاتے اور ہمیشہ نصیحتیں کرنے سے وہ دل کبھی بھی مائل نہیں ہوتے جن دلوں میں شیطان کا بسیرا ہے جو دل شیطان نے برباد کردیے ویران کردیے ہیں۔وہ کبھی حق کی طرف مائل نہیں ہوتے جن میں شیطان بس گیا ہے۔
معنی: کوکیندیاں:چیختے چلاتے ہوئے ② چاگیندیاں: آہ وزاری کرتے ہوئے۔
متیں: نصیحتیں۔ نِت: ہمیشہ،سدا۔ ونجایا: برباد کیا،تباہ کیا،ویران کیا۔
سے: وہ۔ پھریں: لوٹیں،مُڑیں،واپس آئیں۔چِت: دِل،مَن، قلب

فریدؒا تھِیا پواہی دبھ جے سائیں لُوڑیں سُبھ
اِک چھجے بیا لتاڑیے تاں سائیں دے دَر واڑیے

ترجمہ: اے فرید اگر تو اپنے رب کا بندہ بننا چاہتا ہے اس کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے اُس سے لُو لگانا چاہتا ہے تو اس طرح ہو جا جس طرح راستے کی دَبھ ہو جاتی ہے۔ایک وہ پہلے ملیدہ تنکا تنکا ہوئی پڑی ہے دوسرا پھر اُسے روندیں تب مالک کے دروازے میں داخلہ ملتا ہے تب اس کا قرب نصیب ہوتا ہے۔تب وہ بندے کو اپنا بناتا ہے۔یعنی اُس

راستے کے گھاس طرح ہو جا جس کو لوگ پاؤں سے روند کر گزرتے اور وہ پھر بھی اپنے مالک کا ذکر کرتی ہے۔اُس کا قرب ہی چاہتی ہے۔

معنیٰ: تھیا: ہوا، ہو جا۔ پواہی: راستے کی، راہ کی۔دَبھ: ایک لمبی جڑھ والا گھاس۔
جے: اگر۔ سائیں: مالک، رب تعالیٰ۔لوڑیں: چاہیے، ضرورت ہے۔
سبھ: تمام، سب، کل، جُمل۔ چھجے: کمزور پڑ جائے، تنکے بکھر جائیں۔
بیا: دوسرا۔لتاڑیے: روندیں۔ واڑیے: داخل کریں۔

فریدؒا خاک نہ نِندیے خاکو جیڈ نہ کوئے

جیویدیاں پیراں تلے مُویاں اُپر ہوئے

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں اے فرید مٹی کی توہین نہ کریں اسے برا نہ کہیں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔اس کے برابر کوئی نہیں ہے۔زندگی میں یہ پاؤں کے نیچے ہوتی ہے۔زندگی میں اس کو پاؤں سے روندتے نہیں اور مرنے کے بعد یہ ہمارے اُوپر ہوتی ہے اسی میں ہمارا بسیرا ہوتا ہے۔

معنیٰ: خاک: مٹی، گِل ۔ نندیے: بُرا کہیے،توہین کریں۔ جیڈ: جیسا،سا۔کوئے: کوئی۔
پیراں: پاؤں،قدموں۔تلے: نیچے۔ مُویاں: مرنے کے بعد۔اُپر: اوپر

فریدؒا جاں لُوبھ تاں نیہنہ کیا لب تاں کُوڑا نیہنہ

کِچر جھٹ لنگھایئے چھپر ٹُٹّے مینہ

ترجمہ: اے فرید جب تک غرض لالچ تب تک عشق محبت پیار اگر لالچ اور خودغرضی کیا پیار کیا تو وہ جھوٹا پیار ہے۔وہ مطلب پرستی جب بندہ کسی مصیبت میں ہوتا ہے تکلیف میں ہوتا ہے اپنے رب کو یاد کرتا ہے اُسے مدد کو پکارتا ہے۔جب وہ مصیبت وہ ٹال دیتا ہے تو پھر اُسے بھول جاتا ہے۔یہ جھوٹی محبت ہے یہ خودغرضی ہے۔تو باباجی فرماتے ہیں

اس ٹوٹی ہوئی بوسیدہ جھونپڑی اور برسات میں کب تک وقت گزار سکو گے۔ اس طرح تم کیا حاصل کر سکو گے۔

معنی: لُوبھ: لالچ، حرص۔ تاں: تب، اُس وقت۔ نیہنہ: محبت، پیار، دوستی، عشق لب: لالچ، حرص۔ کوڑا: جھوٹا۔ کچر: کب، کس وقت تک۔ لنگھایئے: گزاریں۔ چھپر: سرکنڈے کی جھونپڑی، سرکھنڈے۔ مینہ: بارش، برسات۔

فریدا جنگل جنگل کیا بھویں وَن کنڈا مُوڑیں

وَسّی رَب ہیالے جنگل کیا لُوڑیں

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں اے فرید جنگلوں میں ویرانوں میں کیوں کانٹے روندتا چھاتا پھرتا ہے۔ کیوں باروں میں خوار ہوتا پھرتا ہے۔ اُس مالک کائنات کا بسیرا تو دلوں میں ہے وہ تو ہر دل میں بستا ہے تو جنگلوں میں کیا تلاش کرتا پھر رہا ہے جسے تو تلاش کرتا ہے۔ ویرانوں میں پھرتا ہے وہ تو تیرے دل میں بستا ہے۔

معنی: ① بھویں: پھریں، پھرتا ہے، گھومتا ہے ② وَن: ایک درخت، حال، حالت ③ کنڈا: خار، کانٹا۔ مُوڑیں: روندے، لتاڑے۔ وَسّی: کیتا ہے، قیام پذیر ہے۔ ہیالے: دل میں، من میں۔ لُوڑیں: تلاش کرتا، ڈھونڈتا

فریدا انہیں نِکّی جنگھیں تھل ڈُونگر بھو یوم

اَج فریدے کُوزڑا سَے کُوہاں تھیویوم

ترجمہ: اے فرید تو نے ان ہی چھوٹی اور کمزور ٹانگوں سے پہاڑ ریگستان گاہے ہیں ہر جگہ جگہ تو گھوما پھرا ہے۔ زمانہ دیکھا ہے لیکن آج فرید کے لیے اس کا لوٹا بھی پڑا ہوا ایسے ہو گیا ہے جس طرح سینکڑوں یا کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ بابا جی جوانی اور بڑھاپے کی بات کرتے ہیں۔ جوانی میں انسان کہاں کہاں گھومتا پھرتا ہے اور تھکاوٹ نہیں ہوتی لیکن

بڑھاپے میں پاس پڑا ہوا پانی کا لوٹا بھی سینکڑوں کوس دور دکھائی دیتا ہے۔
معنی: انہیں: ان سے، انہی سے۔ نکی: چھوٹی، کم طویل۔ جنگھیں: ٹانگیں۔
تھل: ریگستان۔ ڈونگر: پہاڑ، جبل، کوہ، گر۔ بھویم: پھرے، گھومے۔
کوزہ: طہارت کا لوٹا، کروہ۔ سے: سینکڑا۔ تھیوم: ہوا، مجھ سے ہوا

فریدا راتیں وڈھیاں دھکھ دھکھ اُٹھن پاس

دِھرگ تنہاں دا جیوناں جنہاں وڈانی آس

ترجمہ: اے فرید راتیں اتنی بڑی طویل ہوگئی ہیں یہ رات کو لیٹے لیٹے پہلو بھی دکھنے لگ جاتے ہیں یعنی پہلو بھی تھک جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ان لوگوں کی زندگی پر لعنت ہے جو بیگانی آس اُمید پر جیتے ہیں۔ بابا فرماتے ہیں اتنی طویل راتوں میں بھی وہ لوگ اُٹھ کر اپنے مالک کو یاد نہیں کرتے خود کچھ نہیں کرتے اور پرائی اُمید پر جیتے ہیں۔
معنی: راتیں: شب، لیل۔ وڈھیاں: لمبی، طویل۔ دُھکھناں: تھک جانا، سلگنا۔
اُٹھن: اُٹھنا، اُٹھیں۔ پاس: پہلو، کروٹ۔ دِھرگ: لعنت۔ تنہاں: ان کا۔
جنہاں: جن کا۔ جیوناں: حیاتی، زندگی۔ وڈانی: پرائی، بیگانی، کسی کی۔ آس: اُمید

فریدا جے میں ہوندا واریا مِتاں آپڑیاں

ہیڑا جلے مجیٹھ اُوپر انگاریاں

ترجمہ: اے فرید اگر میں نے اپنوں کے لیے کوئی قربانی دی ہوتی خلق خدا کے کسی کام آیا ہوتا میں خدا کی مخلوق سے کوئی بھلائی کی ہوتی، کوئی نیکی کی ہوتی کسی انسان پر کوئی احسان کیا ہوتا تو آج میں اتنا دکھی نہ ہوتا آج میرا دل اس طرح نہ جلتا جس طرح انگاروں پر مجیٹھ جلتی ہے۔ باباجی فرماتے ہیں جس انسان نے زندگی میں بھلائی کے کام کیے ہوں کسی کے کام آیا ہو۔ اُسے دلی سکون ہوتا۔

معنی: جے: اگر۔ ہوندا: ہوتا۔ واریا: قربان ہوا، کام۔ متاں: دوست، پیارے
آپڑیاں: گھر آئے ہوئے۔ ہیڑیا: دل، من، چت، ہر۔ مجیٹھ: ایک نہایت، سرخ چیز
اُپر: اُوپر، پر۔ انگاریاں: کوئلوں

فریدا لوڑے داکھ بجوڑیاں کِکّر بیجے جٹ
ہنڈے اُن کتیندیاں پیدھا لوڑے پٹ

ترجمہ: اے فرید کسان ببول کیکر کاشت کر کے (لگا کر) چاہتا ہے کہ اس سے دیر یا جوڑ کے انگور حاصل ہوں اور جس کی زندگی اُون کاتنے میں گزر جاتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میں ریشمی لباس پہنوں۔ بابا جی فرماتے ہیں جو شخص خود برائی کرتا ہے اور اس کا صلہ بھلائی چاہتا ہے جو اس نے کیا نہیں وہ مانگتا ہے۔ خود اُس باری تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرتا اور پھر بھی اس سے بخشش مانگتا ہے لیکن وہ تو رحیم ہے بخشنے والا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ خود بھی اچھے کام کرے اُسے یاد کرے۔

معنی: لوڑے: تلاش کرے، ڈھونڈے، مانگے۔ داکھ: انگور۔ بجوڑیاں: علاقہ با جوڑ
کِکّر: ببول، کیکر۔ بیجے: لگائے، کاشت کرے۔ جٹ: کسان، کاشتکار۔
ہنڈے: گزرے، بیتے۔ اُن: اُون۔ کتیندیاں: کاتتے ہوئے۔
پیدھا: پہننا، زیب تن کرنا۔ پٹ: ریشم کا کپڑا، ریشمی کپڑا

فریدا گلئیں چکڑ دُور گھر نال پیارے نیہنہ
چلاں تاں بھجے کمبلی رہاں تاں تُٹّے نیہنہ

ترجمہ: اے فرید راستے دلدلی ہیں بڑے کٹھن ہیں۔ منزل بھی بڑی دور ہے طویل سفر ہے اور محبوب سے عشق بھی ہے پیار بھی جانا بھی ہر حالت میں ہے۔ اس کا نظارہ بھی دیکھنا ہے۔ اگر چلتا ہوں برسات سے کمبل گیلا ہوتا ہے یعنی دنیاوی مشکلات بھی ہیں اگر نہیں

جا تا رہ جاتا ہوں تو عشق محبت ٹوٹتی ہے۔ دوستی جاتی رہتی ہے۔ یعنی مالک کو پانے کے لیے دنیا کی مشکلات بھی آڑے آتی ہیں لیکن اُس کے بندے ان کی پرواہ نہیں کرتے وہ ہر حال میں اپنے مالک کا قُرب چاہتے ہیں۔

معنی: گلئیں: گلیوں میں، راستوں میں۔ چِکڑ: دَلدل۔ نال: ساتھ، ہمراہ۔

نیہنہ: عشق، محبت، پیار، دوستی۔ چلاں: چلوں، جاؤں۔ تاں: تب۔

بھجے: بھیگے، گیلی ہو۔ کمبلی: چھوٹا کمبل۔ تُٹے: ٹوٹے، علیحدگی ہو۔

بھجّو سِجّو کمبلی اللہ وَرسُو مینہ

جائے ملاں تنہاں سجناں ٹُٹو ناہیں نیہنہ

ترجمہ: کمبل بھیگ جائے گیلا ہو جائے ہر مشکل قبول ہے برداشت کروں۔ اللہ پاک اپنی رحمت جاری رکھے بارش برستی رہے۔ میں اپنے ان پیاروں سے جا ملوں ان کا دیدار ہو جائے میری محبت میں فرق نہ آئے میری اُن سے دوستی نہ ٹوٹنے پائے۔ میری دوستی میری محبت ان سے برقرار رہے۔ مجھے اپنے محبوب کا قرب حاصل ہو جائے۔

معنی: بھجّو: گیلی، بھیگ جائے۔ سِجّو: بھیگ جائے، تر ہو جائے۔

وَرسو: برسائے، بَرسے۔ مینہ: برسات، بارش۔ جائے: جا کر۔ ملوں: مل لوں۔

تنہاں: انہیں، اُن کو۔ سجناں: دوستوں، پیاروں۔ ٹُٹو: ٹوٹے۔ ناہیں: نہیں۔

نینہ: عشق، دوستی، محبت، پیار

فریدا میں بھلاوا پَگ دا مت مَیلی ہو جائے

گہیلا رُوح نہ جانے سر بھی مٹّی کھائے

ترجمہ: اے فرید میں اسی شک میں بھول میں تھا کہ شاید میری دستار مَیلی ہو جائے گی۔

میری پگڑی گندی ہو جائے گی لیکن نادان روح یہ نہیں جانتا ہے کہ یہ سر بھی تو مٹی نے ہی کھا جانا ہے۔ مجھے تو صرف اپنی پگڑی میلی ہونے کا خیال تھا کہ کہیں یہ نہ میلی ہو جائے لیکن جس سر کو سجانے کے لیے یہ پگڑی باندھتے ہیں وہ سر بھی تو مٹی نے ہی کھا جانا ہے۔

معنی: بھلاوا: بھول۔ پگ: پگڑی، دستار، جُبہ۔ گہیلا: پاگل، نادان، بیوقوف جانے: جانتا ہے۔ کھائے: کھا جانا ہے

فریدا شکر کھنڈ نوات گُڑ ماکھیو ماجھ دُدھ

سبھے وستوں مٹھیاں رب نہ پُجن تُدھ

ترجمہ: اے فرید شکر چینی گنا گُڑ شہد اور بھینس کا دودھ یہ تمام میٹھی ہیں بڑی لذیذ ہیں۔ مزیدار ہیں لیکن تم اُس خدا کی دی ہوئی یہ تمام نعمتیں کھا کر بھی اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے ہو۔ اس کا ذکر نہیں کرتے ہو اُس کا ذکر نہیں کرتے ہو۔ اپنے مالک کو راضی نہیں کرتے ہو۔ اس لیے تم اپنے مالک کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔

معنی: کھنڈ: چینی۔ نوات: شکر، کماد، گنا۔ ماکھیو: شہد۔ ماجھ: بھینس۔
دُدھ: دودھ، شیر۔ سبھے: تمام، کل، سب۔ وستوں: چیزیں، اشیا۔
مٹھیاں: میٹھی، شیریں۔ پُجن: پہنچنا، قرب ہونا۔ تُدھ: تم، تجھے

فریدا روٹی میری کاٹھ دی لاون میری بھکھ

جنھاں کھادی چوپڑی گھنے سہن گے دُکھ

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں میری روٹی جو میرے کھانے کی چپاتی ہے وہ لکڑی کی ہے اور میری بھوک ہی میرا سالن ہے۔ میں اُسی سے اپنی روٹی کھاتا ہوں۔ وہی میری خوراک ہے اور جنھوں نے گھی لگی چپڑی مزیدار کھائی ہیں وہ دکھ بھی زیادہ ہی برداشت کریں گے۔ اُن کے لیے سزائیں بھی سخت ہوں گی جنھوں نے زندگی میں مزے اُڑائے عیش و

عشرت کی ہے۔

معنی: کاٹھ: لکڑی۔ لاون: سالن۔کھادی: کھائی۔چوپڑی: گھی لگی ہوئی۔ گھنے: زیادہ، بہت۔ سہن گے: برداشت کریں گے۔

رُکھی سُکھی کھا کے ٹھنڈا پانی پی
فریدا ویکھ پرائی چُوپڑی نہ ترساویں جی

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں کہ اے بندے جو کچھ تمہیں قدرت نے کھانے کو دیا ہے اُسی پر قناعت کر اور کھا کر اپنے رب کا شکریہ ادا کرو۔ اے فرید کسی کی گھی لگی دیکھ تو اپنا دل نہ ترسا۔تو اس کی خواہش کر۔ بابا بندے کو رزق حلال کھانے کی تاکید کرتے ہیں۔

معنی: رُکھی: خشک، نہ بنا سالن کے۔ ویکھ: دیکھ۔ پرائی: بیگانی، کسی کی۔ چوپڑی: گھی لگی۔ ترساویں: للچانا۔جی: دِل، من، چت۔

اج نہ سُتی کُنت سیوں اَنگ مُڑیں مُڑ جائیں
جاؤ پچھو ڈوہاگنی تم کیو رَین وِہائیں

ترجمہ: آج میرے خاوند میرے مالک سے میرا میل نہیں ہوا ہے۔ میرے جسم کے اعضاء ٹوٹ رہے ہیں۔ جسم ٹوٹ رہا ہے۔ اعضاء دوہرے ہو رہے ہیں اور اُس مالک کی ٹھکرائی ہوئی سے جا کر پوچھئے کہ تمہاری رات کیسے گزری ہے۔ باباجی فرماتے ہیں آج اپنے مالک کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اسے یاد نہیں کیا ہے اُس سے میل نہیں ہوا ہے اور جسم ٹوٹ رہا ہے۔ دل پریشان ہے لیکن وہ جو اُس مالک کو بھولے ہوئے ہیں ان کی رات کیسے گزرتی ہے مالک کا ذکر نہیں کرتے۔

معنی: سُتی: سوئی۔ کُنت: خاوند، شوہر، مالک، رب تعالیٰ۔

جائے: جا کر۔ ڈوبا گئی: مالک کی ٹھکرائی ہوئی، دُھتکاری۔ کیو: کیسے، کس طرح۔
رَین: رات، شب، لیل۔ وِہائیں: گزریں، بسر ہوں۔

سَوہرے ڈُھوئی نہ لھی پیئے ناہیں تھاں
پِر واتڑی نہ پُچھے دُھن سوہاگن ناں

ترجمہ: سسرال میں کوئی سہارا نہ ملا ہے۔ باپ کے گھر میں میری کوئی جگہ نہیں ہے اور میرا محبوب بھی میرا خاوند بھی میرا حال نہیں پوچھتا ہے۔ میں جوان ہو کر بھی سہاگن نہیں ہوں۔ میں کیسی دلہن ہوں بابا جی فرماتے ہیں اس جہان میں بھی میرا کوئی نیک عمل نہیں ہے اور آخرت کے لیے بھی میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں کیسا انسان ہوں کہ جس کا مالک بھی میری خبر گیری نہیں کرتا ہے۔ میں اُسے بھی راضی نہیں کر سکا۔

معنی: سَوہرے: سسرال کا گھر۔ پیئے: باپ کا گھر۔ ڈھوئی: سہارہ، پناہ، جگہ، ٹھکانہ لھی: ملی، ٹھکانہ۔ تھاں: جگہ، مقام، ٹھکانہ۔ پِر: محبوب، پیارا، خاوند، مالک۔
واتڑی: حال، خیریت، خبر۔ دَھن: مال، دولت، جوان عورت۔ سوہاگنی: شادی شدہ، دولہن

سَ وہرے پیئے کُنت کی کُنت اَگم اَتھاہ
فریدا سُوئی سُوہاگنی جو بھاوے بے پَرواہ

ترجمہ: دنیا اور آخرت سب کچھ اسی مالکِ کائنات کا ہے۔ وہی عالم الغیوب اور لامحدود شان والا ہے۔ اے فرید وہی سہاگن ہے جو اُس بے پرواہ مالک کو پسند آ جائے۔ جو اس کو اچھی لگے وہی اچھی ہے۔ بابا جی فرماتے ہیں کہ پوری کائنات کا مالک وہی رب العزت ہے سب کچھ اُسی کا ہے۔ وہی اچھا ہے جو اس کو پسند آ جائے۔ جسے وہ اپنا لے۔

معنی: سوہرے: سسرال، سوہرا گھر۔ پیئے: باپ کا گھر، پیکے۔

کَنت: شوہر، خاوند، مالک۔ اَگم: غیب جاننے والا۔ اَتھاہ: لامحدود، گہرا۔
سُوئی: وہی، وہ ہی۔ بھاوے: اچھی لگے، پسند آئے۔ بے پرواہ، بے نیاز

نہاتی دُھوتی سنبھی سُتی آءِ نچند
فریدا رہی سُو بیڑی ہِنگ دی کتھوری گندھ

ترجمہ: نہائی دھوئی بنی سنوری بے فکر سوگئی۔ مالک کی یاد بھلا دی اس کا ذکر نہ کیا۔ اِس کی عبادت نہ کی اسے یاد نہ کیا۔ اُس غافل کی کستوری کی خوشبو بھی ہنگ کی بدبو میں بدل گئی۔ باباجی فرماتے ہیں کہ جس نے غافل ہوکر اس مالک کی یاد بھلا دی اس کی بندگی چھوڑی۔ اس نے اپنے کیے کرتے پر پانی پھیر دیا۔ اپنا سب کچھ برباد کرلیا۔ اس مالک کل کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہونا اُسے ہر حال میں یاد کرتے رہو۔

معنی: نہاتی: نہائی۔ سنبھی: بنی سنوری۔ سُتی: سوئی۔ نچند: بے فکر، غافل۔
بیڑی: کم مقدار۔ ہِنگ: ایک بدبوار چیز، دوائی۔ کتھوری: کستوری، خوشبو۔
خوشبو: باس، مہک۔

جوبن جاندے نہ ڈراں جے شوہ پریت نہ جائے
فریدا کیتی جوبن پریت بِن سُک گئے کملائے

ترجمہ: مجھے اپنی جوانی اپنا حسن اگر چلا جائے نہ رہے کوئی غم نہیں ہوگا کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ اگر میرے مالک کی محبت اُس کی مہربانی اُس کی مہر نگاہ مجھ پر رہے۔ میرا مالک مجھ پر راضی ہے۔ اے فرید میں نے کتنے حسین اور جوان محبوب کی مالک کی محبت کے بغیر سوکھے اور مرجھائے ہوئے دیکھے ہیں۔ باباجی فرماتے ہیں کہ سب کچھ حسن جوانی چلی جائے لیکن محبوب کی محبت نہ جائے۔ کیونکہ مالک کی نگاہِ کرم کے بغیر میں نے بڑے حسین وجمیل برباد ہوتے دیکھے ہیں۔

معنی: جوبن: جوانی۔ جاندے: جاتے۔ ڈراں: ڈرتی، گھبراتی۔
جے: اگر۔ شوہ: خاوند، مالک، رب تعالیٰ۔ پریت: محبت، عشق، دوستی۔
بن: بغیر، بنا۔ سُک: سُوکھ۔ کملائے: مُرجھائے

فریداؔ چنت کھٹولا وان دُکھ بِرہ وِچھاون لیف
ایہہ ہمارا جیوناں تُوں صاحب سَچّے ویکھ

ترجمہ: اے فرید فکر سوچ پریشانی میری چارپائی ہے جو دکھوں کے بان سے بُنی ہوئی ہے اور جدائی کا بچھونا ہے۔ اے میرے مالک اے میرے رب تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے یہی میری زندگی ہے، یہی میری گزر بسر ہے۔ میری زندگی اسی طرح گزر رہی ہے۔ یہی میرا حال ہے میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ جس طرح تو چاہتا ہے وہی میرے لیے بہتر ہے۔
معنی: چنت: فکر، اندیشہ، پریشانی۔ کھٹولا: چھوٹی چارپائی۔
وان: بان، جس رسّی سے چارپائی بنتے ہیں۔ برہ: جدائی، دوری، فرقت۔
وِچھاون: بچھونا، توشک، تلائی۔ لیف: لحاف، رزائی۔ جیوناں: زندگی، حیاتی۔
صاحب: مالک، رب تعالیٰ۔ ویکھ: دیکھ

بِرہا بِرہا آکھیئے بِرہا تُوں سُلطان
فریداؔ جِت تن بِرہا نہ اُپجے سُو تن جان مَسان

ترجمہ: جدائی جدائی سب کہتے ہیں اے جدائی تو بادشاہ ہے۔ تو سب سے بڑی ہے تیرا ہی راج ہے۔ اے فریدؔ جس بندے نے جس جسم نے جدائی کا مزہ نہیں چکھا ہے۔ جس نے جدائی برداشت نہیں کی ہے۔ اُسے اسی طرح ہی جانیئے جس طرح ہندوؤں کی مردے جلانے کی جگہ ہے۔
معنی: بِرہا: جدائی، فرقت، دوری۔ آکھیئے: کہیں، کہیے۔ سلطان: بادشاہ، فرمانروا۔

جت: جیت،جس۔ تَن: جسم، بدن، سریر۔ برہوں: جدائی، دوری، ہجر۔
اُپچے: طاری ہو، نہ پہنچے۔ سُو: وہ، اوہ۔ مَسان: شمشان، ہندو مردے جلانے کی جگہ

فریدا ایہہ وِس گندلاں دھریاں کھنڈ لواڑ

اِک راہیندے رَہ گئے اِک رادھی گئے اُجاڑ

ترجمہ: اے فرید یہ زہریلی یہ کڑوی گندلیں مفاد، جائیداد، اولاد، زرو دولت مال، دنیاوی لذتیں، حرص وہوس اور لالچ کی چینی مٹھاس لگا کر رکھی ہوئی ہیں۔ دنیا میں انسان زر دولت مال اکٹھا کرنے کے لیے ناجائز ذرائع استعمال کرتا ہے۔ اولاد کے لیے جائیداد بناتا ہے۔ دوسروں کا حق کھاتا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے لیے دوزخ کا ایندھن اکٹھا کررہا ہے لیکن لالچ میں سب بھول جاتا ہے۔ کچھ لوگ اسے پوری زندگی اکٹھا کرتے رہتے ہیں اور کئی ایسے بھی ہیں جو اس جمع شدہ کو اُجاڑ دیتے، برباد کر دیتے ہیں۔ ٹھکرا دیتے ہیں۔ انہیں یہ نہیں چاہیے ہوتا۔ ان پر دنیا غالب نہیں آتی ہے۔

معنیٰ: ایہہ: یہ، یہی۔ وِس: زہر، زہریلی، کڑوی۔ گندلاں: سرسوں وغیرہ کا تنا
دَھریاں: رکھی۔ کھنڈ: چینی۔ لواڑ: بوہڑ، کسی چیز کی چاشنی لگا کر
راہیندے: بوتے، کاشت کرتے، بیجتے۔ رادھی: بوئی ہوئی

فریدا چار گوائیاں ہنڈ کے چار گوائیاں سَم

لیکھا رب منگیسیا توں آیوں کیہڑے کم

ترجمہ: جناب باباجی فرماتے ہیں اے فرید تو نے اپنی زندگی کے دن رات گھوم پھر کر سیر سپاٹے بے فکری میں دنیا کی رنگینوں میں کھو کر گزار دیے اور کچھ غفلت میں لاپرواہی میں سو کر گزار دیے اور اپنے مالک کو یاد نہ کیا۔ اس کی عبادت نہ کی۔ اس کے احکام پر عمل نہ کیا۔ تو فرماتے ہیں خداوند تعالیٰ بندے سے اس کا حساب مانگے گا کہ اے بندے تو دنیا

میں کس لیے آیا تھا اور تو کیا کرتا رہا۔ تم نے کیسے دنیاوی زندگی گزاری۔ تو نے میرے احکام عمل کیا۔ بندے کو محشر میں جواب دینا پڑے گا۔ پھر پچھتائے گا۔

معنی: گوائیاں: ضائع کیں، کھودیں، برباد کیں۔ ہَنڈ کے: گھوم پھر کر، سیر کر کے۔ سَم کے: سوکر، خواب میں۔ آیوں: آیا۔ منگیسیا: مانگے گا، حساب لے گا۔ کیہڑے: کس، کس لیے۔ کم: کام، کام کے لیے۔

فریدا دَر دروازے جایئے کیو ڈِٹھو گھڑیال

اِیہہ نَدوساں مارِیے ہم دُوساں دا کیا حال

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں اے فرید دروازے میں جاتے ہوئے تم نے دروازے میں لگا ہوا گھڑیال کبھی دیکھا ہے وہ گھنٹی کبھی دیکھی ہے جسے ہر گھنٹے آدھ گھنٹے کے بعد ایک چوٹ لگا کر بجایا جاتا ہے اور سارا دن رات اسے وقت کے مطابق اُس کو چوٹیں لگائی جاتی ہیں۔ اُسے پیٹا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کا کوئی گناہ اور قصور نہیں ہوتا ہے۔ اس بے گناہ کو پیٹا جاتا ہے لیکن ہم جو گنہگار ہیں قصوروار ہیں ذرا سوچئے پھر ہمارا کیا حال ہوگا۔ ہمارے ساتھ مالک کیا برتاؤ کرے گا۔

معنی: دَر: میں، دروازہ، مُول، قیمت۔ ڈِٹھو: دیکھا۔ گھڑیال: بجانے والا گھنٹہ، نکی۔ اِیہہ: یہ، یہی۔ ندوسا: بے گناہ، بے قصور۔ ماریے: پیٹیں، ماریں۔ دُوساں: گنہگاروں، خطاواروں۔ دا: کا

گھڑیے گھڑیے مارِیے پہریں لَہے سزائے

سُو ہیڑا گھڑیال جیوں دُکھی رَین وِہائے

ترجمہ: گھڑی گھڑی گھڑیال کو مارا جاتا ہے اُسے پیٹا جاتا ہے۔ اسے کئی عرصے تک سزا ملتی رہتی ہے۔ پھر بھی اس کی سزا ختم نہیں ہوتی ہے۔ یہ دل بھی اس گھڑیال کی طرح جو

دکھوں میں ہی رات گزارتا ہے۔ اُس کا حال بھی اُس گھڑیال جیسا ہی ہے۔ اسے بھی کسی پل سکون نہیں ملتا ہے۔

معنی: گھڑیے گھڑیے: گھڑی گھڑی، پل پل۔ ماریئے: ماریں، پیٹیں۔
پہریں: پہروں میں۔ لَہے: ملے، حاصل ہو۔ سو: وہ، وہی۔ ہیڑا: دل، من، چیت، ہر۔
جیوں: جیسے، جس طرح۔ ڈکھی: دُکھی۔ رَین: رات، لیل۔ وِہائے: گزرے، بسر ہو

بُڈھا ہویا شیخ فریدؒ کنبن لگی دیہہ
جے سُو وَرہیاں جیوناں بھی تَن ہوسی رکھیہ

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں کہ بزرگ فرید بوڑھا ہو گیا وقت پیری آ گیا۔ جسم میں طاقت نہ رہی جسم لرزنے لگا، کانپنے لگا۔ رعشہ طاری ہو گیا۔ ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔ آپ فرماتے ہیں چاہے یہ دنیا کی زندگی سو سال بھی ہو بندہ سینکڑوں برس بھی جئے آخر اس جسم نے پھر مٹی ہونا ہے۔ خاک میں مل جانا ہے۔ انسان کو کہتے کہ آخر تو فانی ہے تو نے سدا اس دنیا میں نہیں رہنا ہے۔

معنی: شیخ: بزرگ۔ کنبن: کانپنے، لرزنے۔ دیہہ: جسم، بدن۔ جے: اگر۔
وَرہیاں: برسوں، سالوں۔ جیوناں: جینا، زندگی، حیاتی۔ تَن: جسم، بدن۔
ہُوسی: ہوگا۔ رکھیہ: مٹی، خاک، راکھ

بار پرائے بَینا سائیں مجھے نہ دِیہہ
جے توں ایویں رکھسی جیو سریوں لیہہ

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں کہ میرا مالک مجھے کسی کا محتاج نہ کر۔ مجھے کسی کے سہارے نہ چھوڑے۔ مجھے صرف اپنا ہی محتاج رکھے۔ مجھے کسی کے در بیٹھنا نصیب نہ کرے۔ عرض کرتے ہیں اے میرے مالک اگر ایسا کرنا ہے تو میرے جسم سے جان نکال لے۔ مجھے

ایسی زندگی نہیں چاہیے جو تیرے سوا کسی اور کی محتاج ہو۔ بس مالک مجھے اپنا ہی محتاج رکھ۔

معنی: بار: سہارے۔ پرائے: کسی کے، بیگانے۔ بینا: بیٹھنا۔

سائیں: مالک، رب تعالیٰ۔ دِیہہ: دے۔ جے: اگر۔ اِیویں: اس طرح، ایسے

جیو: جان، زندگی، حیاتی۔ سریر: جسم، بدن۔ لیہہ: لے

کندھ کہاڑا سُر کھڑا وَن کے سَر لُوہار

فریدا ہُوں لُوڑاں شوہ اَپنا تُوں لُوڑیں اَنگیار

ترجمہ: کندھے پہ کلہاڑا رکھے دن کے درخت کے پاس اُسے کاٹنے کے لیے بالکل تیار کھڑا لوہار اسے کاٹنا چاہتا تھا تاکہ اس کی لکڑی سے اپنی بھٹی تپانے کے لیے کوئلے بنائے۔ باباجی فرماتے ہیں اے فرید میں اپنا مالک تلاش کر رہا ہوں۔ اپنے رب سے ملنا چاہتا ہوں اور تجھے اپنے لیے انگاروں یعنی کوئلوں کی ضرورت ہے۔ مجھے اپنی ضرورت کی فکر ہے اور مجھے اپنے مالک کی تلاش ہے۔

معنی: کندھ: کندھا، شانہ، دیوار۔ کہاڑا: کلہاڑا، تبر۔ سُر کھڑا: تیار کھڑا۔

وَن: ایک درخت۔ لوڑاں: تلاش کروں۔ ہوں: میں، خود۔

شوہ: مالک، خدا تعالیٰ، شوہر، خاوند۔ لوڑیں: تلاش کرتا ہے، ضرورت ہے۔

انگیار: انگارے، کوئلے

فریدؒا اِکناں آٹا اگلا اکناں ناہیں لُون

اَگے گئے سَنجاپسن چُوٹاں کھا سی کُون

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں کہ ایک ایسے جن کے پاس بہت رزق ہے اور کئی ایسے ہیں جن کے پاس صرف نمک بھی نہیں ہے۔ کچھ لوگ بڑے مال دار دولت مند ہیں اور کئی

بیچارے روٹی کو ترستے ہیں لیکن روزِ میزان اس مالک کے سامنے ہی پتہ چلے گا کہ کون

اچھا ہے اور کون برا ہے۔ کسے رہائی نصیب ہوتی ہے اور کسے سزا ملتی ہے۔ یہ فیصلہ تو وہ مالک کل ہی کرے گا۔ اس کا اور کسی کو اختیار نہیں ہے۔

معنی: اِکناں: کئی ایک۔ اُگلا: وافر، زیادہ۔ ناہیں: نہیں، نہ۔ لُون: نمک۔
اَگے: آگے۔ سنجاپسن: پہچانے جائیں، شناخت ہوں۔
چوٹاں: ضربیں، مار پیٹ۔ کھاسی: کھائے گا، برداشت کرے گا

پاس دُمامے چھت سر بھیری سڈّو رڈ
جاء سُتے جیران میں تھیئے یتیماں گڈ

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں وہ لوگ وہ سلطان حکمران جن کے گرد نقارے بجتے باجے بجتے تھے سر پر چھتر جھولتے تھے اور ساتھ لاؤ لشکر آگے قصیدہ گو قصیدے بیان کر رہے ہوتے تھے جن کا اتنا شان و شوکت تھا۔ زمانے میں طوطی بولتا تھا۔ وہ بھی اس دنیا فانی سے چلے گئے اور قبرستان میں عاجزوں کی طرح پڑے ہیں۔ باباجی فرماتے ہیں کوئی امیر ہے یا غریب، چھوٹا یا بڑا ہے سب نے مرنا ہے۔ یہاں کوئی بھی ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے۔ سوائے واحد باقی ہے۔

معنی: پاس: قریب، نزدیک۔ دَمامے: نقارے، نوبت۔
چھت: چھتر، سایہ، پنکھا۔ بِھیری: باجا۔ سَڈ: بول، سُر تال۔ رڈ: قصیدہ گو، شاعر۔
سُتے: سوئے۔ جِیران: قبرستان، گورستان۔ تھیئے: ہوئے۔ گڈ: دفن

فریدؒ کوٹھے منڈپ ماڑیاں اُسار یندے بھی گئے
کُوڑا سَودا کر گئے گوریں آئے سَیئے

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں اے فرید جو لوگ یہاں محل ماڑیاں کوٹھیاں بنگلے تعمیر کرواتے رہے ہیں اور اُن میں بستے رہے وہ اس دنیا سے وہ سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے لیکن وہ اس

جہان جھوٹا لین دین بیوپار کر کے گئے ہیں اور وہ بھی اپنی قبروں میں پڑے ہیں۔ محل ماڑیاں بنانے والوں نے کوئی صدقہ جاریہ کا کام نہیں کیا ہے۔ سب اپنی شان کے لیے بناتے رہے۔ اگر وہ اس کی بجائے کوئی رفاہِ عامہ کا کام کر جاتے تو اُنہیں موت کے بعد بھی اس کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ یعنی انسان زندگی میں وہ کام کرے جو موت کے بعد بھی اس کے کام آئے۔ اس دنیا میں ظاہری شان و شوکت نہ بنائے۔ یہ فانی ہے۔

معنی: کوٹھے: مکان، گھر۔ منڈپ: ہال شامیانے۔ ماڑیاں: اُوپری منزلیں
اساریندے: تعمیر کرتے، بناتے۔ کوڑا: جھوٹا، فانی۔ سودا: لین دین، تجارت، بیوپار۔
گوریں: قبروں میں۔ پئے: پڑے، دفن۔

فریدا کنتھڑ میخاں اُگلیاں جند نہ کائی میخ
واری آپو اپنی چلے مشائخ شیخ

ترجمہ: اے فرید گودڑی کو بے شمار دھاگے ٹانکے لگے ہوئے ہیں۔ اُسے بڑی مضبوطی سے سلائی کیا گیا ہے لیکن جان کو زندگی کو کوئی میخ نہیں لگی ہوئی ہے۔ اس کو کوئی کیل لگا کر پختہ نہیں کیا گیا ہے۔ روح کو کسی میخ سے نہیں جوڑا گیا ہے۔ اس لیے تمام بزرگ بزرگان اولیاء اللہ اپنی اپنی باری پہ سب اس دنیا فانی سے رُخصت ہو گئے اور ہر ایک نے اپنی باری پہ جانا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے۔ یہاں کوئی بھی پکا رہنے والا نہیں ہے۔

معنی: کنتھڑ: گدڑی، گودڑی (جسم کی مثال ہے)۔ میخاں: کیلیں۔
اُگلیاں: بیشمار، وافر، زیادہ۔ جند: جان، رُوح، آتما۔ کائی: کوئی۔
واری: باری، بار۔ آپواپنی: اپنی اپنی۔ مشائخ، شیخ: بزرگ، برگزیدہ ہستیاں۔

ڈُھیں دِیوے بلندیاں ملک جو بیٹھا آ
گرڑھ لیتا گھٹ لُٹیا دِیوڑے گیا بُجھا

ترجمہ: باباجی سرکار لکھتے کہ دونوں آنکھوں کی بینائی ٹھیک ہوتے ہوئے آنکھوں سے دیکھتے ہوئے یعنی آنکھوں کے دونوں چراغ روشن فرشتہ ملک الموت آیا آ بیٹھا۔ اُس نے قلعہ فتح کرلیا دل یعنی روح کو اپنے قبضے میں کرلیا۔ جان نکال لی۔ موت دے دی اور دونوں دیکھتی ہوئی آنکھوں کو بے نور کر گیا۔ اُن کی روشنی ختم کر گیا۔ دونوں چراغ بجھا دیے۔ روشنی ختم کر دی۔

معنی: ڈُھیں: دونوں، دو۔ دیوے: چراغ، دیئے۔ بلندیاں: جلتی، روشن۔
مَلک: فرشتہ، جم۔ گڑھ: قلعہ، کوٹ۔ گھٹ لُٹیا: لوٹ لیا۔ دیوڑے: دیے، چراغ

فریدؒا ویکھ کپاہے جو تھِیّا جو سر تھِیّا تلاں
کمادے اَر کاگدے کُنّے کوئلیاں
مندے عمل کماندیاں ایہہ سزا تنہاں

ترجمہ: باباجی لکھتے ہیں اے فرید ذرا دیکھو کپاس کے ساتھ کیا ہوا ہے اُسے کتنی مشینوں، بیلنوں سے گزارا جاتا ہے۔ اُسے کس طرح دُھنا جاتا ہے اور تلوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے اُنہیں کولہو میں ڈال کس طرح پیڑا کر تیل نکالا جاتا ہے۔ کماد گنے کو کیسے بیلنے سے گزار کر اس نکالتے ہیں اور پھر کڑاہ میں ڈال کر آگ پر رکھا جاتا ہے اور کاغذ کتنی مشینوں سے نکلتا ہے کتنی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور ہانڈی جب کوئلوں پر رکھی جاتی ہے تو اس کا کیا حال ہوتا ہے۔ تو پھر فرماتے ہیں جو لوگ اس دنیا میں بُرے اعمال کر رہے ہیں اُن کی سزا بھی ایسی ہی ہوگی۔ انسان کو اپنے اعمال پر سوچنے کی سوچ دیتے ہیں۔

معنی: ویکھ: دیکھ، نظر کر۔ کپاہ: کپاس، پھٹی۔ تھیا: ہوا۔
تِلاں تِل: تیل نکالنے کے بیج۔ کمادے کماد: گنا، نیشکر۔ اَر: اور۔ کاگدے: کاغذ۔
مَندے: بُرے۔ عمل اعمال: کام۔ کریندیاں: کرتے ہوئے۔
تنہاں: اُنہیں، اُن کو

فریدا کندھ مصلا صوف گل دِل کاتی گُڑ وات

باہر دِسّے چانن دِل اَندھیاری رات

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں اے فریدؒ کندھے پہ جانماز ہے گلے میں موٹا اُون کا صوفیانہ فقیرانہ لباس ہے دل میں حسد اور بغض یعنی چُھری ہے اور زبان کی باتیں گُڑ کی طرح میٹھی ہیں۔ زبان بڑی شیریں ہے۔ ظاہر تو بڑا صاف اور روشن نظر آ رہا ہے لیکن دل سیاہ باطن میں اندھیرا ہے۔ یعنی ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے۔ قول اور فعل متضاد ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے بابا جی ایک پیغام دیتے ہیں کہ اپنے قول اور فعل درست کر لو۔

معنی: کندھ: کندھا، شانہ۔ مصلا: جائے نماز۔ صوف: موٹا اُونی کپڑا۔
کاتی: چھری، کارد۔ گل: گلے میں، زیب تن۔ وات: مُنہ، دَہن۔
دِسّے: دکھائی دے، نظر آئے۔ چاننا: روشنی، لَو۔ اندھیاری: اندھیری

فریدا رَتی رَت نہ نکلے جے تَن چیرے کوءِ

جو تَن رَتے رَب سیوں تن تَن رَت نہ ہُوءِ

ترجمہ: اے فرید کوئی اُس جسم کو چیر دے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اُسے کاٹ ڈالے تو اُس سے ایک بوند بھی خون کی نہیں نکلے گا۔ ایک قطرہ خون نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو جسم واحدت کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں اُن جسموں میں خون نہیں ہوتا ہے۔ اُن میں خون نہیں رہتا ہے۔ وہ صرف اُس مالک کی قدرت سے زندہ رہتے ہیں۔ اُن کے لیے صرف اس کا جلوہ زندگی ہوتا ہے۔

معنی: رَتی: کم بہت، ماشہ کا آٹھواں حصہ۔ رَت: خون، لہو۔ جے: اگر۔
تَن: جسم، بدن۔ چیرے: کاٹے۔ کوءِ: کوئی۔ رَتے: سرخ، لال، رنگین۔
سیوں: سے، نے۔ تن: اُن کے۔ ہُوءِ: ہوتی، ہوتی ہے

اِیہہ تَن سَبھو رَت ہے رَت بِن تَن نہ ہُوءِ

جوشوہ رَتے اپنے تِت تَن بُوجھ رَت نہ ہوءِ

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں یہ جسم تمام لہو ہے خون ہے کیونکہ خون کے بغیر جسم نہیں ہوتا ہے لیکن جو مالک نے اپنے رنگ میں رنگ دیے۔ جنہیں اپنا رنگ چڑھا دیا ہے وہ جسم خون کو ایک بُوجھ سمجھتے ہیں۔ اُن جسموں میں خون نہیں ہے۔ ان کے لیے خون ایک بوجھ ہے۔ انہیں خون نہیں چاہیے ہوتا ہے۔

معنی: ایہہ: یہ۔ تَن: جسم، بدن۔ کھیں: لاغر، دُبلا، پتلا، کمزور۔ لُوبھ: لالچ، حرص
جیوں: جیسے، جس طرح۔ بَیتر: آگ، آتش، نار، آنچ، اگنی۔
سُدھ: درست، ٹھیک، خالص۔ تِت: اُن، وہ۔

تِیوں ہَر کا بھَو دُر مَت میل گواءِ

فریدؒا تے جِن سوہنے جو رَتے ہَر رنگ لاءِ

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں خوف خدا اس طرح صاف کر دیتا ہے۔ جس طرح موتی سے میل ختم ہو جاتی ہے۔ دلوں کو صاف کر دیتا ہے کدورت نہیں رہنے دیتا ہے۔ اے فریدؒ جو حسین ہیں جو خوبصورت ہیں جو رنگین ہیں ان پہ اُسی خدا کا چڑھا ہوا رنگ ہے یہ اسی نے ہی رنگے ہوئے ہیں۔ یہ سب اُسی کی ہی عطا ہے۔

معنی: تِیوں: جنہیں، جن کو۔ ہر: رب تعالیٰ، بھگوان، ایشور، پربھو۔
بھَو: ڈر، خوف۔ دُر: موتی، گہر۔ گواء: ختم کرے، اُتارے۔ جن: جو۔ تے: تو

فریدؒا سُو اِی سرور ڈھونڈھ جتھوں لبھی وَتھ

چھپڑ ڈھونڈیں کیا ہووے چِکڑ ڈُبے ہَتھ

ترجمہ: بابا فرماتے ہیں اے فرید وہ بھرا ہوا تالاب جھیل تلاش کرو جہاں سے تمہیں موتی حاصل ہوں۔ یعنی کسی ایسے کامل کو تلاش کرو جس سے تمہیں گوہر ملیں۔ جوہڑوں میں تلاش کرنے سے کیا ملے گا سوائے کیچڑ سے ہاتھ گندے کرنے کے۔ یعنی کسی نیک کی صحبت اختیار کرنے سے آپ کو نفع ہوگا۔ تمہیں بھلائی کی باتیں ملیں گی اور برے لوگوں کی صحبت سے تم بھی بُرے ہی ہو جاؤ گے۔

معنی: سُو: وہ۔ ای: ہے۔ سر: تالاب، جوہڑ، جھیل۔ وَر: بھرا ہوا، لبریز۔
لَیہ: اُتر، داخل ہو۔ جتھوں: جہاں سے۔ لبھی: ملے، ملیں، حاصل ہوں۔
وَتھ: موتی، گوہر، دُر۔ چھپڑ: جوہڑ، تالاب۔ چکڑ: کیچڑ، دلدل۔ سر: تالاب، جوہڑ

فریداں نڈھی کُنت نہ رَاویو وَڈھی تھی مُویوس
دَھن کُوکیندی گُور میں تے شُوہ نہ مِلیوس

ترجمہ: اے فرید جب عورت جوان تھی تو اپنی جوانی میں وہ اپنے مالک اپنے خاوند کو راضی نہ کرسکی۔ اُسے مائل نہ کرسکی اُسے خوش نہ کرسکی اور جب بوڑھی ہوئی تو پھر مرگئی اور پھر وہ عورت اپنی قبر میں آہ و بکا کرتی رہتی ہے لیکن پھر اُسے اس کا مالک نہیں ملتا ہے۔ جناب فرماتے ہیں کہ جس نے جوانی میں خدا کی عبادت نہ کی گمراہ رہا اور بڑھاپا آیا اور پھر موت نے آلیا۔ وہ قبر میں پچھتاتا ہے آہ و پکار کرتا ہے لیکن بے فائدہ تو آپ اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ رب کے بندے جو وقت تمہیں ملا ہے اپنے مالک حقیقی کو راضی کرلو۔ تاکہ تمہیں آخرت میں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ رُسوا نہ ہونا پڑے۔

معنی: نڈھی: جوان عورت، لڑکی۔ کُنت: خاوند، شوہر، مالک، رب تعالیٰ۔
راویا: مائل کیا، راضی کیا، خوش کیا۔ وَڈھی: بُوڑھی، بڑھاپا۔ مَویوس: مرگئی۔
دَھن: جوان عورت، مال دولت۔ کوکیندی: چیختی چلاتی۔ گور: قبر۔
شوہ: مالک، خاوند، رب تعالیٰ۔ ملیوس: ملا، ملاقات ہوئی۔

فریدؔا سَر پَلیا داڑھی پَلی مُچھیاں بھی پَلیاں
رَےتے مَن گہیلے باولے مانیں کیا رَلیاں

ترجمہ: اے فرید سر میں سفیدی آ گئی ہے داڑھی سفید ہوگئی ہے اور موچھیں بھی سفید ہو گئی ہیں۔ ارے اے پاگل نادان دل تو ابھی بھی رنگ رلیاں منانا چاہتا ہے۔ تیری خواہشات ابھی کم نہیں ہوئی ہیں۔ اب بھی تمہیں سمجھ نہیں آئی ہے۔ اب بھی اپنی خصلتوں سے باز نہیں آ رہا ہے۔ بابا جی کا کہنا ہے بندہ عمر کے مطابق بدل جانا چاہیے۔

معنی: پلیا: سفید ہوا۔ رے: ارے۔ من: دل، چت، جی۔
گہیلے: پگلے، دیوانے، نادان۔ مانیں: چاہتا ہے۔ رَلیاں: رنگ رلیاں، عیش وعشرت

فریدؔا کوٹھے ڈُھکن کیتڑا پِیر نیندڑی نواڑ
جو دِینہہ لدّھے گانویں گئے وِلاڑ وِلاڑ

ترجمہ: اے فرید محلوں مکانوں ان ماڑیوں میں تو کب رہے گا۔ کب تک بسیرا کرے گا اور ان نواری پلنگوں پر کب تک محوِ خواب رہے گا۔ کب تک ان نواری سیجوں پر سوئے گا جو تمہیں زندگی کے گنتی کے دن ملے تھے وہ ایک ایک کر کے گزر گئے۔ وہ گنتی کے دن تم نے ضائع کر دیے۔ آپ کا اشارہ اس طرف ہے کہ اے بندے تو نے سدا ان مکانوں میں اس دنیا میں نہیں رہنا ہے۔ جو زندگی تمہیں مالک نے دی ہے اس کی یاد میں گزار دو۔ اسے یاد کرتے رہو۔

معنی: کوٹھے: مکان، محل، گھر۔ ڈھکن: دوڑنا، پھلانگنا۔ کیتڑا: کتنا۔
پِر: پیاری، پیارا، محبوب۔ نیندڑی: نیند۔ نواڑ: نُوار، چارپائی بننے کا پٹہ بان۔
دینہہ: دن، روز، یوم۔ لدھے: ملے، عطا ہوئے۔
گانویں: گنتی کے، شمار کیے ہوئے۔ ولاڑ: گزر، بیت

فریدؔا کوٹھے مَنڈپ مال نہ لاءِ مرگستانی چِت دَھر
سااِی جائے سَنبھال جِتھے ہی تُوں وَنجناں

ترجمہ: اے فریدؒ یہ مکان یہ گھر یہ محل اور یہ مال و دولت نہ دیکھ ان سے محبت نہ کر ان کے لیے نہ پریشان ہو۔ ان سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم صرف اپنے مَن قبرستان کا خیال کرو۔ اپنی قبر کی طرف خیال کرو۔ جس میں تم نے جانا ہے اور اُسی میں محشر تک رہنا ہے۔ اُسے اپنا گھر سمجھو۔ اُسے سنبھال جہاں تو نے یہ دنیا چھوڑ کر جانا ہے اور تمہارا اصل ٹھکانہ ہے اس کا خیال کرو۔

معنی: کوٹھے: مکان، محل، گھر۔ ماڑی: ڈیوڑی۔ منڈپ: ہال نما شامیانہ۔ لاء: لگا۔ مرگستان: قبرستان، گورستان۔ دَھر: رکھ۔ سااِی: وہی، وہ ہی۔ جِتھے: جہاں، جس جگہ۔ وَنجناں: جانا

فریدؔا جنہیں کمیں نہ گُن تے کمڑے وِسار
مَت شرمندہ تھیویں سائیں دے دربار

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں اے فریدؒ جن کاموں سے کوئی فائدہ نہیں جن میں کوئی خوبی نہیں ہے بھلائی نہیں ہے۔ اُن کاموں کو بھول جا ن کا دل میں خیال نہ لا۔ ایسے کام ہرگز نہ کر۔ اس لیے کہ ایسے کاموں کی وجہ سے تمہیں اپنے مالک کے دربار میں شرمندہ ہونا پڑے گا۔ جن کاموں سے شرمندگی اُٹھانی پڑے وہ تمام چھوڑ دے۔ ان کے بارے ہرگز نہ سوچ۔

معنی: جنہیں: جن کو، جن سے۔ کمیں: کاموں، کام۔ گُن: خوبی، بھلائی، فائدہ کمڑے: کام، کاج۔ وِسار: بُھول جا۔ تھیویں: ہُو۔ سائیں: مالک، رب تعالیٰ۔ دربار: بارگاہ، مزار۔

فریدؔا صاحب دی کر چاکری دِلدی لاہ بُھراند
دَرویشاں نُوں لوڑیے رُکھاندی جیراند

ترجمہ: اے فریدؔ اپنے مالک کی اطاعت کر اُس کے احکام پر عمل کر اُس کا بندہ بن اُس کی غلامی کر داور اپنے دل سے میل کدورت اُتار دو اپنے دل کو صاف کرو۔ دل میں اُسی کی لو لگاؤ۔ جیسے فقیروں کو درختوں جیسے حوصلے اور برداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ خود دُھوپ برداشت کرتا ہے اور دوسروں کو سایہ دیتا ہے۔ اسی طرح فقیر زمانے کی باتیں سن کر برداشت کرتا ہے اور بھلائی کرتا ہے۔

معنی: صاحب: مالک، رب تعالیٰ۔ چاکری: غلامی، نوکری۔ دِلدی: دل کی۔
لاہ: اُتار۔ بھراند: بھڑاس، میل، کھوٹ۔ درویشاں: فقیراں، جوگیاں۔
لوڑیے: ضرورت، تلاش۔ رُکھاں: درختوں، پیڑوں، شجروں، شجار۔
جیراند: برداشت، حوصلہ

فریدؔا کالے مینڈے کپڑے کالا مینڈا وِیس
گناہیں بَھریا میں پِھراں لوک کہیں درویش

ترجمہ: اے فرید سیاہ ہی میرا لباس ہے اور سیاہ ہی میرا پہناوا ہے۔ میں گناہوں سے بھرپور ہوں اور لوگ مجھے فقیر کہتے ہیں۔ باباجی اپنی نفی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے فریدؔ سیاہ تیرا لباس ہے اور سیاہ ہی تیرا پہناوا ہے۔ تو گناہوں خطاؤں سے پُر ہے اور لوگ تجھے فقیر بزرگ کہتے ہیں۔

معنی: کالے: سیاہ، اسود۔ مینڈے: میرے۔ ویس: پہناوا، لباس۔
لوک: لوگ، مخلوق، خلقت۔ کہیں: کہتے ہیں

تَتّی توءِ نہ پَلوے جے جَل ٹُبھّی دے
فریدؔا جوڈوہاگن رَبدی جھوریندی جُھورے

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں کہ جس پودے کی جڑیں جل چکی ہوں جس کی بدنصیبی ہو جائے۔اس کی کتنی بھی آبیاری کریں۔وہ ہرانہیں ہوسکتا ہے وہ نہیں بڑھ سکتا ہے۔اے فرید جوخداوند تعالیٰ کی ٹھکرائی ہوئی دُھتکاری ہوئی ہے۔وہ تمام عمر اپنے رنج والم بیان کرتی رہتی ہے۔باباجی فرماتے ہیں کہ جن کے دل مالک کی یاد سے غافل ہو جائیں اور سیاہ ہو جائیں وہ دوبارہ رجوع کے قابل نہیں رہتے اور زندگی بھر پچھتاوے میں رہتے ہیں۔

معنی: تتی: گرم،جلی،بدنصیب۔پلوے: ہوئے،بڑھے۔ جے: اگر۔
جل: پانی،آب۔ ٹُبھی: غوطہ۔ ڈوہاگن: ٹھکرائی ہوئی،دُھتکاری ہوئی۔
جھورہندی: دکھ بیان کرتی،پچھتاتی۔ جُھورے: دکھ،غم،پچھتاوے۔دی: کی

جاں کواری تاں چاوَ وِواہی تاں ماملے
فریدؔا ایہو پچھو تاوَ وَت کواری نہ تھیئے

ترجمہ: اے فرید جب کنواری تھی تو بڑا شوق تھا کہ میری بھی شادی ہو جائے میں بھی سہاگن بنوں مجھے بھی میرا وَر مل جائے لیکن جب بیاہی گئی تو اور مسائل جھگڑے شروع ہو گئے۔پریشانی آن پڑی۔اے فریدؒ وہ تمام عمران میں پچھتاتی رہتی ہے لیکن وہ دوبارہ کنواری نہیں ہوسکتی ہے۔یعنی جو وقت گزر جاتا ہے وہ دوبارہ نہیں آتا ہے۔وقت کی قدر کرواور ہر کام وقت پر کرو۔

معنی: جاں: جب۔کواری: کنواری،غیر شادی شدہ۔ چاوَ: شوق۔
وِواہی: سہاگن،شادی شدہ۔ تاں: تب،اُس وقت۔مامِلے: مسائل،جھگڑے۔
ایہو: یہی،ایسے ہی۔ پچھوتا: پچھتاوا،افسوس،ارمان۔ وت: پھر،دوبارہ۔
تھیئے: ہو،ہوتی

کلّر کیری چھپڑی آئے لتھے ہنجھ
چُنجو بُوڑن نہ پیون اُڈن سَندی ڈَنجھ

ترجمہ: کلراٹھی زمین میں ایک چھوٹی معمولی سی چھپڑی پانی کا گڑھا تھا۔ اُس میں ہنس اُتر آئے۔ وہ اس میں اپنی چونچ ڈبوتے تھے لیکن وہ اس سے پانی نہیں پیتے تھے۔ انہیں تو بس وہاں سے اُڑ جانے کی جلدی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ جلد یہاں سے اُڑ جائیں۔

معنی: کلّر: تھورزدہ زمین۔ کیری: معمولی، چھوٹی سی۔ چھپڑی: چھوٹا تالاب۔
لتھے: اُترے۔ ہنجھ: ہنس پرندہ، آنسو۔ چنجو: چونچ، منقار۔ بوڑن: ڈبوئیں۔
پیون: پئیں، پیتے۔ اُڈن: اُڑنے۔ سَندی: کی۔ ڈَنجھ: پیاس، تس، جلدی

ہَنس اُڈرے کودھرے پیا لوک وَڈارن جاءِ
گیہلا لُوک نہ جاندا ہنس نہ کُودھرا کھاءِ

ترجمہ: لوگ ہنسوں کو اُڑانے جاتے ہیں اور وہ باجرے کے باریک دانے پڑے رہ جاتے ہیں اور وہ نادان لوگ یہ نہیں جانتے ہیں کہ ہنس تو یہ باجرے کے دانے کھاتے ہی نہیں ہیں۔ ان کی خوراک تو موتی ہیں۔ وہ تو موتی کھاتے ہیں۔ وہ تو کسی بھی اناج کے دانے نہیں کھاتے ہیں۔

معنی: ہنس: ایک آبی پرندہ۔ اُڈرے: اُڑے۔ کودھرے: باجرہ، غلہ دانے۔
پیا: پڑا۔ لوک: لوگ، خلقت۔ وڈارن: اُڑائیں۔ گیہلا: پاگل، نادان، کملا۔
جاندا: جانتا۔ کودھرا: باجرہ اناج۔ کھاءِ: کھاتا، چگتا۔

چَل چَل گیاں پنکھیاں جتھاں وَسائے تَل
[illegible]

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں کہ وہ پرندے یعنی وہ خدا کی مخلوق وہ بندے اس دنیا فانی سے چلتے گئے جنہوں نے اس دنیا کو آباد کیا۔ اس دنیا کی رونق بڑھائی۔ یہ دنیا بسائی۔ یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تمام بھرا ہوا تالاب یعنی تمام دنیا ختم ہو جائے گی لیکن صرف وہ واحدہ لاشریک باقی رہے گا۔ باقی دنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی مٹ جائے گی بے نشان ہو جائے لیکن وہ ذات باقی رہے گی۔

معنی: چل چل گیاں: چلے گئے، رخصت ہوئے۔ پنکھیاں: پرندے، جانور (انسان)
جنہیں: جنہوں نے۔ وسائے: بسائے آباد کیے۔ تل: تالاب، جوہڑ۔
سر تالاب: بھرا ہوا تالاب، بھری دنیا۔ چلسی: چلا جائے گا۔
ٹھکے: شان وشوکت سے، عظیم الشان۔ کنول: نیلوفر۔ اِکل: اکیلا، واحد، لاشریک

فریدؒ اِٹ سرہانے بھوئیں سَون کیڑ الڑیو ماس
گیتڑ یاں جگ واپرے اِکت پیاں پاس

ترجمہ: اے فرید مٹی کا سرہانہ زمین پر سوئے گوشت کو کیڑے کھا گئے۔ ہڈیاں مٹی کھا گئی ایسے ہی جنہیں زمانے بیت گئے۔ ایک ہی پہلو پہ لیٹے لیٹے زمانے گزر چکے ہیں۔ وہ کروٹ بھی نہیں بدل سکے۔ اصل آپ بندوں کو احوال قبر بتا رہے ہیں کہ قبر میں انسان بے بس ہوگا اور نہ جانے کب تک اسی حالت میں پڑا رہے گا۔

معنی: اِٹ: اینٹ، مٹی۔ بھوئیں: زمین، دھرتی، مٹی۔ سون: سونا، لیٹنا۔
لڑیو: ڈنک مارے، گوشت کھانا۔ ماس: گوشت۔ کیڑیاں: کیڑوں نے۔
گیتڑ یاں: کتنے، کتنوں نے۔ جگ: جہان، زمانہ، دنیا، عالم، کائنات۔
واپرے: پیش آئے، گزرے، بیتے۔ پاس: طرف، پہلو۔

فریدؒ بھنی گھڑی سونوی ٹٹی ناگر لج
عزرائیلؑ فرشتہ کیں گھر ناٹھی اَج

ترجمہ: اے فریدؒ زندگی کا قیمتی وقت ضائع کر دیا برباد کر دیا۔ غفلت میں گزار دیا۔ کیا ہوا وعدہ توڑ دیا۔ مالک کی عبادت نہ کی اُسے یاد نہ کیا اور آج دیکھئے ملک الموت فرشتہ کس کا مہمان بنتا ہے کس گھر میں جاتا ہے۔ یہ نازک خوبصورت جسم ایک مٹی کی خوبصورت گھڑی بے جان ہو گیا۔ سانسوں کی ڈور ٹوٹ گئی اور آج موت کا فرشتہ دیکھئے کس گھر کا مہمان بنتا ہے۔ کس گھر جاتا ہے۔

معنی: بھنّی: توڑی، برباد کی۔ گھڑی: وقت، پانی کی مٹکی۔ سونوی: قیمتی، سونے جیسی ٹٹی: ٹوٹی۔ ناگر: حسین، مضبوط، پکی۔ لَج: عزت، پت، کنویں سے پانی نکالنے کی رسّی کیں: کس۔ ناٹھی: جائے گا۔ اج: آج، امروز۔

فریداؒ بھنّی گھڑی سَونوی ٹٹّی ناگر لَج

جو سجن بُھوئیں بھار تِھیئے سے کیوں آویں اج

ترجمہ: اے فرید زندگی غفلت میں گزار دی ضائع کر دی برباد کر دی۔ وعدہ کر کے وفا نہ کی لیکن جو پیارے زمین کے بوجھ تلے دب چکے ہیں جو اپنی قبروں زمین میں چلے گئے ہیں۔ وہ آج کہاں آئیں گے۔ وہ اب واپس نہیں آئیں گے۔ جو یہ دنیا چھوڑ جائے۔ وہ پھر کبھِی واپس نہیں آ سکتا ہے۔

معنی: بھنّی: توڑی، پھوڑ دی۔ گھڑی: وقت، پانی کی مٹکی۔ سونوی: قیمتی، سونے جیسی ٹٹی: ٹوٹی۔ ناگر: حسین، مضبوط، پکی۔ لَج: شرم، پت، ڈوری۔ سجن: پیارے، محبوب۔ بُھوئیں: زمین دھرتی۔ بھار: بوجھ، وزن، بار۔ تھیئے: ہوئے۔ آویں: آئیں

بے نمازا کُتیا اِیہہ نہ بُھلی رِیت

کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مَسِیت

ترجمہ: بے نماز کتے یہ تمہاری بھلی رسم تمہاری اچھی عادت نہیں ہے کہ تم نے احکام الٰہی سے گمراہی اختیار کر لی ہے اور نمازوں کی ادائیگی کے لیے پانچ وقت مسجد میں نہیں آیا ہے۔ یہ تمہاری اچھی بات نہیں ہے۔

معنی: کُتیا: اے کتے۔ رِیت: رسم، رواج۔ پنجے وقت: پانچ وقت۔ میت: مسجد

اُٹھ فریدؒ وضو ساز صبح نماز گزار

جو سَر سائیں نہ نویں سُو سَر کپ اُتار

ترجمہ: اے فرید اُٹھو وضو کرو اور نماز فجر ادا کرو۔ خدا کی عبادت کرو اور جو سر اپنے خدا کے سامنے سجدہ ریز نہ ہو وہ سر کاٹ کر پھینک دو۔ ایسا سر نہیں چاہیے جو خدا کے سامنے نہ جھکے۔

معنی: اُٹھ: اُٹھو، جاگو۔ ساز: بناؤ۔ سائیں: مالک، خداوند تعالیٰ۔

نویں: جھکے، سجدہ ریز ہو۔ سو: وہ، وہی۔ کپ: کاٹ۔

جو سَر سائیں نہ نِویں سُو سَر کیجیے کائیں

کُنّے ہیٹھ جلائیے بالن سَندے تھائیں

ترجمہ: جو سر اپنے رب کے سامنے جھکتا نہیں ہے۔ سجدہ ریز نہیں ہوتا ہے اس سر کو کیا کرنا ہے اُس سر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اُس سر کو چولہے میں ایندھن کی جگہ دیگچی کے نیچے جلا دینا چاہیے۔ ایسے سر کی بالکل ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ ایسا سر کسی کام نہیں۔

معنی: سائیں: مالک، خدا۔ نویں: جُھکے۔ سو: وہ۔ کیجیے: کریں۔ کائیں: کیا۔

کُنّے: ہنڈیا، دیگچی۔ ہیٹھ: نیچے۔ جلائیے: جلائیں۔ بالن: ایندھن۔ سندے: کے۔

تھائیں: جگہ

فریدؒ کتھے تیرے ماپے آ جنہیں توں جنیوں
تیں پاسوں اوہ لد گئے توں اَجے نہ پتیوں

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں اے فرید آج تمہیں جنم دینے والے تمہارے والدین کہاں ہیں جنہوں نے تجھے جنم دیا تمہیں پالا پوسا۔ وہ تیرے سامنے اس دنیا فانی سے چلے گئے۔ وہ تیری آنکھوں کے سامنے تیرے پاس سے رُخصت ہو گئے۔ اے فریدؒ تمہیں ابھی یقین نہیں ہے۔ تمہیں ابھی بھی اعتبار نہیں آیا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے یہاں سے سب نے جانا ہے اس دنیا کو چھوڑنا ہے۔

معنی: کتھے: کہاں، کس جگہ۔ تینڈے: تیرے، تمہارے۔ ماپے: والدین
جنہیں: جنہوں نے۔ جنیوں: جنم دیا، پیدا کیا۔ تیں: تم، تو۔ پاسوں: قریب سے۔
لَد گئے: چلے گئے، رُخصت ہوئے۔ اَجے: ابھی، اب بھی۔ پتیوں: تسلی، یقین ہوا

فریدؒ مَن میدان کر ٹوٹے ٹِبے لاہ
اَگے مول نہ آوسی دوزخ سندی بھاہ

ترجمہ: اے فرید اپنے دل کو صاف کرو۔ حسد بغض کدورتیں صاف کر دو۔ اپنے دل سے برائیاں نکال دو۔ اپنے دل کو میدان کی طرح صاف کر دو اور پھر محشر میں تمہیں جہنم کی آگ کا ڈر نہیں رہے گا۔ دوزخ کی آگ تمہیں کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔

معنی: مَن: دِل، جی، چِت۔ اَگے: آگے۔ ٹوٹے: گڑھے۔ ٹِبے: ٹیلے۔
لاہ: مٹا دے، ختم کر دے۔ مول: بالکل، ہرگز۔ آوسی: آئے گی۔ سندی: کی۔
بھاہ: آگ، آتش، مار

فریدؒ خالق خلق میں خلق وَسے رَب مانہہ
مندا کِسوں آکھیے جاں تِس بِن کوئی نانہہ

ترجمہ: اے فرید مخلوق پیدا کرنے والا خلقت میں ہے اور مخلوق خدا میں بستی ہے۔ کیونکہ ہر انسان میں وہ رب موجود ہے۔ کوئی اس سے خالی نہیں ہے۔ تو پھر کسے بُرا کہیں تب اس کے بغیر کوئی ہے ہی نہیں ہے۔ وہ ہر میں موجود ہے۔

معنی: خالق: پیدا کرنے والا، خدا تعالیٰ۔ خلق: مخلوق، لوگ، لوکائی۔
وَسّے: بسے۔ مانہہ: میں۔ مندا: برا۔ آکھیئے: کہیے، کہیں۔
جاں: جب۔ تس: اُس، اُس کے۔ بن: بغیر، بنا۔ نانہہ: نہیں ہے

کُوک فریدؒا کوک راکھا جیوں جوار
جب لگ ٹانڈہ نہ گرے تب لگ کُوک پکار

ترجمہ: اے فرید اپنے مالک کو پکارتے رہو اس کا ذکر کرتے رہو۔ جس طرح مکی کی فصل کی رکھوالی کرنے والے جانوروں کو فصل سے دور بھگانے کے لیے پکارتا رہتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے مالک کو پکارتے رہو جب تک جسم میں جان ہے سانسوں کی ڈوری نہیں ٹوٹتی ہے۔ اُس کے سامنے عاجزی جاری رکھو۔ ذکر کرتے رہو، پکارتے رہو۔

معنی: کوک: پکار۔ راکھا: رکھوالا، نگہبان، محافظ۔ جیوں: جیسے، جس طرح۔
جوار: مکی کی فصل۔ تب لگ: اُس وقت تک۔ ٹانڈہ: پودا، تنا۔ تب: اُس

فریدؒا جیں دِہنہ نالا کپیا جے گل کپّی چُکھ
پَون نہ اِتّی ماملے سہاں نہ اِتی دُکھ

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں کہ اے فریدؒ پیدائش کے وقت ماں کے پیٹ میں خوراک ملنے والی نالی (ناڑو) جس وقت کاٹا گیا تھا اگر اُسی وقت ہی تھوڑا گلا کاٹ دیتے تو نہ ہی یہ دنیا کے مسائل دکھ سہنے پڑتے اور نہ ہی یہ مشکلات برداشت کرنی پڑتیں۔

معنی: جَیں: جس، جب۔ کپّی: کاٹی، کاٹا۔ دِہنہ: دن، روز، یوم۔

نالا: ناڑو،خوراک کی نالی۔کپیا: کاٹا۔ جے:اگر۔گل: گلا،گردن،شہ رگ۔
ُچکھ: تھوڑاسا۔ پون: پڑیں،پیش آئیں۔اِتّی:اِتنے،ایسے۔مالے:مسائل،جھگڑے
سَہاں: برداشت کرو

فریدؔا میں نوں مُنجھ کر نکّی کر کے کُٹ

بھرے خزانے رَبدے جو بھاوے سُو لٹ

ترجمہ: اے فرید اپنی مَیں یعنی تکبر و غرور کو ختم کر دے دل سے نکال دے۔ان کا تمہارے دل میں نام ونشان نہ رہے۔اس مالک کے سامنے عاجزی انکساری اختیار کرو اور خداوند تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں۔پھر جو تم چاہو وہ حاصل کرو۔جو تم چاہو گے وہ مالک تمہیں عطا کرے گا۔اُس کے ہاں کوئی کمی نہیں ہے۔آپ فرماتے ہیں اس میں تکبر کو نہایت عاجزی سے ختم کردو جس طرح مونجھ کو کوٹ کر باریک کر دیتے ہیں۔

معنی: میں: مان،تکبر،غرور۔مُنجھ: بان بنانے کے لیے کانے کا چھلکا۔کُٹ: کوٹ نکّی: باریک۔بھاوے: پسند آئے،چاہے۔سُو: وہ۔لُٹ:لوٹ،حاصل کر

چبّن چلّن رَتن سے سُنیئر بھی گئے

ہیڑّے مُتی ڈھاہ سے جانی چَل گئے

ترجمہ: دانت ٹانگیں آنکھیں کان بھی چلے گئے سنا نہیں جاتا ہے چلا نہیں دیکھا۔دیکھنے کی بینائی نہیں رہی۔دانت نہیں کھانا نہیں کھایا جاسکتا ہے۔دل نے دردبھری آہ ماری کہ سینکڑوں ساتھی اس دنیا سے رُخصت ہوگئے ہیں جو اس دنیا فانی کو چھوڑ گئے ہیں۔

معنی: چبن:دانت،کھانے والے،چبانے والے۔چلن: ٹانگیں۔رَتن: آنکھیں۔
سُنیئر:کان سننے والے۔ ہیڑے:دل نے،من نے۔مُتی: بھیجی۔
ڈھاہ:دردبھری آواز۔سے:سینکڑوں۔جانی:دوست،پیارے،ساتھی۔چل گئے:چلے گئے

فریداؔ بُرے دا بھلا کر غصہ مَن نہ ہنڈاءِ

دِیہتی روگ نہ لگ اِی پلّے سبھ کُجھ پاءِ

ترجمہ: اے فرید جو تیرے ساتھ برائی کرتا ہے تو اس کے ساتھ برائی نہیں کر بلکہ بھلائی کر۔ دل میں غصہ نہ لاؤ اس کا برا نہ مناؤ۔ اس کا صلہ تمہیں خدا دے گا۔ تمہارے جسم میں کوئی مرض لاحق نہیں ہوگا اور تمہیں سب کچھ حاصل ہوگا۔ تمہیں خداوند تعالیٰ اس کی جزا دے گا۔

معنی: من: دل، چت، جی۔ ہنڈا: لا۔ دیہی: جسم، بدن۔ روگ: مرض، بیماری
لگ اِی: لگے گا۔ پلے: دامن، جھولی۔ سبھ: سب، تمام، کل۔ کجھ: کچھ۔
پاء: پاؤ، حاصل کرو، ملے گا

فریداؔ پنکھ پروہنے دُنی سہاوا باغ

نوبت وَجّی سیوں چلن کا کر کاج

ترجمہ: اے فرید یہ دنیا ایک باغ ہے اور اس میں بسنے والے مخلوق پرندوں کی طرح مہمان ہیں۔ جس طرح باغ میں پرندے سدا نہیں رہتے اسی طرح اس دنیا کو ہر ایک نے چھوڑنا ہے۔ بس موت کا نقارہ بجنے ہی والا ہے۔ اے فریدؔ تم بس یہاں سے کوچ کرنے کی تیاری کرو۔ یہاں سے جانے کا بندوبست کرو۔ اس جگہ کا سامان کرو جہاں جانا ہے۔

معنی: پنکھ: پرندے، جانور۔ پروہنے، مہمان۔ دُنی: دنیا، جہان، زمانہ۔
سہاوہ: سرسبز، ہرا بھرا۔ نوبت: نقارہ۔ وَجی سیوں: بجنے ہی والی ہے۔
چلن: چلنے۔ کاج: کام، بندوبست

فریداؔ رات کتھوری وَنڈیئے سُتیاں ملے نہ بھاؤ

ترجمہ: اے فریدرات کوکستوری خوشبو بانٹی جاتی ہے جو جاگتے ہیں مالک کاذکر کرتے ہیں۔اُس کی عبادت کرتے ہیں اُنہیں ملتی ہےاور جو سوئے ہوتے ہیں اُنہیں کچھ نہیں ملتا وہ خالی رہ جاتے ہیں۔جن کی آنکھوں میں نیند ہے جوسونے والے ہیں ان کووہ کیوں ملے گی۔وہ ایسے ہی رہ جائیں گے۔

معنی: کتھوری: کستوری، مہک، خوشبو۔ونڈ یئے: بانٹئے۔ بھاؤ: قیمت، در۔
نین: آنکھیں، عین، چشام۔ نیندراولے: نیند کی خماری سے بھرے۔تنہاں: ان کو۔
مِلن: مِلنا کواؤ: کیا

فریدؒا میں جانیا دُکھ مُنجھ کو دکھ سبھا ایہہ جگ
اُچے چڑھ کے دیکھا تاں گھر گھر اِیہا اَگ

ترجمہ: اے فریدؒتو نے سمجھا کہ صرف میں ہی دُکھی ہوں دکھ صرف میرے لیے ہی ہیں لیکن یہ تو تمام جہان دُکھی ہے۔ہرکوئی دکھوں میں گھرا ہوا ہے۔جب زمانے میں پھرے دریافت کیا تو پتہ چلا کہ ہر گھر میں یہی حال ہے۔اسی طرح دکھوں نے آگ لگائی ہوئی ہے۔ہرکوئی اسی آگ میں جل رہا ہے۔

معنی: جانیاں: جانا۔ مُنجھ: مجھے۔سبھا: تمام،کل،سب۔ جگ: جہان، دُنیا
اُچے: اُونچے۔ تاں: تب، پھر۔ اِیہا: یہی، یہ ہی۔ اَگ: آگ، آتش، بار، آنچ

فریدؒا بُھوم رَنگاولی مُنجھ وَسولا باغ
جوجن پیرنوازے آ تِنہاں آنچ نہ لاگ

ترجمہ: فریدؒ یہ دُنیا بڑی رنگین ہے بڑی خوبصورت ہے۔یہ دھرتی بڑی سرسبز ہے۔حسین ہے میں نے جانا یہ کوئی زہریلا کانٹوں کاباغ ہے۔میرے لیے کانٹوں کی سیج ہے لیکن جن پر پیر مرشد کی نظر ہے جو مرشد نے نوازے ہیں مہربانی کی ہے انہیں کوئی خطرہ

نہیں ہے انہیں کچھ نہیں ہوتا ہے۔

معنی: بھوم: زمین، دھرتی۔ رنگاولی: رنگین، خوبصورت۔ منجھ: میں۔ وسولا: زہریلا
جَن: آدمی، انسان، بندے، جنہیں۔ پیر: مرشد، رہبر، راہنما۔ نوازے: مہربانی کی۔
تنہاں: انہیں، ان کو۔ آنچ: آگ، آتش، نار، نقصان۔ لاگ: لگے

فریدؒ عُمر سہاوڑی سَنگ سوَنڑی دِیہہ

وِرلے کئی پائیں جِنہاں پیارے نِیہنہ

ترجمہ: اے فرید یہ زندگی بڑی حسین ہے اور ساتھ یہ جسم بھی خوبصورت ہے سونے جیسا ہے لیکن دنیا میں خاص کم لوگ ہی ایسے ہیں جنہیں اپنے محبوب کا پیار محبت نصیب ہوتی ہے۔ جن پر مالک کی خاص رحمت ہوتی ہے۔ ان پر ان کا مالک راضی ہوتا ہے۔ جن کو مالک کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

معنی: سہاوڑی: حسین، خوبصورت۔ سنگ: پتھر، ساتھ۔ سوَنڑی: سونے جیسی۔
دِیہہ: جسم، بدن۔ وِرلے: کوئی کوئی، خاص۔ پائیں: پاتے ہیں۔ جِنہاں: جن کو، جنہیں
نِیہنہ: پیار، محبت عشق

کندھی وَہن نہ ڈھاں توں بھی لیکھا دیونا

جِدھر رَب رَضا وَہن تداؤں گوہ کرے

ترجمہ: اے دریا کے بہاؤ اے پانی کے بہاؤ کنارے نہ گرا آخر تُوں نے ایک دن حساب دینا ہے۔ تم سے بھی جواب طلبی ہوگی تمہیں بھی حساب دینا پڑے گا۔ مالک کی جس طرف رضا ہو بہاؤ بھی اس طرف رُخ کرتا ہے۔ رب کی رضا کے بغیر بہاؤ نہیں چل سکتا ہے۔ بہاؤ تو کیا اس کی مرضی کے بغیر پتا بھی نہیں ہل سکتا ہے۔ جو اس دنیا کا مالک ہے جو چاہے وہی ہوتا ہے۔

معنی: کندھی: کنارہ،ساحل۔ وَہن: بہاوٗ۔ ڈھاہ: گرانا۔تو: تم۔
لیکھا: حساب،جواب۔ دیونا: دنیا۔ رضا: مرضی۔ تداوٗں: تب،اُس طرف۔
گوہ: رُخ منہ

فریدؔ اُڈُکھاں سیتی ڈِینہہ گیا سُولاں سیتی رات

کھڑا پکارے پاتنی بیڑا کُپّر وات

ترجمہ: اے فرید دکھوں میں پریشانیوں میں دن گزرا ہے اور کانٹوں پر رات گزری ہے۔ کہیں بھی سکون نہیں ملا ہے۔ بیڑے کا ملاح کھڑا پکار رہا ہے اور بیڑا گرداب میں گھر گیا ہے۔ بیڑا بھنور میں پھنس چکا ہے۔

معنی: ڈُکھاں: دُکھ، پریشانی۔ سیتی: سے،ساتھ۔ ڈِینہہ: دن،روز،یوم۔
سُولاں: خار،کانٹے۔ پاتنی: ملاح جھیل۔ کُپّر: گرداب بھنور۔ وات: مُنہ،رُخ

لَمّی لَمّی نَدی وَہے کندھی کیرے ہیت

بیڑے نوں کُپّر کیا کرے جے پاتن ہوئے سچیت

ترجمہ: اس وسیع وعریض دنیا میں انسان کی زندگی ایک ندی کی طرح ہے اور موت ایک پانی کے بہاوٗ کی طرح ہے جو ہر گزرتے ہوئے دن اس کی زندگی کے کنارے گرا رہی ہے۔ ہر دن کم ہوتا جا رہا ہے۔ ہر وقت موت اس کے کنارے کاٹ رہی ہے اور نیچے گرا رہی ہے اور انسان ایک دنیا کے گرداب میں گھرا ہوا ہے۔ زندگی کی کشتی بھنور میں ہے لیکن اگر انسان مالک کے احکام سے غافل نہیں ہے تو اس کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مالک کی نگاہِ کرم ہے تو اس کی کشتی اس بھنور سے نکل جائے گی۔

معنی: لَمّی: لمبی،طویل۔ بہے: بہتی۔ کندھی: کنارہ،دیوار۔ کیرے: گرائے۔
ہیت: نیچے۔ پاتن: ملاح جھیل،ناخدا۔ سچیت: ہوشیار

فریدؒ گلیں سن سجن وِیہہ اک ڈھونڈھیندی لہاں

دُھکھاں ،جیوں مالیہہ کارن تِنہاں ماپڑی

ترجمہ: اے فریدؒ میں نے اپنے محبوب کے بیسیوں احکامات باتیں سنیں لیکن کسی ایک پر بھی عمل کر کے کوئی فائدہ نہ حاصل کر سکا۔کوئی نفع نہ لے سکا اور اب میں پچھتاوے میں اُپلوں کے چورن کی طرح دُھک رہا ہوں سلگ رہا ہوں۔جس طرح وہ سُلگ رہے ہوتے ہیں اب اس محبوب کے لیے اپنے پیارے کے لیے اندر ہی اندر سلگ رہے ہوں۔اُس کے وصال کے لیے پریشان ہوں۔

معنی: گلیں: باتیں، گفتگو، نصیحتیں۔ سجن: محبوب، پیارا، دوست۔ ویہہ: بیس

ڈھونڈھیدی: تلاش کرتی۔ لہاں: حاصل کروں۔ دُھکھاں: سلگتی۔

مالیہہ: چورن، باریک، اُپلوں کا چورن۔ کارن: کے لیے۔ تنہاں: اُن کے لیے

ماپڑی: پیارا محبوب، جانی، دوست

فریدؒ ایہہ تن بُھونکناں نِت نِت دُکھیے کون

کنّیں بُجّے دے رہا وَکتی وَگے پَون

ترجمہ: اے فرید یہ جسم کتے کی طرح لالچی ہے ہمیشہ بھونکتا رہتا ہے۔ ہر خواہش کہتا ہے پوری کرو۔اس کی حرص ختم ہی نہیں ہوتی ہے۔اس کے لیے کون ہر وقت دُکھی پریشان رہے۔اس لیے میں اپنے کانوں میں روئی ٹھونسے رکھتا ہوں۔یہ جتنا بھی شور کرے مجھے آواز نہ آئے۔میں اس کی بات نہ سنوں۔اس کی کوئی خواہش پوری نہ کی جائے۔

معنی: تن: جسم، بدن۔ بھونکنا: بھونکنے والا۔ نت: ہمیشہ، سدا۔

کنّیں: کانوں میں۔ بُجے: روئی کے بھڑے۔ رہاں: رہوں۔

وَکتی: کتنی۔ وَگے: چلے۔ پَون: ہوا

فریدؒا رَب کھجُوریں پکّیاں ماکھیوں نئیں وَہن

جو جو وَنجے ڈِہنڑا سُو عمر ہَتھ پَون

ترجمہ: اے فرید رب نے کھجوریں پکا دی ہیں شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں کسی چیز کی کوئ ء کمی نہیں ہے لیکن جو جو دن گزر رہا ہے وہ زندگی کو کم کر رہا ہے۔ زندگی کو ہاتھ ڈال رہا ہے۔ زندگی کو گھٹانے جا رہا ہے۔

معنی: کھجوریں: کھجوریں۔ ماکھیوں: شہد، عسل۔ نیں: ندی، نہر۔

وَہن: بہیں، بہتی ہیں۔ جو: ہر۔ وَنجے: جائے، گزرے۔ ڈِہنڑا: دن، یوم، روز

سُو: وہ۔ عمر: زندگی۔ ہتھ پون: ہاتھ ڈالتا ہے، کم کرتا ہے گھٹاتا ہے

فریدؒا تَن سُکا پِنجر تھِیا تَلیاں کُھونڈیں کاگ

اَجے سُو رَب نہ بوہڑیو ویکھ بندے دے بھاگ

ترجمہ: اے فرید جسم سوکھ گیا ہے اور ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا ہے اور کوّے تلوے نوچ رہے ہیں۔ فرماتے ہیں انسان کے مقدر دیکھیے کہ ابھی تک اپنے مالک کا اپنے رب کا قرب حاصل نہیں کر سکا ہے۔ ابھی تک اس کا مالک اس پر راضی نہیں ہوا ہے۔ اپنے مالک کو خوش نہیں کر سکا ہے۔ مالک کی ابھی تک اس پر نگاہ کرم نہیں ہوئی ہے۔

معنی: تن: جسم، بدن۔ کاگ: کوّے، زاغ۔ سُکا: سوکھا، سوکھ گیا۔

پنجر: ڈھانچہ۔ تھیا: ہوا۔ کھونڈیں: نوچیں۔ اَجے: ابھی۔ سُو: تک، وہ۔

بوہڑیو: پہنچا، قرب حاصل ہوا۔ بھاگ: نصیب، مقدر، برات

کاگا کرنگ ڈھونڈولیا سَگلا کھایو ماس

اِیہہ دو نَیناں مت چھوہیو پر ویکھن کی آس

ترجمہ: اے ہڈیوں کے ڈھانچے تلاش کرنے والے کوّے، اے گوشت تلاش کرنے والے کوّے، تم تمام گوشت نوچ لینا۔ سارا گوشت کھا لینا لیکن ان میری دونوں آنکھوں کو نہ چھیڑنا۔ انہیں ہرگز نہ چھونا۔ کیونکہ انہیں ابھی اپنے محبوب، اپنے مالک کے دیدار کی اُمید ہے۔ یہ اپنے رب کا دیدار دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہ مالک کا جلوہ دیکھنا چاہتی ہیں۔

معنی: کاگا: اے کوّے، اے زاغ۔ کرنگ: ہڈیوں کا ڈھانچہ۔
ڈھونڈولیا: اے تلاش کرنے والے۔ سَگلا: تمام، سب، پورا۔ کھایو: کھالینا۔
ماس: گوشت۔ نیناں: آنکھیں، چشام، دیدے۔ چھوہیو: چھونا، چھیڑنا۔
پِر: محبوب، مالک، رب تعالیٰ

کاگا سَبھ تَن کھائیو چُن چُن کھائیو ماس
دو نَین مَت کھائیو پِر دیکھن کی آس

ترجمہ: اے کوے تمام جسم تمام بدن کھالینا اس سے چن چن کر تمام گوشت نوچ لینا لیکن میری ان دونوں آنکھوں کو نہ چھیڑنا انہیں نہ چھونا کیونکہ انہیں ابھی اپنے رب کی اپنے مالک کے دیدار کی اُمید ہے۔ آس ہے انتظار ہے۔ یہ اپنے مالک کا دیدار کرنا چاہتی ہیں۔

معنی: کاگا: اے کوّے۔ سَبھ: تمام، کل، سب۔ کھائیو: کھالینا۔ ماس: گوشت
نَین: آنکھیں، چشم، عین، لوئن۔ پر: محبوب، پیارا، مالک۔ آس: اُمید، انتظار

کاگا نَین نکاس دُوں تُو پِی کے رُخ لے جا
پہلے درس دکھائے کے پاچھے لیجے کھا

ترجمہ: اے کوّے اے زاغ میں تمہیں اپنی دونوں آنکھیں نکال کر دے دیتا ہوں اور تو ان کو میرے محبوب میرے مالک کے پاس لے جا اور پہلے انہیں مالک کا دیدار کرا لینا مالک کا جلوہ دکھا لینا اور تم بعد میں انہیں کھا لینا۔

معنی: کاگا: اے کوّے۔ نیَن: آنکھیں۔ نکاس: نکال۔ پی: پیا، محبوب مالک۔
رُخ: طرف، جانب، چہرہ، منہ۔ درس: دیدار، جلوہ، درشن۔ پاچھے: پیچھے، بعد میں

کاگا چُونڈ نہ پنجرا بَسے تاں اُڈر جا
جِت پنجرے میرا شوہ بَسے ماش نہ تِدوں کھا

ترجمہ: اے کوّے میری ہڈیوں کا ڈھانچہ نہ نوچ اس سے گوشت نہ اُتار اگر تو ایسا کر سکتا ہے تو یہاں سے اُڑ جا۔ اسے نہ چھیڑ اور جس ڈھانچے میں میرا مالک موجود ہے جب تک اس میں اس کا بسیرا ہے۔ تب تک اس کا گوشت نہ کھاؤ۔ اُس وقت تک اسے نہ چھیڑو۔

معنی: کاگا: اے کوّے۔ چُونڈ: نوچ۔ پنجرا: ڈھانچہ۔ بَسے: بَستا ہے، موجود ہے۔
اُڈر جا: اُڑ جا۔ بسے: بس میں ہے۔ جِت: جیت، جس۔ شوہ: مالک، خاوند، رب تعالیٰ
ماش: گوشت۔ تِدوں: تب تک

فریدؒا گور نمانی سَڈ کرے نِگھر یا گھر آ وَ
سَر پَر مَیں تھے آوناں مرنوں نہ ڈریاوَ

ترجمہ: جناب باباجی فرماتے ہیں اے فریدؒ قبر بندے کو پکارتی ہے، بلاتی ہے صدائیں دیتی ہے اے بے گھر انسان اپنے گھر آؤ میں ہی تمہارا اصلی گھر ہوں مجھ میں آؤ۔ تم نے ہر حال میں میرے پاس آنا ہے۔ میرے میں ہی تیرا بسیرا ہوگا۔ موت سے نہ ڈرو موت سے نہ گھبراؤ۔ یہ واقع ہو کر ہی رہے گا۔

معنی: گور: قبر۔ نمانی: بیچاری، عاجز۔ سڈ: آواز، صدا، بلاوا۔ نگھریا: اے بے گھر۔
سر پر: ہر حال میں۔ میں تھے: مجھ میں۔ آوناں: آنا ہے۔
مرنوں: مرنے سے، موت سے۔ ڈریاوَ: گھبراؤ، ڈرو۔

اِنہیں لوئیں ویکھ دیاں کیتی چل گئی

فریدؒا لوکاں آپو اپنی میں اپنی پئی

ترجمہ: جناب بابا جی فرماتے ہیں۔ اُن آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ان آنکھوں کے سامنے کتنے لوگ کتنی خلق خدا اس دنیا فانی سے چلی گئی ہے۔ رُخصت ہوگئی ہے۔ اے فریدؒ سب کو اپنی اپنی پڑی ہے۔ سب کو اپنی فکر ہے لیکن مجھے تو بس اپنی فکر ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ میں کیا کروں۔

معنی: انہیں: ان سے۔ لوئیں: آنکھوں سے۔ ویکھدیاں: دیکھتے ہوئے۔
کیتی: کتنی۔ چل گئی: چلے گئے۔ لوکاں: لوگوں کو۔ آپواپنی: اپنی اپنی۔
پئی: پڑی، فکر

آپ سنواریں میں مِلاں مَیں مِلیاں سُکھ ہوئے

فریدؒا جے توں میرا ہوئے رہیں سبھ جگ تیرا ہوئے

ترجمہ: بابا جی سرکار ارشادِ ربانی بیان کرتے ہیں۔ اے بندے! اگر تو اپنے آپ کو درست کرے۔ میرے احکام پر چلے ان کی پابندی کرے۔ میرا ذکر کرے مجھے یاد کرے تو تمہیں میرا قرب حاصل ہو جائے میرا بندہ بن جائے۔ جب تجھے میرا قرب حاصل ہو جائے تو تجھے سکون نصیب ہو۔ امن ملے تمہیں سکھ ملے۔ اے فرید اگر تو میرا ہو جائے تو یہ تمام جہان تیرا ہو جائے۔ کیونکہ جو میرا ہو جاتا ہے میں اُس کا ہو جاتا ہوں اور تمام زمانہ اس کا ہو جاتا ہے۔

معنی: سنواریں: درست کرے۔ ملاں: ملوں۔ جے: اگر۔
ہورہیں: ہو جائے، بن جائے۔ سبھ: تمام، کل، سب۔ جگ: جہان، زمانہ، دنیا
ہوئے: ہو جائے۔

ہنساں وِیکھ تَرن دِیاں بَگاں آیا چا
ڈُب مُوئے بَگ بِپڑے سَر تِل اُپر پاء

ترجمہ: جناب لکھتے ہیں کہ ہنسوں کو تیرتے دیکھ کر بگلوں کے دل میں بھی شوق آیا کہ ہم بھی تیریں۔ حالانکہ وہ یہ قدرت نہیں رکھتے تھے۔ ان میں تیرنے کی خوبی نہیں تھی اور پھر ایسا ہی ہوا کہ بیچارے نکمے بگلے ڈوب مرے سر نیچے اور پاؤں اُوپر ہو گئے۔ بابا جی فرماتے ہیں کہ کسی دوسرے کو کوئی کام کرتا دیکھ کر اُس کی نقل نہیں کرنی چاہیے۔ جس کی تم قدرت نہیں رکھتے ہو ایسا کرنے سے نقصان ہو گا۔

معنی: ہنس: ایک آبی جانور جس کی خوراک صرف موتی ہیں وہ اور کچھ نہیں کھاتا۔
ترن: تیرنا۔ بگاں: بگلے۔ چاء: شوق۔ بگ: بگلے۔ بپڑے: بیچارے، نکمّے۔
تل: نیچے۔ اُپر: اُوپر۔ پا: پاؤں

میں جانیاں وَڈھ ہَنس ہے تاں میں کیا سنگ
جے جاناں بَگ بِپڑا جَنم نہ بِھیڑیں اَنگ

ترجمہ: میں نے سمجھا کہ ہنس بڑا ہے ہنس اچھا ہے تب میں نے اس کا ساتھ کیا اُس سے تعلق جوڑا دوستی کی۔ اگر مجھے پتہ ہوتا اگر میں جانتا کہ یہ نکما بگلا ہے تو میں اس سے کبھی زندگی بھر تعلق نہ جوڑتا۔ کبھی اس سے دوستی نہ کرتا۔ اس سے واسطہ نہ رکھتا۔ بابا جی زمانے اور بھلے برے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

معنی: جانیاں: سمجھا، سوچا۔ ہَنس: ایک آبی پرندہ۔ وَڈھ: بڑا، اچھا۔
تاں: تب۔ سنگ: ساتھ، دوستی۔ جے: اگر۔ بَگ: بگلا۔ بِپڑا: بیچارہ، نکما۔
جَنم: زندگی، پیدائش۔ بِھیڑیں: ملاتا، تعلق جوڑتا

کیا ہنس کیا بگلا جان کو نذر کرے
جے تِس بھاوے اُوہ فریدؒا کاگوں ہَنس کرے

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں کیا بگلا اور کیا ہنس اگر جان بھی قربان کردیں جان کی بازی بھی لگادیں تو بھی اگر اُس مالک کومنظور ہوجائے اُسے پسند کرلے تو وہ اے فریدؒ وہ کوّے سے ہنس بنادیتا ہے۔ یہ اُس مالک کی مرضی ہے کہ اسے کس کی کونسی ادا پسند آجائے اور اُس پرمہربان ہوجائے اور اُسے نواز دے۔

معنی: نذر: قربان، نچھاور۔ جے: اگر۔ تِس: اُس۔ بھاوے: چاہے، پسند آئے۔ ⑤ کاگوں: کوے سے۔

کَندھی اُتے رُکھڑا کِچرک بَھنّے دِھیر
فریدؒا کچے بھانڈے رکھئے کِچر توڑی نِیر

ترجمہ: انسان کی زندگی ایسے ہی ہے جیسے کسی ندی کے کنارے پر ایک درخت ہے اور موت ہرروز اس کے کنارے کاٹ رہی ہے۔ ہرگزرتا دن اُس کنارے کوگرارہا ہے۔ وہ درخت کب تک برداشت کرے گا جس کی جڑوں کو روزانہ موت خالی کررہی ہو۔ مٹی نکال رہی ہے۔ وہ کب تک کھڑارہے گا۔ اے فرید اگر مٹی کے کچے برتن میں پانی ڈال دیا جائے تو وہ کب تک اُسے روکے رکھے گا۔ آخر وہ کُھر جائے گا۔ اسی طرح یہ مٹی کا جسم روح کو جان کو کب تک اپنے اندر چھپا کر رکھ سکے گا۔ آخراس درخت نے گرنا ہے۔

معنی: کندھی: کنارہ، ساحل۔ رُکھڑا: درخت، شجر۔ کِچرک: کب تک۔ بھنّے: باندھے، روکے۔ دِھیر: حوصلہ، برداشت۔ بھانڈے: برتن، باسن رکھئے: رکھیں۔ نیر: پانی، جل۔ کچے: خام، بن پکے

فریدؒ محل مَسکن رہ گئے واسا آیا تَل

گُوراں سے نمانیاں بہسن روحاں مَل

ترجمہ: اے فرید یہ محل یہ مکان یہ قیام گاہیں سب یہاں ہی رہ جائیں گی کوئی چیز بھی ساتھ نہیں جائے گی اکیلے ہی جانا ہوگا اور قبر میں مٹی کے نیچے بسیرا ہوگا اور وہ بیچاری قبریں روحوں کو اپنے اندر سمیٹ کر بیٹھ جائیں گی۔ روحوں کو اپنے اندر بسالیں گی۔

معنی: محل: مکان، بنگلے۔ مسکن: گھر رہنے کی جگہ۔ واسا: بسیرا قیام۔
تل: نیچے۔ گوراں: قبریں۔ سے،سو: وہ۔ نمانیاں: بیچاری۔ بہسن: بیٹھیں گی
مَل: سمیٹ کر۔ روحاں: جانیں۔

فریدؒ موتے دابنّاں اینویں دِسّے جیویں دَریاوی ڈَھاہ

عمل جے کیتے ڈُنی وچہ سے درگاہ اَگواہ

ترجمہ: اے فریدؒ موت کا کنارہ اس کی حد اسی طرح ہی ہے جس طرح دریا کا کنارہ جس کو روزانہ دریا کا پانی بہا رہا ہے گرا رہا ہے اور اگر بندے نے جو نیک عمل دنیاوی زندگی میں کیے ہیں وہ آخرت میں بارگاہِ الٰہی میں اس کے شہادتی ہوں گے۔ اس کی گواہی دیں گے۔ اُس کی خلاصی کا ذریعہ بنیں گے۔ اُس کے ساتھی ہوں گے۔

معنی: موتے: موت، اجل آئی، قضا ② بناں: حد، کنارہ، ساحل۔
اینویں: ایسے، اس طرح۔ ڈھاہ: دریا کے بہاؤ کی گراوٹ۔ دِسّے: دکھائی دے، نظر آئے
دِی: کی۔ عمل: کام۔ جے: اگر۔ ڈُنی: دنیا، جہان، زمانہ، عالم۔ وِچہ: میں۔
سے: وہ، وہی۔ درگاہ: دربارِ الٰہی۔ اگواہ: گواہ، شہادتی

فریدؒ موتے دابنّاں اینویں جیوں دریاوی ڈھاہا

اَگے دوزخ تپیا سُنئے ہَول پَوے کھاہا

ترجمہ: اے فریدؒ موت کا کنارہ حد اسی طرح ہی ہے جس طرح دریا کے کنارے کو گراتا ہوا دریا کا بہاؤ۔ جو روزانہ اُسے گرا رہا ہے۔ اسی طرح موت زندگی کو ہر روز کم کر رہی، گرا رہی ہے۔ کنارہ زندگی کو ڈھائے جا رہی ہے اور آگے گرم جہنم سنتے ہیں اس کا خوف پڑتا ہے اس کا ہنگامہ شور ڈرا رہا ہے۔

معنی: موتے: موت، اجل، آئی، قضا۔ بنّاں: کنارہ، حد، ساحل۔
جیوں: جیسے، جس طرح۔ ڈھاہا: پانی کے بہاؤ کی گراوٹ۔ اَگے: آگے۔
تپا: گرم، جلتا ہوا۔ سنئے: سنا ہے، سنتے ہیں۔ ھول: خوف، ڈر، بھے، بھو۔
پوے: پڑتا ہے۔ کھاہا: ہنگامہ

اِکناں نُوں سبھ سُوجھی آئی اک پھِردے بے پرواہا

عمل جو کیتے دُنی وِچہ سے درگاہ اَگواہا

ترجمہ: اے فرید کچھ لوگوں نے جان لیا تھا اُس کی سمجھ میں بات آ گئی تھی کہ محشر میں اعمال کی پرسش ہو گی وہ اس بات سے آگاہ تھے لیکن کچھ بے پرواہ غافل غفلت میں ہی پھر رہے تھے۔ انہیں آخرت کی پرواہ نہ تھی کہ جو عمل دنیاوی زندگی میں کیے جائیں گے وہی بارگاہِ الٰہی میں ہمارے کام آئیں گے۔ وہی ہمارے گواہ ہوں گے، وہی ہماری نجات کا ذریعہ ہوں گے۔

معنی: اکناں: کچھ نے۔ سبھ: تمام، کل، سب۔ سوجھی: سمجھ آ گئی۔
بے پرواہا: بے فکر، غافل۔ دُنی: دنیا، جہان۔ درگاہ: بارگاہ۔ اگواہا: گواہ، شہادتی

فریدؒا دریا کنّے بگلا بیٹھا کیل کرے

کیل کریندے ہنگ کوں اَچنتے باز پئے

ترجمہ: اے فرید دریا کے کنارے بیٹھا بگلا بڑے کلول ناز نخرے کر رہا تھا اور کلول کرتے ہوئے بگلے کو اچانک بے خبری میں باز نے آ پکڑا۔ بابا جی کا کہنا ہے کسی وقت بھی فخر مان غرور نہیں کرنا چاہیے۔ اُس مالک کو عاجزی انکساری قبول ہے۔

معنی: کنٹھے: کنارے۔ کیل: کلول، نخرے، فخر۔ کریندے: کرتے۔
ہَنجھ: ہنس، ایک آبی پرندہ۔ کُوں: کو۔ اچنتے: اچانک، یک لخت۔ پیئے: پڑے

باز پئے تس رب دے کیلاں وِسریاں
جومَن چِت نہ چیتے سَن سُو گالیں رَب کِیاں

ترجمہ: اُسے خدا کے بھیجے ہوئے بازوں نے آ پکڑا۔ انہوں نے دبوچ لیا اور اُسے تمام ناز نخرے فخر گمان بھول گیا۔ اُس کے ساتھ وہ اچانک ہو گیا جو اس کے فہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ جو مجھے میرے دل میں نہیں تھیں جو مجھے یاد نہیں تھیں وہی احکام رب العزت کے ہیں۔ جن کو ہم بھولے بیٹھے ہیں۔ ہم غافل ہیں۔

معنی: پئے: پڑے۔ تس: اُسے، اُس کو۔ کیلاں: ناز نخرے، فخر۔ وِسریاں: بھول گئیں
من: دل، چِت، جی۔ چیتے: یاد۔ سَن: تھیں۔ سُو: وہ وہی۔ گالیں: باتیں، احکام۔
رب کیاں: خداوند تعالیٰ کی

ساڈھے ترے مَن دِیہڑی چلے پانی اَن
آیو بَندہ دُنی وِچہ وت آ سونی بنھ

ترجمہ: ساڑھے تین من وزن کا انسانی جسم جو پانی اور رزق یعنی اناج سے چل رہا ہے زندہ ہے اور انسان اس دنیا میں دوبارہ آنے کی اُمید لے کر آیا ہے اور یہی اس کی بڑی بھول ہے۔ ایک دفعہ یہاں سے جانے والا کبھی واپس نہیں آتا ہے۔ اس دنیا میں آنا ایک ہی بار ہے۔

معنی: ترے: تین۔ مَن: تول کا پیمانہ، 40 لٹر وزن۔ دیہڑی: جسم، بدن۔ چلے: چلتی ہے
اَن: رزق، خوراک، اناج۔ آیو: آیا۔ دُنی: جہان، دنیا، زمانہ۔ آسونی: اُمید، آس۔
وَت: پھر، دوبارہ۔ بنھ: باندھ کر

ملک الموت جاں آوسی سبھ دروزے بھن

تِنہاں پیاریاں بھائیاں اَگے دِتا بنھ

ترجمہ: جان قبض کرنے والا فرشتہ حضرت عزرائیلؑ ملک الموت آئے گا تو وہ تمام دروازے توڑ کر آئے گا اُسے کوئی رکاوٹ روک نہیں سکتی ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور میرے اپنے ہی بھائیوں پیاروں نے اس کے سامنے باندھ دیا۔ اُس نے ان کے سامنے ہی جان قبض کر لی اُسے کوئی روک نہ سکا۔ وہ میرے اپنے میرے کسی کام نہ آ سکے۔ اُن کے سامنے ہی میری جان لے لی گئی۔

معنی: ملک الموت: فرشتہ اجل۔ جاں: جب۔ آوسی: آئے گا۔ سبھ: تمام، کل۔
بھن: توڑ کر۔ تِنہاں: اُنہوں نے۔ اَگے: آگے۔ دِتا: دیا۔ بنھ: باندھ۔

دِیکھو بندہ چلیا چونہہ جنیاں دے کنّھ

فریدؒ اعمل جو کیتے دُنی وِچہ وَرگاہے آئے کم

ترجمہ: دیکھئے بندہ اس دنیا سے چار آدمیوں کے کندھے پر سوار ہو کر جا رہا ہے۔ اس دنیا فانی سے سفر آخرت پر روانہ ہو رہا ہے۔ اے فریدؒ اعمال اس نے اس دنیاوی زندگی میں اس دنیا میں جو کیے تھے آگے بارگاہِ الٰہی میں وہی اس کے کام آئیں گے۔ انہیں پر اس کا فیصلہ ہو گا کہ یہ جنت میں جائے گا یا خدانخواستہ جہنم میں جائے گا۔

معنی: چونہہ: چار۔ جنیاں: بندوں، انسانوں۔ کنھ: کندھا، شانہ۔ کیتے: کیے۔
دُنی: دنیا، زمانہ، جہان۔ درگاہ: درگاہ۔ کم: کام، کاج

فریدؔا ہُوں بلہاری تنہاں پنکھیاں جنگل جنہاں وَاس

کنکر چُگن تھل وَسن رَب نہ چھوڈن پاس

ترجمہ: اے فرید میں پرندوں پہ قربان جاؤں جو جنگل میں رہتے ہیں۔ وہیں ان کا بسیرا ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے پتھر کھاتے ہیں۔ ریگستان میں بستے ہیں لیکن پھر بھی اپنے مالک کا اپنے رب کا قرب نہیں چھوڑتے اُس کا ذکر کرتے ہیں۔ اُس کا ورد کرتے ہیں۔ اُسی رازق پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جو انہیں رزق دے رہا ہے انہیں پالنے والا ہے۔

معنی: ہوں: میں، خود۔ بلہاری: قربان، نثار۔ تنہاں: اُن، وہ۔ پنکھیاں: پرندوں۔
جنہاں: جن، جو۔ واس: رہنا سہنا، بسیرا۔ چُگن: چگنے، چنتے، کھانے۔
تھل: ریگستان، ویرانہ۔ وَسن: بستے، رہتے۔ چھوڈن: چھوڑیں، چھوڑتے۔
پاس: قرب، ساتھ

فریدؔا رُت پھری وَن کنبیا پَت جھڑیں جھڑ پا

چارے کُنڈاں ڈھونڈھیاں رہن کتھاؤں ناں

ترجمہ: اے فرید وقت بدلا زمانہ بدلا جوانی گئی بڑھاپا آ گیا۔ جسم کانپنے لگا رعشہ طاری ہو گیا پاؤں لڑکھڑانے لگے۔ اُٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا دشوار ہو گیا۔ چاروں جانب تلاش کیا لیکن کہیں بھی رہنے کی جگہ نہ ملی ہے۔ موت ہر جانب ہر جگہ موجود ہے۔

معنی: رُت: موسم۔ پھری: بدلی تبدیل ہوئی۔ وَن: ایک درخت، جسم۔
کنبیا: لرزہ، کانپا، تھرتھرایا۔ پت: پتے۔ جھڑیں: گریں۔ کنڈاں: سمتیں، اطراف۔
ڈھونڈھیا: تلاش کیا۔ رہن: رہنا، سکون۔ کتھاؤں، کہیں، کسی مگر۔ نا: نہیں، نہ

فریدؔا پاڑ پٹولا دَھج کَری کمبلڑی پِھریو

جِنہیں وَیسیں شوہ ملے سے ای ویس کریو

ترجمہ: اے فرید ریشمی نفیس لباس پھاڑ کر پرزہ پرزہ کر کے ایک چھوٹا سا کمبل اوڑھ کر پھرتی ہے۔ اچھا لباس پھاڑ دیا ہے جو لباس مالک کو پسند ہے جو لباس اُسے اچھا لگتا ہے جس حال میں وہ خوش ہے جس میں اس کا قرب نصیب ہوتا ہے وہی لباس پہننا۔ جو شوہر کو پسند ہے، جو حال وہ چاہتا ہے وہ بہتر ہے۔

معنی: پاڑ: پھاڑ۔ پٹولا: لباس۔ دَھج: پرزہ پرزہ۔ کمبلڑی: چھوٹا کمبل۔
پھریو: پھرنا، گھومنا۔ جنہیں: جن میں۔ ویس: حلیہ، لباس۔ شوہ: مالک، خاوند، رب تعالیٰ
سے: وہ، وہی۔ ای: ہے۔ کریو، کرنا۔

کائے پٹولا پاڑتی کمبلڑی پھرے

گھر ہی بیٹھیاں شوہ ملے جے نیت راس کرے

ترجمہ: لباس کس لیے پھاڑتی ہے کیوں کمبل اوڑھ کر پھرتی ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تو اپنی نیت مَن صاف کر لے مَیں نکال دے فخر چھوڑ دے تو تمہارا مالک تجھے گھر بیٹھے ہی مل جائے گا کہیں تلاش کرنے اور لباس پھاڑنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

معنی: کائے: کیوں۔ پٹولا: لباس۔ پاڑتی: پھاڑتی۔ کمبلڑی: چھوٹا کمبل۔
پھرے: گھومتی۔ شوہ: مالک، رب تعالیٰ۔ جے: اگر۔ راس: درست، ٹھیک

فریدؒ اگر ب جنہاں وَڈیائیاں دھن جوبن اس گاہ

خالی چلے دُھنی سیوں ٹبّے جیوں مینہہ آ

ترجمہ: اے فریدؒ جنہوں نے اپنی خوبیوں اپنے حسن جوانی اپنے مال و دولت پر فخر کیا غرور کیا وہ اپنے مال دار مالک سے خالی رہ گئے۔ اس سے کچھ حاصل نہ کر سکے۔ اس کی کوئی عطا حاصل نہ کر سکے۔ وہ اسی طرح رہے جس طرح ایک ٹیلا جب بارش برستی ہے تو وہ اس بارش سے فائدہ نہیں لے سکتا اور اس بارش کا پانی فوراً نیچے آ جاتا ہے۔ وہ پیاسا ہی

رہ جاتا ہے۔اسی طرح یہ لوگ بھی خداوند تعالیٰ کے بھرے خزانوں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے اور خالی رہ جاتے ہیں۔

معنی: گرب: مان، فخر، غرور۔ وِڈیائیاں: خوبیاں، گُن۔ دَھن: مال، دولت۔
جوبن: جوانی، حسن۔ آگاہ: بے حساب، بے شمار۔ دَھنی: دولت مند، مال دار۔
سِیوں: سے۔ ٹِبّے: ٹیلے، ٹیکریاں۔ جیوں: جیسے، جس طرح۔ مینہہ آن: بارش، برسات

فریدؒا گُر بِن نہ وَڈیائیاں دَھن جوبن اسگاہ
خالی چلے دَھنی سِیوں ٹِبّے جیوں مینہ آ

ترجمہ: اے فرید کسی کامل مرشد رہبر کے بنا حسن جوانی مال و دولت تمام خوبیاں ان کی یہاں کوئی وقعت نہیں ہے۔مرشد کامل کی نگاہِ کرم کے بغیر ایسے ہی ہیں۔جیسے کسی ٹیلے پر بارش کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔اُس سے فوراً بارش کا پانی نیچے آجاتا ہے اور وہ لاحاصل رہ جاتا ہے اور وہ خشک ہی رہ جاتا ہے۔

معنی: گُر: گرو، مرشد، رہبر راہنما۔ بِن: بغیر، بنا۔ وڈیائیاں: خوبیاں، گن، ہنر۔
دَھن: مال، دولت۔ جوبن: جوانی، حسن۔ اِسگاہ: یہاں، اس جگہ۔
دُنی: دنیا، زمانہ، جہان۔ سیوں: سے۔ ٹبے: ٹیلے۔ مینہہ آ: برسات برسے

فریدؒا تنہاں مُکھ ڈراونے جنہاں وِساریوں ناؤں
اِتھے دُکھ گھنیرے آ اَگے ٹھُور نہ ٹھاؤں

ترجمہ: اے فرید جن لوگوں نے اپنے رب کے احکام کو بھلا دیا اُس کا ذکر چھوڑ دیا ان کے چہرے ڈراونے خوفناک ہیں اور ان کے لیے اس دنیا میں بھی پریشانیاں ہیں اور آخرت میں بھی اُن کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔انہوں نے اپنے دونوں جہان برباد کر لیے۔دنیا اور آخرت بھی۔

معنی: تنہاں: اُن، انہوں نے۔ مُکھ: صورتیں، شکلیں، مُنہ۔ ڈراونے: خوفناک۔
جِنہاں: جنہوں نے۔ وِساریا: بھلا دیا۔ ناؤں: نام، ذِکر۔ ایتھے: یہاں، اس جگہ۔
گھنیرے: بہت زیادہ، بے شمار۔ اگے: آگے، آخرت۔ ٹھور: پناہ گاہ، ٹھکانہ
ٹھاؤں: مقام، ٹھکانہ

فریداؔ پچھلی رات نہ جاگیوں جیونڈ رو مُویوں

جے تیں رَب وَساریا تیں رَب نہ وِسریوں

ترجمہ: اے فرید اگر تو رات کے پچھلے یعنی آخری پہر نہیں جاگا اُٹھا مالک کی بندگی اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس سے اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگی تو جان لے کہ تو زندہ نہیں مردہ ہے اور اگر تو نے اپنے مالک کو بھلا دیا ہے لیکن تیرے رب نے تجھے نہیں بھلایا ہے۔ اُسے تو یاد ہے۔

معنی: جاگیوں: جاگا، اُٹھا۔ جیونڈ رو: زندہ ہی۔ مُویوں: مر گیا ہے۔ جے: اگر
تیں: تم، تم نے۔ وساریا: بھلا دیا۔ وِسریوں: بُھولا

فریداؔ کنت رَنگاولا وَڈھا بے مُحتاج

اللہ سیتی رَتیا اِیہہ سَچا وا سَاج

ترجمہ: اے فرید اتیرا مالک تیرا رب بڑی شان والا بے نیاز ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے لیکن اور دونوں جہاں اُس کے محتاج ہیں۔ وہ بڑا بے پرواہ ہے۔ مالکِ کل ہے۔ یہ اُسی رب کے کرم سے اُس کی رحمت سے اس کائنات میں اُسی کے نام کا ہی چرچا ہے۔ ہر کوئی اُسی کو ہی مدد کے لیے پکارتا ہے۔ اُسی کے کرم سے یہ دنیا آباد ہے۔

معنی: کنت: خاوند، مالک، ربِ تعالیٰ۔ رنگاولا: رنگیں، خوبصورت۔
وَڈھا: بڑی شان والا، عظیم۔ بے محتاج: بے نیاز، کسی کا محتاج نہیں۔

فریداؒ دُکھ سُکھ اِک کر دِل تھیں لاہ وِکار

اللہ بھاوے سُو بَھلا تاں لَبھَی دَربار

ترجمہ: اے فرید تمام دکھ سکھ بھول کر اپنے دل سے تمام میل اُتار دے۔ حسد بغض دل سے نکال دے۔ غرور تکبر چھوڑ دے اور تمام گناہوں سے توبہ کر لے۔ جسے اللہ چاہے جو رب کو پسند ہو وہی اچھا ہے اُسی کو ہی اُس کا قرب حاصل ہوتا ہے وہی بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتا ہے۔

معنی: تھیں: سے۔ لاہ: اُتار۔ وِکار: گناہ، پاپ، عیب۔ بھاوے: چاہے، پسند کرے
سُو: وہ، وہی۔ بھلا: اچھا، بہتر۔ لبھی: ملے، حاصل ہو۔ دربار: آستانہ، بارگاہ

فریداؒ دُنی وَجائی وجدی توں بھی وَجیں نال

سُو اِی جیو نہ وَجدا جِس اللہ کردا سار

ترجمہ: اے فرید یہ دنیا آپس میں لڑتی جھگڑتی ہے اور تو بھی دنیا سے لڑتا جھگڑتا ہے لوگوں سے اُلجھتا ہے۔ وہ ہی دل کسی سے نہیں لڑتا جھگڑتا جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے جس دل کو اپنے رب کی خبر ہو جائے۔ جس پر اس کا رب مہربان ہو جائے جسے وہ ہدایت دے دے۔

معنی: دُنی: دنیا، زمانہ، کائنات۔ وَجائی وَجدی: لڑتی جھگڑتی۔ وَجیں: جھگڑتا ہے
نال: ساتھ۔ سُو: وہ، وہی۔ ای: ہے۔ جیو: دل۔ سار: خبر، پتہ، سُوبُہ

فریداؒ دل رَتا اِس دُنی سِیوں دُنی نہ کِتے کَم

مِسَل فقیراں گاکھڑی سُو پائیے پُور کرم

ترجمہ: اے فرید یہ دل اس دنیا سے بڑا دکھی ہے۔ بڑا پریشان ہے یہ دنیا کسی کام کی

نہیں ہے۔ یہ دنیا فقیروں کی منزل جیسی مشکل ہے اس میں بڑے دکھ ہیں۔ اس سے وہ ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے جس کے نصیب اچھے ہوں۔ بنا مقدر کے کچھ نہیں ملتا ہے۔ اُس مالک کی رحمت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

معنی: رَتا: سرخ، دُکھی، خون جیسا۔ دُنی: دنیا، جہان، عالم۔ سیوں: سے۔
کتے: کسی، کہاں۔ گاکھڑی: مشکل۔ سُو: وہ، وہی۔ پایئے: پائیں۔ پُور کرم: اچھے نصیب

پہلے پہرے پھُلڑا پھُل بھی پچھلی رات

جو جاگیں لَہن سے سائیں کنوں دات

ترجمہ: رات کے پہلے پہر کی عبادت اسی طرح ہی ہے جیسے پھول اور پچھلی رات کی پھل کی طرح پچھلی رات کا وقت عطاؤں کا وقت ہوتا ہے اور قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ جو پچھلی رات میں جو بھی خدا سے مانگا جائے وہ عطا کرنے والا ہے۔ جو اس مالک سے کچھ پانے کے لیے حاصل کرنے کے لیے جاگتے ہیں۔ مالک انہیں عطا کرتا ہے۔ وہ اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔ ان پر اپنی بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے۔

معنی: پہر: تین گھنٹے کا وقت۔ پھلڑا: پھول۔ جاگیں: جاگتے۔
لہن سے: حاصل کرنے کے لیے۔ سائیں: مالک، رب تعالیٰ۔ کنوں: سے۔ دات: عطا، بخشش

راتیں صاحبِ سندیاں کیا چلیں تِس نال

اِک جاگیندے نہ لہن اِکناں سُتیاں دے اُٹھال

ترجمہ: تمام عطائیں تمام بخششیں اُس رب جلیل کی طرف سے ہوتی ہیں اُس کے سامنے کسی کا زور نہیں چل سکتا ہے۔ وہ جو چاہے کرتا ہے۔ وہ اگر نہ چاہے تو جاگنے والے بھی لاحاصل رہ جائیں۔ کچھ حاصل نہ کر سکیں اور کچھ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن سوئے ہوؤں کو جگا کر خود اُٹھا کر عطا کر دے انہیں نواز دے یہ اُسی کی مرضی ہے۔ رضا ہے۔

معنی: داتیں: عطائیں۔ سندیاں: کی۔ تِس: اُس، اُس سے۔ نال: ساتھ۔
جاگیندے: جاگتے ہوئے۔ لہن: حاصل کریں۔ اکناں: کچھ کو۔ ستیاں: خوخواب۔
اُٹھال: اُٹھاکر

ڈُھونڈیے سہاگ کُوں تُو تَن کوئی کور

جِہاں ناؤں سُہاگنیں تنہاں جھاک نہ ہور

ترجمہ: اے اپنے مالک اپنے سہاگ کو تلاش کرنے والی تجھ میں کوئی کمی کوئی کج کوئی کھوٹ ہے۔ تجھ میں کوئی عیب ہے۔ کیونکہ جو سہاگنیں ہوتی ہیں جب ان کو ایک سہاگ مل جاتا ہے جب وہ کسی مالک کی ہو جاتی ہیں تو وہ کسی غیر کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی ہیں۔ یعنی جن کو ان کا مالک مل جاتا ہے وہ پھر کسی غیر اللہ کی طرف نہیں دیکھتے۔ وہ صرف اُپنے مالک کو ہی پکارتے ہیں اسی کو یاد کرتے ہیں۔

معنی: ڈھونڈھیدیئے: اے تلاش کرنے والی۔ سہاگ: خاوند، مالک، رب تعالیٰ
کوں: کو۔ تن: جسم، بدن۔ کور: کمی، عیب، کھوٹ۔ جہاں: جن، جن کا۔ ناؤں: نام۔
سہاگن: دُلہن، شادی شدہ۔ تنہاں: اُنہیں، ان کو۔ جھاک: جھانکنا، دیکھنا۔ ہور: اور، دوسرا

صبر منجھ کمان اے صبر کا نیٹھوں

صبر سندا بان خالق خطا نہ کروں

ترجمہ: صبر برداشت درگزر میرا ہتھیار ہے میرا تیر ہے اور صبر ہی میرا چِلّہ ہے۔ اے میرے مالک یہ صبر کا ہتھیار استعمال کرنے میں کبھی خطا نہ کروں۔ میں کبھی صبر کا دامن چھوڑ نہ دوں مجھے صبر دینا اسی پر قائم رکھنا۔

معنی: مُنجھ: میں، خود۔ کمان: تیر۔ اے: ہے۔ نیتھوں: چلہ، تیر رکھنے کا جھولا۔
سندا: کا۔ بان: تیر۔ خالق: مالک، پیدا کرنے والا، اللہ۔ خطا: قصور، کوتاہی، غلطی

صَبر اَندر صابری اِیویں تَن جالین
ہون نزدیک خداوے بِھیت نہ کسے دین

ترجمہ: صابراپنے صبر میں اپنے آپ کواپنے جسم کواپنے تکبر غرور کوجلا دیتے ہیں۔ختم کر دیتے ہیں۔اپنی تمام نفسانی خواہشات کوختم کر دیتے ہیں۔وہ اپنے خدا کے بڑے قریب ہوتے ہیں لیکن زمانے والوں پرلوگوں پر کبھی ظاہر نہیں ہونے دیتے۔کسی کے سامنے اپنا راز ظاہر نہیں کرتے۔ہمیشہ عاجزی انکساری سے رہتے ہیں۔

معنی: ایہہ: یہ،یہی۔صابری: صابر،صبر کرنے والا۔ایویں:اس طرح،ایسے۔
تن:جسم،بدن۔جالین:جلائیں۔ہون:ہوں۔دے:کے۔بھیت:بھید،راز،مخفی۔
دین: دیتے

صبر ایہہ سواوَ جے توں بندہ دِڑ کریں
وَدھ تھیویں دریاوں ٹُٹ نہ تھیویں واہڑہ

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں صبر ایک ایسا راستہ ہے اے بندے اگر تو اس پر چلے اس پر یقین کرے اس پر بھروسہ رکھے اس پر پکا ایمان رکھے تو تُو دریا سے بھی بڑا ہو جائے گا۔ صبر چھوڑ کر یعنی دریا سے ٹوٹ کر چھوٹا ندی نالہ نہ بننا یعنی صبر کا دامن نہ چھوڑنا۔کیونکہ رب تعالٰی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

معنی: ایہہ: یہ،یہی۔سواوَ:راستہ،راہ،ڈگر،طریقہ۔جے: اگر۔
دِڑ:یقین،بھروسہ،اعتبار،تسلی۔وَدھ: زیادہ،بڑا۔تھیویں:ہو جائے،ہو۔
ٹُٹ: ٹوٹ۔ واہڑہ:چھوٹا ندی نالہ

فریدؔا در دَرویش گا کھڑی چوپڑی پریت
اِیکن کِتے چالیے درویشاں دی رِیت

ترجمہ: ایک فریدؒ فقیری میں داخل ہونا فقیری اختیار کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ اس کا راستہ بڑا کٹھن ہے لیکن یہ دوستی بڑی مزیدار ہے جس نے ایک دفعہ اس کا مزہ چکھ لیا فقیری اختیار کر لی فقیروں کی رسم اپنا لی پھر کبھی اسے چھوڑ نہیں سکتا ہے۔ جو ایک بار اس میں داخل ہو گیا پھر کبھی اس سے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔

معنی: درویشی: فقیری۔ گاکھڑی: مشکل، تکلیف دہ۔ چوپڑی: گھی لگی، مزیدار، لذیذ پریت: دوستی، یاری۔ اِیکن: ایک بار، ایک دفعہ۔ کنّے: کسی نے۔ چا لیے: اختیار کر لی۔ ریت: رسم رواج

تن تپے تنور جیوں بالن ہڈ بلن

پَیریں تھکاں سِریں جُلاں جے مُوں پِری مِلن

ترجمہ: جسم تنور کی طرح جلے ہڈیاں ایندھن بن کر جلیں پاؤں تھک جائیں تو میں سر کے بل چلوں اگر مجھے میرے پیارے محبوب کا میرے مالک کا دیدار نصیب ہو۔ مجھے میرے مالک کا قرب نصیب ہو جائے۔ مجھے اپنے بدن کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔ بس مجھے اپنے مالک کا دیدار چاہیے۔ اس کا جلوہ نصیب ہو جائے۔

معنی: تن: جسم، بدن۔ تپے: جلے، گرم ہو۔ بالن: ایندھن۔ ہڈ: ہڈیاں۔ بلن: جلیں۔ پیریں: پاؤں، قدم۔ تھکاں: تھک جائیں۔ سریں: سر کے بل۔ جُلاں: جاؤں، چلوں۔ جے: اگر۔ مُوں: مجھے۔ پری: محبوب، پیارا، مالک۔ ملن: ملیں، ملاقات کریں

تن نہ تپا تنور جیوں بالن ہڈ نہ بال

سر پیریں کیا پھیڑیا اندر پری نہال

ترجمہ: اپنے جسم کو تنور کی طرح کیوں جلاتا ہے۔ ہڈیوں کو ایندھن کی جگہ کیوں جلاتا ہے۔ سر اور پاؤں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کیا قصور کیا ہے۔ تیرا محبوب تیرا مالک تو تیرے

اندر ہی خوش ہے۔ تیرا محبوب تو تمہارے اندر ہی موجود ہے۔ اپنے آپ میں ذرا نگاہ ڈال کر دیکھو۔ اپنے باطن میں ذرا جھانکو۔ تمہیں مل جائے گا۔

معنی: تن: جسم، بدن۔ تپا: گرم کر۔ جیوں: جیسے، جس طرح۔ بالن: ایندھن۔ ہڈ: ہڈیاں، ہاڑ۔ بال: جلا۔ پیریں: پاؤں، قدم۔ پھیڑیا: بگاڑا، قصور کیا۔ پری: محبوب، پیارا، مالک۔ نہال: خوش، راضی

ہوں ڈھونڈھیندی سجناں سجن مینڈے نال

فریداؒ اَلکھ نہ لکھئے گور مکھ دے وکھال

ترجمہ: میں اپنے مالک کو تلاش کر رہی ہوں اور میرا مالک میرے ساتھ ہے میرے پاس ہے۔ میرے من میں بستا ہے۔ اے فرید ایسا نہ کرنے والا کام نہ کیجئے اپنے اعمال نامے میں برائی نہ لکھایئے۔ ایسا گناہ نہ کریں جو قبر میں تمہارے سامنے آجائے اور تمہیں شرمندہ ہونا پڑے۔ جواب دہ ہونا پڑے۔

معنی: ہوں: میں۔ ڈھونڈھیندی: تلاش کرتی۔ سجناں: پیاروں کو، مالک کو۔ مَینڈے: میرے۔ نال: ساتھ، ہمراہ۔ اَلکھ: نہ لکھنے والا۔ لکھئے: لکھیں۔ گور: قبر وِکھال: دکھا

سرور پنکھی ہیکڑو پھاہیوال پچاس

اِیہہ تَن لہریں گڈ تھیا سچے تیری آس

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں اس دنیا میں ایک پرندے کی طرح اکیلا ہوں جو بھرے ہوئے تالاب میں ہے اور اس کو پکڑنے والے پھاہی لگانے والے شکاری پچاس ہیں۔ جو اُسے پکڑنا چاہتے ہیں اسے اپنے جال میں پھانسنا چاہتے ہیں۔ اے میرے سچے مالک میں دنیا کے گرداب میں گھر چکا ہوں تیری مدد کے بنا میں ان میں سرخرو نہیں ہو سکتا ہوں۔

تو ہی مجھے بچانے والا ہے۔ ان سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ میں تیری ہی مدد اور پناہ چاہتا ہوں۔ ان دنیاوی خواہشات سے مجھے محفوظ رکھ۔

معنی: سر: تالاب، جھیل، جوہڑ۔ ور: بھرا ہو، لبریز۔ پنکھی: پرندہ، جانور۔ ہیکڑو: ایک، اکیلا۔ پھاہیوال: شکاری، صیاد۔ تن: جسم، بدن۔ لہریں: موجیں۔ گڈتھیا: پھنس گیا، گھر گیا ہے۔ سچے: رب تعالیٰ، مالک۔ آس: اُمید، سہارہ

کون سُو اکھر کون سُو گُن کون سُو منیاں منت

کون سُو ویسو ہوں کری جت وس آوے کنت

ترجمہ: کس حرف کا ورد کروں وہ کون سی خوبی ہے کون سا ہنر ہے کون سی خوبی ہے وہ کون سی منت ہے جو مانوں اور کون سا حلیہ بناؤں کون سا لباس پہنوں کہ میرا مالک میرے بس میں آجائے۔ مجھ پر راضی ہو جائے۔ میں اسے مائل کرلوں۔ میں اُسے پسند آجاؤں۔ وہ میرا ہو جائے۔

معنی: سُو: سا، کیسا۔ اکھر، حرف، لفظ۔ گُن: خوبی، ہنر۔ منیا: مانا منت: نیاز مانوں، اسم، ذکر۔ ویسو: لباس، حلیہ۔ ہوں: میں، خود۔ کری: کروں، بناؤں جت: جس۔ وس: قابو، بس۔ کنت: شوہر، مالک، رب تعالیٰ۔

نوں سُن اکھر کھوں گن جیبھا منیا منت

ایہہ ترے بھینے ویس کرتاں وس آوے کنت

ترجمہ: عاجزی انکساری کا ورد صرف کیونکہ وہ مالک عاجزی کو ہی پسند کرتا ہے اور اپنے آپ کو خاک جیسا کرلے اپنے میں یہ خوبی پیدا کر اور زبان سے، اس کا ذکر کر اسے یاد کر اُسے ہر وقت پکار۔ اے بھین یہی تینوں باتیں اپنا لو تو تمہارا مالک تمہارا رب تم پر راضی ہو جائے گا۔ تمہیں اس کا قرب نصیب ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ کسی بات کو نہیں مانتا

ہے۔ان باتوں پر راضی ہوتا ہے۔ اُسے عاجزی پسند ہے۔

معنی: نوں: عاجزی، انکساری، نیچا۔ اَکھر: حرف لفظ۔ کھون: خاک جیسا۔ گُن: خوبی، ہنر۔ جیبھا: زبان۔ منیا: مانا۔ منت: نذر، نیاز، ذکر۔ ایہہ: یہ، یہی۔ ترے: تینوں، تین۔ بھینے: اے بہن۔ ویس: لباس، حلیہ۔ وَس: بس، قابو۔ کُنت: شوہر، خاوند، مالک، رب تعالیٰ۔

مت ہوندی ہوئے اَیاناں تان ہوندے ہوئے نتاناں

اَن ہوندے آپ وَنڈائے کوئی ایسا بھگت سدائے

ترجمہ: جناب باباجی فرماتے ہیں کہ عقل ودانش ہوتے ہوئے انجان بن جائے جیسے وہ کچھ جانتا ہی نہیں ہے اور طاقت یعنی بے اختیار ہوتے ہوئے بھی اختیار ہو، عاجز ہو اور رزق مال و دولت ہو وہ آپ خودغرض مندوں میں بانٹے حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرے یعنی سخی ہو۔ کوئی ایسا بندہ ہی فقیر کہلانے کے قابل ہوتا ہے۔ وہی اصل فقیر ہوتا ہے جس میں خوبیاں ہوں۔

معنی: مت: عقل، دانش۔ ہوندی: ہوتے ہوئے۔
اَیاناں: انجان، نہ جاننے والا، بال، نادان ۞ تان: طاقت، اختیار۔
اَن: اناج، رزق، مال ودولت۔ وَنڈائے: بانٹے، تقسیم کرے۔ بھگت: فقیر۔
سدائے: کہلائے

اک پھکا نہ گالائیں سبھناں میں سچا دھنی

ہیاؤ نہ کہیں ڈھائیں مانک سبھ اُمولویں

ترجمہ: جناب باباجی فرماتے ہیں کہ اے بندے کسی سے روکھی بات یعنی بداخلاقی نہ کرنا کیونکہ ہر ایک میں وہ سچا رب تعالیٰ بستا ہے۔ ہر دل میں اُس کا بسیرا ہے۔ وہ ہر ایک

میں ہے اور کسی کا دل نہ توڑنا یعنی کسی کا دل نہ دُکھانا یہ بڑے انمول موتی ہیں۔ جس کا کوئی مول نہیں ہے۔ کسی کا دل دکھانا اچھی بات نہیں ہے۔

معنی: اک: ایک، اکیلا۔ پھکا: روکھا، بے اخلاق۔ گالائیں: بات کرنا، بولنا۔
سَبھنا: سب میں، تمام میں۔ سچا دَھنی: مالک حقیقی۔ ہیاؤ: دل، من، چت۔
کہیں: کسی کا۔ ڈھائیں: توڑنا، دُکھانا، رنج کرنا۔ مانک: موتی، گوہر، دُر۔
سَبھ: تمام، کل، سب۔ امولویں: انمول، جن کی قیمت کوئی نہ دے سکے

سَبھنا مَن مانک ٹھائیں مُول مچا نگوا

جے توں پریا دی سِک ہیاؤں نہ ڈھائیں کہیں دا

ترجمہ: جناب فرماتے ہیں سب کا دل ایک موتی ہے۔ ایک ہیرا ہے اسے رنج کرنا دُکھانا اچھی بات نہیں ہے۔ کسی کا دل توڑنے سے وہ مالک ناراض ہوتا ہے۔ اگر تجھے اپنے مالک، اپنے رب سے ملنے کی تڑپ ہے خواہش ہے تو کسی کا دل نہ دُکھانا۔ کیونکہ وہ مالک دلوں میں رہتا ہے۔ ہر ایک کے دل میں اُس کا بسیرا ہے۔

معنی: سبھنا: تمام، کل۔ من: دل، جی، چت۔ مانک: موتی، گہر، دُر، وتھ۔
ٹھاہیں: توڑنا، رنج کرنا، گرانا۔ مُول: ہرگز، بالکل، قیمت۔ مچانگواں: اچھانہیں۔
پریا: محبوب، پیارا، مالک، رب تعالیٰ۔ سِک: تڑپ، خواہش۔ ہیاؤ: دل، من، چت، چی
کہیں: کسی کا

دلوں محبت جیں سے اِی سچے آ

جیں من ہور مُکھ ہور سے کانڈھے کچے آ

ترجمہ: جو کسی سے سچے دل سے محبت کرتے ہیں جنہیں دلی محبت ہے وہی لوگ سچے ہیں۔ وہی لوگ اچھے ہیں بہتر ہیں اور جن کے دل اور زبان اور یعنی جن کے قول اور فعل

متضاد ہیں وہ لوگ کچے اور جھوٹے ہیں۔ وہ لوگ منافق ہیں۔ وہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔ وہ بے اعتبارے ہیں۔ اس لیے انسان کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔

معنی: جیں: جن، جن کے۔ سے: وہ، وہی۔ اِی: ہے۔ آ: ہے۔ دل: من، چت، جی ہور: اور۔ مُکھ: منہ، چہرہ، زبان۔ کانڈے: جھوٹے، کاذب۔

رَتے عشق خدائے رنگ دِیدار کے
وِسریا جیں نام تے بھوئیں بھار تھیئے

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں جن کے دلوں میں عشق الٰہی انہیں اس کے جلوے نے اپنے اپنا رنگ چڑھا دیا انہیں اپنے رنگ میں رنگ دیا۔ انہیں رنگین کر دیا اور جن لوگوں نے اس مالک کا نام بھلا دیا اُس کا ذکر چھوڑ دیا۔ وہ لوگ اس زمین پر اس دھرتی پر ایک بوجھ کی طرح ہیں۔ وہ لوگ زمین پر بوجھ ہیں۔ ان پر زمین بھی خوش نہیں ہے۔

معنی: رتے: سرخ، لال، رنگین۔ خدائے: رب تعالیٰ نے۔ دیدار: جلوہ۔
وِسریا: بھولا، بھلا دیا۔ جیں: جنہیں، جن کو۔ بھوئیں: زمین، دھرتی، مٹی۔
بھار: بوجھ، وزن، بار۔ تھیئے: ہوئے، بنے

آپ لیئے لڑلا در درویش سے
تن دَھن جنیندی ماؤ آئے سنبھل سے

ترجمہ: وہ مالک خود ہی کسی کامل درویش سے کسی کامل رہبر سے ملا دیتا ہے۔ تعلق جوڑ دیتا ہے۔ وہ خود ہی بندوبست کر دیتا ہے۔ انہیں جنم دینے والی ماں مبارک باد کی مستحق ہے۔ جس نے اُنہیں جنا اور پالا پوسا جوان کیا۔ سنبھالا

معنی: لڑ: پلّہ، دامن، جھولی۔ در: دروازہ، میں۔ درویش: فقیر، بھگت۔ تن: اُن، وہ دَھن: مال دولت، مبارک باد، جوان لڑکی۔ جنیندی: جنم دیتی، پیدا کرنے والی۔
ماؤ: ماں، والدہ، قادر۔ سنبھل: سنبھال

پروردگار اُپار اَگم بے انت توں

جنہاں پچھاتا چُماں پیر مُوں

ترجمہ: وہ پالنے والا مالک رب تعالیٰ بڑا عظیم الشان ہے۔ لامحدود ہے اُس کی قدرتِ کاملہ بے حساب اُس کے رازوں کو کوئی نہیں پہنچ سکتا ہے۔ وہ عالم الغیوب ہے اور جنہوں نے اس کی حقیقت کو جان لیا ہے پہچان لیا ہے میں ان کے قدم چوم لوں۔ بے شک وہ اعلیٰ ہیں۔ وہ بہتر ہیں۔ حق پر ہیں۔

معنی: پروردگار: پالنے والا، رزق دینے والا، رب تعالیٰ۔

اُپار: لامحدود، بے انت، بے حساب۔ اُگم: بہت بلند شان والا۔ توں: تو۔

جنہاں: جنہوں نے۔ پچھاتا: پہچان لیا۔ چماں: چوم لوں۔ پیر: پاؤں، قدم۔ موں: میں، منہ۔

تیری پناہ خدایا تو بخشندگی

شیخ فریدؒ ے خیر دیجے بندگی

ترجمہ: اے رب العالمین میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں تجھی سے مدد مانگتا ہوں۔ تو ہی بخشنے والا، روز میزان کا مالک ہے۔ تیری ہی بخشش چاہتا ہوں۔ شیخ فریدؒ کی جھولی میں اپنی عبادت کی خیرات ڈال دیجیے۔ میں تیری عبادت کی بھیک مانگتا ہوں اور مجھے توفیق دے کہ میں تیرا ذکر تیری عبادت کرتا رہوں۔

معنی: پناہ: مدد۔ بخشندگی: بخشنے والا۔ خیر: بھیک۔ دیجے: دینا، عطا کرنا۔

بندگی: عبادت، پوجا

بُوے شیخ فریدؒ پیارے اللہ لگے

ایہہ تن ہوسی خاک نمانی گور گھرے

ترجمہ: جناب حضرت شیخ فریدؒ فرماتے ہیں کہ اپنے رب سے لولگا لے۔ اُس سے تعلق جوڑ لے۔ اس کا ذکر اُس کی عبادت اُسی سے اپنی بخشش مانگ۔ یہ تمہارا جسم تو بیچاری مٹی ہو جائے گا اور ٹھکانہ تو قبر میں ہو گا اور اصل گھر مٹی یعنی قبر ہو گا۔

معنی: اللہ لگے: رب سے لُو لگا، تعلق۔ ایہہ: یہ، یہی۔ تن: جسم، بدن، سریر۔
ہوسی: ہوگا۔ نمانی: بیچاری۔ گور: قبر۔ گھرے: گھر جائے گا۔

آج ملاوا شیخ فریدؒ

ٹھاکم کونجڑیاں منوں مچندڑیاں

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں کہ جو دن ایسا ہو گا آج شیخ فرید کو اپنے مالک کا دیدار نصیب ہونے والا ہے۔ آج اپنے مالک سے میل ہو گا۔ تو نیک اعمال کی جزائیں، نیکیاں دل کو مچلا رہی ہوں گی۔ دل بڑا خوش ہو گا۔

معنی: اج: آج، اووز۔ ملاوا: ملاقات، میل۔ ٹھاکم: ٹاکرا، آمنا سامنا، ملاقات۔
کونجڑیاں: اچھے اعمال۔ منوں: دل کو۔ مچندڑیاں: مچلاتی

جے جانا مر جایئے گھم نہ آیئے

جھوٹھی دُنیا لگ نہ آپ ونجایئے

ترجمہ: اگر یہ جاننا جان لینا کہ ایک دفعہ یہ دنیا چھوڑنے کے بعد یعنی مرنے کے بعد اس دنیا میں واپس نہیں آنا ہے پھر واپسی نہیں ہوگی۔ تو اس جھوٹی دنیا کے پیچھے لگ کر اپنا آپ برباد نہ کرنا۔ ان دنیاوی خواہشات کے لیے اپنی آخرت کو خراب نہ کریں باباجی دنیا والوں کو یہ تلقین کرتے ہیں۔ مرنے کے بعد اس دنیا میں واپس نہیں آنا ہے۔

معنی: جے: اگر۔ مر جایئے: مرنے کے بعد۔ گھم: واپس لوٹ کر۔ آیئے: آئیں۔
جھوٹھی: جھوٹی، کاذب۔ ونجاہیے: برباد، تباہ نہ کریں

چھیل لنگھیندے پار گوری مَن دِھیریا

کنچن وَنّے پاسے کلوت چِیریا

ترجمہ: دلیر جوان یقین والے پار گزر جاتے ہیں اور بے یقین بزدل سوچتے رہ جاتے ہیں جن کے دل میں شک ہو وہ دیر کر دیتے ہیں۔ شبے میں رہتے ہیں اور پاسے کے سونے کی طرح چیر کر کاٹ کر الگ کر دیے جاتے ہیں۔ یعنی نیک اور بد الگ کر دیے جائیں گے۔ جن کا مالک پر ایمان تھا اور جو شبے میں رہے۔ الگ ہوں گے۔

معنی: چھیل: گھبرو، جوان، پختہ ایمان۔ لنگھیندے: گزرتے۔ گوری: نوجوان لڑکی۔ من: دل، جی چت۔ دھیریا: دیر کردی۔ کنچن: سونا، زر، طِلا، کُندن۔ وَنّے: جیسے۔ پاسے: پہلو، طرف۔ کلوت: آری۔ چیریا: کاٹا، الگ کیا

شیخ حیاتی جگ کوئی نہ تھِر رہیا

جس آسن ہم بیٹھے کیتے بیس گیا

ترجمہ: اے بزرگ اس دنیاوی زندگی میں کوئی بھی ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہتا ہے۔ یہ دنیا فانی ہر ایک نے اس دنیا کو چھوڑ کر جانا ہے۔ کوئی ہمیشہ نہیں رہے گا۔ جس مقام پر ہم ابھی بیٹھے ہیں کیا پتہ یہاں کتنے لوگ بیٹھ کر چلے گئے ہیں۔ اس دنیا فانی کو چھوڑ چکے ہیں۔ کتنی مخلوق اس دنیا میں آئی اور چلی گئی ہے۔

معنی: حیاتی: زندگی۔ جگ: زمانہ، دنیا، جہان۔ تھر: غیر فانی، باقی۔ رہیا: رہا۔ آسن: بیٹھنے کی جگہ، مقام۔ کیتے: کتنے۔ بیس: بیٹھ

کتک کُونجاں چیت ڈُونہہ ساون بجلیاں

سیالے سُو ہندیاں پر گل باہڑیاں

ترجمہ: ماہ کتک میں کونجیں (پرندے) اپنی روزی کی تلاش میں آتی ہیں۔ ماہ چیت موسم بہار ہوتا ہے۔ ہر طرف ہریالی ہوتی ہے۔ پھول کھلتے ہیں۔ ہر چیز حسین لگتی ہے اور سردیوں کے موسم میں اپنے محبوب کی قربت اچھی لگتی ہے۔ اپنے پیارے کا پاس ہونا اچھا لگتا ہے۔ اپنے مالک کا میل اس کا ذکر اچھا ہوتا ہے۔

معنی: کونجان: لمبی گردن کا آبی جانور۔ ڈُونہہ: موسم بہار۔ سیالے: سردیوں کے موسم میں سوہندیاں: اچھی لگتی۔ پر: پیارا، محبوب، مالک۔ گل: گلا۔ باہڑیاں: باہیں، بازو

چلے چلن ہار وچاراں لے منوں
گنڈھیندیاں چھے ماہ تُڑندیاں ہک کھنوں

ترجمہ: اس دنیا کو چھوڑ کر جانے والے اپنے دلوں میں کئی سوچیں، کئی ارمان، کئی خواہشات لے کر اس دنیا سے چلے گئے۔ اس دنیا فانی کو چھوڑ گئے۔ ماں کے پیٹ میں بچہ چھ ماہ کا مکمل ہوتا ہے۔ اس میں جان پڑتی ہے جسم پورا ہو جاتا ہے۔ بابا کہتے ہیں کہ اسے جوڑتے مکمل کرنے میں چھ ماہ لگتے ہیں اور اسے بے جان کرنے میں ایک پل لگتا ہے اور وہ کھلونا ٹوٹ جاتا ہے۔

معنی: چلنہار: جانے والے، چلنے والے۔ وچاراں: سوچیں، یادیں۔ منوں: دلوں۔ گنڈھیندیاں: جوڑتے، مکمل کرتے، بناتے ہوئے۔ تڑندیاں: توڑتے ہوئے۔ ہک: ایک۔ کھنوں: پل، لحظہ۔

زمیں پچھے اسمان فریدؒا کھیوٹ کن گئے
جالن گوراں نال الاہمے جیا سہے

ترجمہ: اے فریدؒ زمین اور آسمان پوچھتے ہیں وہ رہبر وہ رہنما وہ حکمران وہ ملاح وہ ناخدا کہاں چلے گئے ہیں۔ آج وہ کیا ہیں جن کا کبھی طوطی بولتا تھا۔ وہ کہاں ہیں لیکن وہ

اپنی قبر میں پڑے اپنے کیے پر گلے شکوے طعنے برداشت کرر ہے ہیں۔ جو کیا تھا وہ بھگت رہے ہیں۔

معنی: زمیں: زمین، دھرتی۔ پچھے: پوچھتی ہے۔ کھوٹ: رہبر، ملاح۔ کن: کہاں۔ جالن: گزریں، بسر کریں۔ گوراں: قبریں۔ الاہے: گلے، شکوے، طعنے جیا: دل، من، چت۔ سہے: برداشت کرے

تپ تپ لُوہ لُوہ ہتھ مروڑو

باول ہوئی سُو شوہ لُوڑو

ترجمہ: جل جل کر تڑپ تڑپ کر کف افسوس ملتی ہوئی پگلی دیوانی ہوگئی ہے۔ وہ اپنے مالک کو تلاش کرنا چاہتی ہے۔ اس کے مالک کو تلاش کرو۔ اسے اس کے مالک سے ملاؤ۔ یہ مالک کا دیدار چاہتی ہے۔ مالک کا وصال چاہتی ہے۔ اُسے دیکھنا چاہتی ہے۔

معنی: تپ تپ: جل جل۔ لُوہ لُوہ: تڑپ تڑپ کر۔ مروڑو: ملو افسوس۔ باول: پگلی، دیوانی۔ سُو: وہ، وہی۔ شوہ: مالک، خاوند۔ لُوڑو: تلاش کرو

تیں شوہ من ماںہہ کیا رُوس

مجھ اوگن شوہ ناہیں دُوس

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں کہ تیرا مالک تو تیرے دل میں بستا ہے وہ تیرے اندر رہتا ہے۔ پھر ناراضگی کیسی ہے۔ جب تیرے پاس ہے تو تلاش کیوں کرتی ہے۔ گناہ خطائیں تیری ہیں میرے مالک کا کوئی قصور نہیں ہے میں ہی گنہگار ہوں۔ مالک تو گناہوں سے پاک ہے۔

معنی: تیں: تیرا، تمہارا۔ شوہ: خاوند، مالک، رب تعالیٰ۔ من: دل، چت، جی۔ ماںہہ، میں، مجھے۔ رُوس: روٹھنا، ناراضگی۔ اوگن: گناہ، عیب، قصور۔ ناہیں: نہیں، نہ۔ دُوس: گناہ، قصور

تیں صاحب کی میں سار نہ جانی
جوبن کھوئے پاچھے پچھو تانی

ترجمہ: باباجی لکھتے ہیں اے میرے مالک میرے رب میں تجھے پہچان نہ سکا تیرا ذکر نہ کرسکا تیری بندگی نہ کی۔ تیری حمد بیان نہ کی تجھے راضی نہ کرسکا۔ تیرے احکام پر عمل نہ کیا۔ اب جب میرا جوانی کا وقت گزر گیا ہے اور وقت گزارنے کے بعد پچھتا رہا ہوں۔ اب افسوس کرتا ہوں۔ اپنے کیے پر پشیمان ہوں۔

معنی: تیں: تو، اب۔ صاحب: مالک، آقا، رب تعالیٰ۔ سار: قدر، پہچان۔
جوبن: جوانی۔ کھوئے: ضائع گئے، گنوائے، برباد کیے۔ پاچھے: پیچھے، بعد میں۔
پچھوتانی: پچھتاتی

کالی کوئل تو کِت گُن کالی
اپنے پریتم کے ہوں برہے جالی

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں اے کالی اے سیاہ کوئل تجھ میں کیا خوبی ہے یا سبب ہے کہ تیرا رنگ سیاہ ہو گیا تو کیوں سیاہ ہے۔ تو کوئل کہتی ہے کہ مجھے میرے محبوب کی جدائی نے اُس فرقت نے مجھے جلا دیا ہے اس لیے میں سیاہ ہو گئی ہوں۔ میرا رنگ سیاہ ہو گیا ہے۔ مجھے جدائی نے جلا دیا ہے۔ میری زندگی جدائی میں گزری ہے۔ میں نے زندگی محبوب کی جدائی میں بسر کی ہے۔

معنی: کِت: کس۔ گُن: خوبی، سبب، وصف۔ پریتم: پیارا، محبوب۔ ہوں: میں
برہے: جدائی، فرقت، دوری۔ جالی: جلائی، بسر کی، گزاری

پرہے بے ہوں کِتھ سُکھ پائے
جاں ہوئے کرپال تاں پربھو ملائے

ترجمہ: اپنے محبوب سے بچھڑ کر اُس سے جدا ہو کر کہاں سکھ چین نصیب ہوتا ہے زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔کون سکھی رہتا ہے۔ جب اُس مالک کی نگاہِ کرم ہو اس کی مہربانی ہو تو میل کرا دیتا ہے۔ وہی ملاتا ہے۔ سب اُسی کی رضا پر منحصر ہے۔ وہ جو چاہے کرتا ہے اُس کی رحمت کے بنا کچھ نہیں ہوسکتا ہے۔

معنی: پر ہے: محبوب، شوہ، مالک۔ بے: بنا، بغیر۔ کتھ: کہاں۔ جاں: جب۔ کرپال: مہر، مہربان۔ تاں: تب، اُس وقت۔ پربھو: رب تعالیٰ، بھگوان ایشور۔

وِدھن کھوہی مُندھ اکیلی

نہ کو ساتھی نہ کو بیلی

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں کہ ڈراؤنی خوفناک اندھیری قبر میں ایک اکیلی جوان عورت ہوگی اور اُس کے ساتھ نہ اس کا کوئی ساتھی نہ کوئی سہیلی ہوگی۔ صرف اُسے اکیلی ہی رہنا ہوگا۔ باباجی بندے کو سمجھاتے ہیں کہ اُس اندھیری خوفناک قبر میں تو اکیلا ہی ہوگا اور کوئی تیرے ہمراہ نہیں ہوگا۔ وہیں تجھے اکیلے رہنا ہوگا۔

معنی: وِدھن: ڈراؤنی، خوفناک۔ کھوہی: چھوٹا کنواں، قبر، گور۔ مُندھ: جوان عورت کو: کوئی۔ بیلی: دوست، پیارا، ساتھی

کر کرپا پربھے سادھ سنگ میلی

جاں پھر دیکھا تاں میرا اللہ بیلی

ترجمہ: میرے مالک نے اپنی رحمت سے اپنی مہربانی سے کامل فقیر سے ملوا دیا۔ اس کی صحبت میں داخل کر دیا اور پھر جب میں نے دیکھا تو میرا بس اللہ تبارک تعالیٰ ہی ساتھی مددگار ہے۔ وہی میری مدد کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

معنی: کرپا: مہربانی، دیا۔ پربھے: رب کریم، اللہ تعالیٰ۔ سادھ: فقیر، اللہ والا۔ سنگ: ساتھی، ساتھ۔ جاں: جب۔ تاں: تب، اس وقت۔ بیلی، ساتھ، مددگار، رکھوالا

وَاٹ ہماری کھری اُڈینی
کِھنیوں تِکھی بہت پئینی

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں کہ ہمارا راستہ جہاں سے گزرنا ہوگا بہت مشکل اور کٹھن ہے۔ جو تلوار سے تیز اور بال سے بھی باریک ہے۔ وہاں سے بنا اعمال گزرنا بڑا دشوار ہوگا۔ اس لیے انسان کو آگاہ کرتے ہیں کہ اس کے بارے سوچو۔ تم نے کیسے اُس راستے سے گزرنا ہے۔ اُس کی رحمت کے بغیر گزر بڑا مشکل ہوگا۔

معنی: واٹ: راستہ، منزل۔ کھری: بہت، زیادہ۔ اُڈینی: مشکل، سخت، خطرناک۔ پئینی: باریکی۔ تِکھی: تیز۔ پئینی: باریک

اُس اوپر ہے مارگ میرا
شیخ فریدؒ پنتھ سمھارا سویرا

ترجمہ: اُسی راستے پر سے ہمارا گزر ہوگا۔ وہاں سے ہی گزرنا ہوگا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اے شیخ فرید اپنے مذہب اپنے ایمان اپنے اصول کو سنبھالو۔ اس کی حفاظت اس پر عمل کرو پابندی کرو۔ اپنے اعمال درست کرو۔ وہاں صرف نیک اعمال کام آئیں گے۔

معنی: مارگ: راستہ۔ پنتھ: مذہب، ایمان۔ سمھار: سنبھال، حفاظت کرو۔
سویرا: صبح فجر، وقت پر۔

بیڑا بندھ نہ سکیوں بندھن کیہہ وِیلا
بھر سَرور جب اُچھلے تب ترن دُھیلا

ترجمہ: جب کشتی کو باندھنے کا وقت تھا۔ جب عبادت کا وقت تھا اُس وقت کو تم نے غفلت میں گزار دیا۔ مالک کی عبادت نہ کی۔ اب جب بڑھاپا طاری ہو چکا ہے مشکل

وقت آ گیا تو اب اُس مالک کو راضی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اب بڑھاپا آڑے آ رہا ہے۔ اب اُس کی عبادت کرنے میں دن رات بڑھاپا آڑے آ رہا ہے۔

معنی: بیڑا: کشتی، ناؤ۔ سیکوں: سکا۔ بندھن: باندھنے۔ کیہہ: کیا۔ وِیلا: وقت
سر: تالاب، جوہڑ، جھیل۔ ور: بھرا ہوا، خاوند، سہاگ۔ تب: اُس وقت۔
ترن: تیرنا۔ دُھیلا: مشکل، خطرناک

ہتھ نہ لا کسمبڑے جل جاسی ڈھولا
اِک اپنی پَت لے شوہ کیرے بولا
دُدھا تھنے نہ آوے پھر ہوئے نہ میلا

ترجمہ: باباجی دنیا کو کسمبڑے کی مثال دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں بندے یہ دنیا جو تمہیں دیکھنے میں بڑی اچھی لگتی ہے اس کے پیچھے نہ پڑو۔ یہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گی۔ یہ تمہاری آخرت خراب کر دے گی۔ فرماتے ہیں ایک اپنا خط پیغام لُو اپنے مالک کا خدا کا حکم سنو اس نے تجھے نصیحت کی ہے۔ دنیا سے بچ جاؤ کہ ایک دفعہ تھن سے دُودھ دودھ لیا جائے تو دوبارہ تھن میں دودھ نہیں آتا ہے۔ ایک دفعہ وقت گزر جائے دوبارہ پھر لوٹ کر نہیں آتا ہے۔ پھر دوبارہ میل نہیں ہوگا۔ یہ بس ایک ہی بار ہے۔

معنی: لا: لگا۔ کسمبڑا: ایک جنگلی سرخ رنگ کا پھول ہے جو دیکھنے میں بڑا خوبصورت لگتا ہے لیکن اس کے ساتھ سخت کانٹے ہوتے ہیں۔ دنیا اس کی مثل ہے۔
ڈھولا: اے پیارے، دوست۔ پت: پتر، خط، چٹھی، پیغام۔ شوہ: مالک، رب تعالیٰ۔
کیرے: بولتا ہے، نصیحت کرتا، حکم دیتا ہے۔ تھن: چوچی، مماں۔ مِیلا: میل، ملاقات

کہے فریدؒ سہیلیو شوہ ایسی
ہنس چلسی ڈُمنا اِیہہ تن ڈِھیری تھیسی

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں کہ اے دوستو ساتھیو محشر میں رب تعالیٰ بلائے گا تو نیک لوگ نیک اعمال والے لوگ عاجزی سے چلتے ہوئے جائیں گے اور یہ جسم فنا ہو جائے گا مٹی کی ڈھیری بن جائے گا۔

معنی: شوہ: مالک، رب تعالیٰ۔ الیسی: بلائے گا۔ ہنس: نیک لوگ۔ ڈمنا: عاجزی تن: جسم، بدن۔ ڈھیری: ڈھیر، تودا

اُٹھ فریداً نہ سُتیا جھاڑو دے مسیت

توں سُتارب جاگے تیری ڈاہڈے نال پریت

ترجمہ: اے فرید اُٹھو جاگو اپنے من کی مسجد کو صاف اور اُس مالک کا ذکر کرو اور دل کی کدورتیں صاف کرو۔ تو سویا ہوا ہے تیرا مالک جاگ رہا ہے اور تمہاری دنیا کے مالک سے دوستی ہے جو سب طاقت والا وہ جبار اور قہار بھی ہے۔

معنی: ستیا: اے سوئے ہوئے۔ جھاڑو: بہاری: بہوکر۔ مسیت: مسجد۔ سُتا: سویا ہوا۔ جاگدا: جاگ رہا ہے۔ ڈاہڈے: زورآور، طاقتور۔ نال: سے، ساتھ پریت، دوستی، پیار

اَج کہ کل چونہہ دِیہیں ملگ اساڈی ہیر

کیں جتّا کیں ہاریا سُودا ایہی وِیر

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں آج کل یا چند دنوں بعد ہمارے کیے کرتے کا حساب ہونے والا ہے اور نامہ اعمال ملنے ہی والا ہے کہ اچھا کیا ہے اور کیا برا کیا ہے جو بھی کیا ہے یہ بس اسی بار ہے دوبارہ موقعہ نہیں ملے گا۔ باباجی کہتے ہیں کہ بندے نیک اعمال کر لے تجھے دوبارہ موقعہ نہیں ملے گا۔ دنیا میں آیا صرف ایک ہی بار ہے دوبارہ نہیں آؤ گے۔

معنی: چونہہ: چار۔ ڈِیہیں: دنوں۔ مِلگ: ملے گا۔ اَساڈی: ہماری۔
ہیر: دولت، نامہ اعمال۔ کیں: کس نے۔ جتا: جیتا۔ ہاریا: ہارا۔
سودا: بیوپار، لین دین، سوداگری۔ ایہی: اسی۔ وِیر: بار

اُچا کر نہ سد فریداؔ رب دِلاندیاں جاندا
جے تُدھ وِچ قلب مجھاہوں دور کر

ترجمہ: اے فریدا اتنا اونچا نہ پکار تیرا رب تو دلوں کے راز بھی جانتا ہے۔ جو تیرے دل میں ہے وہ بھی جانتا ہے۔ اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ اگر تیرے دل میں میل کدورت کبر ہے تو اس کو اس کا بھی پتہ ہے۔ اس لیے اپنے دل کو صاف کر دے۔
معنی: اُچا: اُونچا، بلند۔ سد: آواز، بلاوا۔ دِلاندیاں: دلوں کی۔ جاندا: جانتا
جے: اگر۔ تدھ: تیرے، تمہارے۔ قلب: دل، من، جی چیت۔ سُو: وہ
مجھاہوں، میل، بغض۔ ہوں: مان، کبر، غرور

اَساں تُساڈی سجنوں اَٹھے پہر سَمہال
ڈِیہوں وَسو منے منہ راتیں سپنے نال

ترجمہ: اے پیار والے دوستو! تمہارا خیال تمہاری ہمیں ہمیشہ رہتی ہے۔ دن کو ہمارے دل میں بستے ہو اور رات سپنوں میں ساتھ رہتے ہو۔ ہم تمہیں کسی وقت بھی اپنے سے جدا نہیں سمجھتے۔
معنی: اساں: ہمیں، ہم کو۔ تساڈی: تمہاری۔ سجنوں: اے دوستو، پیارو۔
اٹھے پہر: چوبیس گھنٹے۔ سمہال: یاد، خیال۔ ڈِیہوں: دن، یوم روز۔ وَسو: بسو۔
مَنے: دل، قلب، جی چیت۔ مانہہ: میں، اندر۔ سپنے: سفنے

آسرا دھنی منجھاہ کوء نہ لاہو کڈھ توں

دے آپوں کاج ہتھاہ دریانے سچا دھنی

ترجمہ: مجھے صرف اپنے رب تعالیٰ کا سہارا ہے اُس کے سوا کوئی بھی کشتی کو کنارے نہیں لگا سکتا ہے۔ یونہی اِدھر اُدھر ہاتھ نہ مار اپنے سچے رب سے مدد مانگ اُسے مدد کے لیے پکار وہی مددگار ہوگا۔ اس کے سوا اور کوئی مدد نہیں کر سکتا ہے۔ بابا جی فرماتے ہیں ہر حال میں اپنے رب سے مدد مانگو۔

معنی: دھنی: مالک، مال دار۔ منجھاہ: مجھے، میں۔ کوء: کوئی۔ لاہو: ناخدا، ملاح۔ کاج: کام، فعل۔ ہتھاہ: اِدھر اُدھر ہاتھ مارنا۔ دریانے: مددگار۔ سچا دھنی: سچا رب تعالیٰ

فریدؒ اک وِہاجیں لُون بیا کستوری جھنگ چوے

باہر لا صبون اندر ہچھا نہ تھیوے

ترجمہ: ایک بیچارہ نمک بھی بڑی مشکل سے خریدتا ہے اور دوسرا وافر مقدار میں کستوری خرید رہا ہے۔ اپنے وسائل کی بات ہے۔ بابا جی فرماتے ہیں ظاہر صابن لگا لینے سے باطن صاف نہیں ہو جاتا۔ اس لیے ظاہر کی بجائے اپنا باطن صاف کرو۔

معنی: وِہاجیں: خریدیں۔ بِیا: دوسرا۔ کستوری: ہرن کا ناقہ، خوشبو، مہک۔ جھنگ چوے: وافر مقدار۔ صبون: صابن۔ ہچھا: ٹھیک، درست، بہتر۔ تھیوے: ہو، ہوئے

اِکے تاں سِکن اِکے تاں پُچھ سکیندیاں

تہاں پچھے نہ مُک جو سِکن سار نہ جانن

ترجمہ: کسی کو انتظار ہے اور کوئی انتظار کر رہے ہیں۔ ان سے پوچھئے کہ انتظار کی گھڑیاں کیسے گزرتی ہیں کیا حال ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے لیے پریشان نہ ہو جو انتظار کی

کیفیت نہیں جانتے کیا ہوتی ہے۔ انتظار کرنے والوں کا ایک ایک پل کیسے گزرتا ہے۔

معنی: اِکے: کچھ، کوئی۔ سکن: انتظار کریں، تڑپ۔ تاں: تو۔
سکیندیاں: ترستے، انتظار کرتے۔ تنہاں: اُن، اُن کے۔ پچھے: پیچھے۔
مُک: پریشان، مر۔ سار: خبر، پتہ، کیفیت۔ جانن: جانیں

فریدؒا اِکے تاں لوڑ مقدمی اِکے تاں اللہ لوڑ
ڈُونہہ بیڑی ناں لت دھر وَنجیں وکھر بُوڑ

ترجمہ: اے فریدؒ دنیا کی بڑائی شہرت کو تلاش کرو یا پھر اپنے مالک کو رب تعالیٰ کو تلاش کرو۔ اس سے لو لگاؤ اس کا ذکر کرو۔ اسے یاد کرو۔ اُسے پکارو۔ دو کشتیوں میں پاؤں نہ رکھو اپنا کیا کرتا اپنا مال اسباب سب ڈبو بیٹھو گے۔ دو کشتیوں کا سوار کبھی پار نہیں جا سکتا ہے۔ وہ درمیان میں ڈوب جاتا ہے۔

معنی: اِکے: یا۔ تاں: تو۔ لُوڑ: تلاش کر، ڈھونڈھ۔ مقدمی: دنیاوی شہرت
بوڑ: ڈبو، ڈوب۔ ڈُونہہ: دو۔ بیڑی: کشتی۔ لت: ٹانگ، پاؤں، قدم۔
دَھر: رکھ۔ وَنجیں: جائے، جائے گا

فریدؒا اِکناں مت خدا دی اِکناں منگ لئی
اِک دِتی مُول نہ گھندے جیوں پتھر بُوند پئی

ترجمہ: اے فرید کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جنہیں خداوند تعالیٰ عقل و دانش سے نوازتا ہے اور کچھ ایسے ہیں جو اُس مالک سے سوجھ بوجھ مانگتے ہیں اُس سے عقل و دانش عطا کرنے کی دعا کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں اگر کوئی نصیحت کی بھی جائے تو وہ اس پر بھی کان نہیں دھرتے۔ اُس پر بھی عمل نہیں کرتے۔ وہ عقل و دانش حاصل کرنا ہی نہیں چاہتے۔ وہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے پتھر پر اگر بارش کی بوند پڑے تو اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا

ہے۔ کیونکہ پتھر میں پانی جذب ہی نہیں ہوسکتا ہے۔ وہ اسی طرح ہی رہ جاتا ہے۔

معنی: اِکناں: کچھ کو۔ مَت: عقل دانش۔ خداوی: رب کی دی ہوئی۔

وَنگ: مانگ۔ لئی: لی، چاہی۔ دِتی: دی ہوئی، بتائی۔

مُول: ہرگز، بالکل، بنیاد، جڑھ، اصل زر۔ گھندے: لیتے۔ جیوں: جیسے، جس طرح۔

بُوند: قطرہ، کنی۔ پئی: پڑی گری

آوَ لَدھو ساتھڑو ایویں وَنج کریں

مُول سنبھالیں اپنا پاچھے لاہا لیں

ترجمہ: بابا جی کہتے ہیں اے دوستو! تلاش کرو غور کرو سوچو۔ دنیا میں ایسا بیوپار کریں ایسا کام کریں کہ جو کچھ ہمیں خدا نے دیا ہوا ہے یعنی جو کچھ جانتے ہیں اس پر عمل کریں۔ اس کی حفاظت کریں۔ اس کے بعد آئندہ کے لیے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا نہ ہو آگے دوڑ اور پیچھا چوڑ ہو جائے۔

معنی: لَدھو: تلاش کرو، غور کرو۔ ساتھڑو: اے دوستو، ساتھیو۔ ایویں: اس طرح۔

وَنج: بیوپار، لین دین۔ مول: اصل زر، بنیاد، جڑھ۔ پاچھے: پیچھے، بعد میں۔

لاہا: نفع، منافع۔ لیں: حاصل کریں۔

فریدؒا ایہہ جو جنگل رُکھڑے ہریل پت تنہاں

پُوتھا لِکھیا اَرتھ دا اِیکس اِیکس ماںہہ

ترجمہ: اے فرید یہ جو جنگل کے درخت ہیں ان کے پتے بڑے ہرے بھرے ہیں۔ یعنی بابا جی دنیا کی دنیا کے انسانوں کی مخلوقات کی مثال دیتے ہیں۔ ہر ایک بندے کا ہر وقت ہر دن کا عمل اس کے اعمال نامے کی کتاب میں درج کیا جارہا ہے۔ ان کا ہر اچھا برا

معنی: رُکھڑے: درخت، شجر، پیڑ۔ ہریل: ہرے بھرے۔ پت: پتے۔
تنہاں: اُن کے۔ پوتھا: کتابچہ۔ ارتھ: خواہش، قانون، معاہدہ، حساب۔
دا: کا۔ ایکس ایکس: ایک ایک۔ مانہہ: میں

بُڈھا ہویا شیخ فریدؒ کنبن لگے ٹاہل
ٹنڈڑیاں جل لانیا ٹٹن لگی ماہل

ترجمہ: جناب بابا لکھتے ہیں کہ شیخ فرید پر بڑھاپا طاری ہوگیا اور تمام جسم کے اعضاء کانپنے لگے۔ ہاتھ پاؤں سر لرزنے لگا۔ کمزوری ہوگئی بدن کام کرنا چھوڑ گیا ہے۔ اب حالت ایسی ہوگئی ہے جیسے کنویں سے پانی لانے والے لوٹے جس رسّی میں بندھے ہوتے ہیں وہ ٹوٹنے لگی ہے۔ وہ بوسیدہ ہوگئی ہے۔

معنی: شیخ: بزرگ، برگزیدہ ہستی۔ ہویا: ہوا، ہوگیا۔ کنبن: کانپنے، لرزنے۔
ٹاہل: شاخیں، ٹہنیاں، اعضاء۔ ٹنڈیاں: پانی کے کوڑے، لوٹے۔ ٹٹن، ٹوٹنے
ماہل: وہ رسّی جس میں لوٹے بندھے ہوتے ہیں

فریداؒ جت تن برہا اُپجے تِت تن کیسا ماس
ات تن ایہہ بھی بہت ہے ہاڈ چام اور ماس

ترجمہ: اے فرید جس جسم پر جدائی کا اثر ہو جائے جو اپنے محبوب کی جدائی برداشت کر رہا ہو اُس جسم پر گوشت کیسے رہ سکتا ہے۔ اس جسم پر اگر چمڑی یعنی کھال ہڈیاں اور گوشت ہی ہو تو بہت ہے۔ کسی کی جدائی برداشت کرنے والا جسم تندرست موٹا تازہ نہیں رہ سکتا۔ وہ تو اس جدائی میں دُبلا پتلا ہو جاتا ہے۔

معنی: تن: جسم، بدن۔ برہا: جدائی، وقت، دوری۔ اپجے: طاری ہو، وارد ہو۔
تت: وہ، اُس۔ ماس: گوشت۔ اِت: اس، یہ۔ ہاڈ: ہڈیاں، ہڈی۔
چام: چمڑا، کھال، دھوڑی

پریتم تم جانیا تم بچھڑت ہم چین

ڈاہڈے بن کی لاکڑی سُلگت ہوں دِن رَین

ترجمہ: اے میرے پیارے اے میرے محبوب تو یہ سمجھتا ہے کہ سکھی ہوں۔ میں چین سے ہوں تمہارے سے جدا ہونے کے بعد میں سکھ کی زندگی بسر کر رہا ہوں تو ایسا نہیں ہے میری حالت ایسی ہے جیسے جنگل کی ایک سخت لکڑی دن رات آگ میں سلگ رہی ہو۔ آگ لگنے سے دُھکھ رہی ہو۔ اسے آہستہ آہستہ آگ جلائے جا رہی ہو اور وہ سلگ سلگ کر جل رہی ہو میری بھی ایسی ہی حالت ہے۔

معنی: پریتم: محبوب، پیارا، جانی۔ جانیا: جانا، سمجھا، سوچا۔ بچھڑت: بچھڑے، جدا ہوئے مت: شاید۔ ڈاہڈے: بڑے، وسیع سخت۔ بَن: جنگل۔ لاکڑی: لکڑی۔ سُلگت: سلگتی، دُھکھتی۔ دِن: روز، یوم۔ رین: رات، لیل

فریدا پر وسارن بیارون کو بُدھ چوین

کنچن راس وَسار کر مُٹھی دُھوڑ بھرین

ترجمہ: اے فرید جو اپنے محبوب کو بھلا کر کسی دوسرے کے مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی بابا جی فرماتے ہیں جو اپنے حقیقی مالک کو بھول کر کسی غیر اللہ کی طرف جاتے ہیں وہ نادان اپنی سونے جیسی دولت کو بھول کر خاک سے یعنی مٹی سے ہاتھ بھرتے ہیں گندے کرتے ہیں۔

معنی: پر: پیارا، محبوب، مالک۔ وِسارن: بھلائیں، بھلادیں۔ بیا: دوسرا، کوئی اور رَون: مائل کریں، تعلق جوڑیں۔ کو بُدھ: نادان، بیوقوف۔ چوین: چاہیں، اختیار کریں، اپنائیں

فریدا پیریں بیڑا ٹھیل کے کنڈھیں کھڑا نہ رو

وَت نہ آون تھیسیا ایت نہ نیندڑی سُو

ترجمہ: اے فرید جب تمہیں خداوند تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کر کے سوجھ بوجھ عقل دماغ دانش سب کچھ عطا کیا ہے تو تجھے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تجھے اچھائی برائی سوچنے جاننے کی سوچ دی ہے تو ایسے نہ کر کہ خود ہی کشتی دریا میں بہا کر کنارے پر کھڑا دیکھتا نہ رہو۔ اُسے پار لگانے پہنچانے کی کوشش کرو۔ اس دنیا میں کوئی نیک اعمال کرلو۔ یہاں دوبارہ آنا نصیب نہیں ہوگا بس ایک ہی بار ہے تو ایسا غافل ہوکر نہ سوجا۔ وقت گزرا پھر دوبارہ نہیں آئے گا۔ اس مالک کو یاد کرو، ذکر کرو۔

معنی: پیریں: قدموں سے، پاؤں سے۔ بیڑا: کشتی، ناؤ۔ ٹھیل: بہا کر، پانی میں ڈال کر
کنڈھیں: کنارے پر۔ رَو: رہو، رہ۔ وَت: پھر، دوبارہ۔ آون: آنا، آمد۔
تھیسیا: ہوگا۔ اَیت: اتنی۔ نیندڑی: نیند

پَیریں گنڈھے پندھڑا سِیتی سنجانا

بھٹھ ہنڈولے دا پینگھنا سیتی اجانا

ترجمہ: خداوند تعالیٰ نے جو تمہیں ہاتھ پاؤں دماغ دیا ہے اپنے سفر اپنی کوشش کو جاری رکھو۔ اپنے راستے کو پہچانو یعنی یہ سوچو میں نے کیا کرنا ہے اپنی منزل کو پہچانو اور اُس تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ ایسے جھولے کو بھٹی میں ڈال کر جلا دو جس کا جھولنا بے فائدہ ہو۔ جس کا کوئی مقصد نہ ہو۔ یعنی ایسی خواہشات ایسی لذتیں چھوڑ دو جن کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ جن سے بھلائی نہ ہو۔ وہ کام کرو جس سے تمہیں بھلائی نہ ملے۔

معنی: پیریں: قدم، پاؤں۔ گنڈھے: کنارے، ساحل۔ پندھڑا: سفر، مسافت
بھٹھ: بھاڑ، بھٹی۔ ہنڈولے: جھولے، پنگھوڑا، گہوارہ۔ پینگھنا: جھولنا، جھولے لینا۔
اَجانا: بے مقصد، بے فائدہ

تکل کاسہ کاٹھ دا واسا وِچہ وَناں

باریں اندر جالنا دَرویشاں تے ہرناں

ترجمہ: بغل میں لکڑی کا پیالہ اور جنگلوں میں اُجاڑوں میں بسیرا ایسی جگہوں میں قیام جو ویران ہوں اُجاڑ ہوں۔ تو ایسی اُجاڑوں ایسے جنگلوں میں صرف ہرنوں اور فقیروں کی زندگی کا گزر بسر ہوتا ہے۔ یعنی فقیر اور ہرن جنگلوں میں ہی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کا دنیا کی رونقوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ ویرانوں میں رہنا ہی پسند کرتے ہیں۔

معنی: تکل: پیٹھ، کمر، بغل۔ کاسہ: پیالہ، فقیر کا ٹھوٹھا۔ کاٹھ: لکڑی۔
واسا: بسیرا، مقام۔ وچ: میں۔ وناں: جنگل، ویرانے، ایک درخت۔ باریں: جنگلوں میں
جالنا: گزارنا، بسر کرنا، جلانا۔ درویشاں: فقیروں کا۔ ہرناں: غزال، آہو

فریدؒ تن رَہیا من پھَٹیا طاقت رہی نہ کائے

اُٹھ پری طبیب تِھیو کاری دارُو لائے

ترجمہ: اے فرید جسم کمزور ہو گیا ہے دل دُکھی ہے اور ہمت جواب دے گئی کمزوری نے بے بس کر دیا ہے چلنا پھرنا دشوار ہو گیا ہے۔ اے میرے محبوب میرے پیارے میرے طبیب میرے معالج بن کر آؤ اور مجھے ایسی دوا دو جس سے مجھے شفا نصیب ہو۔ صرف تمہارے دیدار سے ہی مجھے شفا ملے گی۔ تمہارا دیدار ہی میرا علاج ہے۔

معنی: تن: جسم، بدن۔ رہیا: رہ گیا ہے، کمزور ہو گیا ہے۔ مَن: دل، جی، چت
پھَٹیا: زخمی ہے، دُکھی ہے۔ کائے: کوئی۔ پری: پیارا، محبوب، مالک۔
طبیب: حکیم، معالج۔ تھیو: ہو، بنیوں۔ کاری: کارآمد۔
دارو: دور، علاج، شراب، مے، خمر۔ لائے، دے، پلائے

تن سَمند مَنسا لَہر اُرتارو تَریں اَنیک

تے بِرہی کیوں جیوت ہے جو آہ نہ کرتے ایک

ترجمہ: جناب بابا جی سرکار فرماتے ہیں کہ جسم ایک سمندر کی مانند ہے اور دل کی اُمیدیں ارمان خواہشات بے شمار ہیں جو موجوں لہروں کی طرح آپس میں ٹکراتی ہیں اور دل کو کہتی ہیں کہ ہمیں پورا کرو۔ جیسی ہم چاہتی ہیں ویسی کرو لیکن جو اپنے محبوب سے اپنے مالک سے بچھڑے ہیں جدا ہیں اپنے محبوب سے دور ہیں وہ کیسے جیتے ہیں کیسے زندگی بسر کرتے ہیں جو لبوں سے سی تک نہیں کرتے ایک آہ بھی نہیں بھرتے ہیں۔ خاموشی سے اس کی یاد میں زندگی گزار رہے ہیں۔

معنی: تن: جسم، بدن۔ سمند: گھوڑا، سمندر، بحر۔ منسا: دل کی آس، اُمید، خواہشات۔
لہر: موج۔ اُر: اور۔ تارو: تیراک، تیرنے والے۔ اَنیک: متعدد، بے شمار۔
برہی: جدا، بچھڑا ہوا۔ کیوں: کیسے، کس طرح۔ جیوت، زندہ۔ آہ: پکار

فریدا تُوں تُوں کریندے مُوئے مُوئے بھی تُوں تُون کرن

جنہیں تُوں تُوں نہ کیا تِنہیں نہ سَجا تو تن

ترجمہ: اے فرید جو اپنی زندگی میں تو ہی تو یعنی کہتے ہیں کہ اے تو ہی تو ہے تیرے علاوہ اور کوئی اس شان کے لائق نہیں ہے یعنی اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں اُسے ہی پکارتے ہیں وہ مرنے کے بعد بھی اُسے ہی پکارتے ہیں اُسی کا ذکر کرتے ہیں اور جو اس اپنے مالک کو نہیں پکارتے اس کا ذکر نہیں کرتے وہ اس کی شان کو نہیں پہچان سکے بلکہ وہ اپنا آپ بھی نہیں پہچان سکے کہ ہم کیا ہیں۔

معنی: تُوں تُوں: تو ہی تو، رب تعالیٰ کا ذکر۔ کَریندے: کرتے، کرتے ہوئے۔
مُوئے: مرگئے۔ مرے: مرے ہوئے۔ کَرن: کریں، کرتے ہیں۔ جنہیں: جنھوں نے
تِنہیں: انہوں نے۔ سَنجا تو: پہچانا۔ تَن: جسم، اپنا آپ

فریدؒا! ایہہ مسجدیں اُبوتھیاں رَکھیاں رَب سوار

جاں جاں ایس جہاں مَنہہ تاں تاں دیکھیں جار

ترجمہ: اے فرید یہ جو مسجدیں ہم دیکھ رہے ہیں یہ رب تعالیٰ کے اُمر اور اُس کی رحمت سے تعمیر ہوئی ہیں اور رب تعالیٰ نے سنوار کر سجا رکھی ہیں اور آباد کی ہیں۔ جب تک اس دنیا میں زندہ ہیں ہم انہیں آباد ہی دیکھیں گے اور انہیں جاری ہی دیکھیں گے۔ یہ تا قیامت سلامت اور آباد رہیں گی۔

معنی: ایہہ: یہ۔ اُبوتھیاں: تعمیر، اُساریں۔ سوار: سنوار، سجا کر۔ جاں جاں: جب تک مَنہہ: میں۔ تاں تاں: تب تک۔ جار: جاری، آباد، سلامت

سائیں سَندے نہ دُکھے دائم پری چون

رب نہ بھنے پُوریا سَندے فقیرن

ترجمہ: جن کا رب جن کا مالک اُن سے ناراض نہ ہو وہ ہمیشہ اس کا قرب حاصل کرتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اُس کی عطا حاصل کرتے رہتے ہیں اور رب تعالیٰ کبھی فقیروں کے سہارے اور اُمیدیں نہیں توڑتا ہے۔ رب تعالیٰ فقیروں کا خود محافظ اور مددگار ہوتا ہے۔ وہ ان کو کبھی بے سہارا نہیں چھوڑتا ہے۔

معنی: سائیں: مالک، رب تعالیٰ۔ سندے: کا، جنکا۔ دُکھے: ناراض۔ دائم: ہمیشہ، سدا پری: پیارا، محبوب، جانی۔ چون: پاتے ہیں، حاصل کرتے ہیں۔ بھنے: توڑے۔ پوریا: آس، اُمید۔ فقیرن: فقیروں کا، کی

تُبھی مارن گاکھڑی سَدھراں لکھ کرن

ترجمہ: بڑے مشکل مراقبے کرتے ہیں اور اُس مالک سے دل میں لاکھوں تمنائیں لگائے رکھتے ہیں جنہوں نے اس کے سامنے اپنا دامن پھیلایا ہوا ہے جو اُس کے دروازے پہ سائل بن کر بیٹھے ہیں۔ انہیں موتی مل جاتے ہیں وہ اپنی مرادیں پا لیتے ہیں۔ ان پہ اس کی عطائیں ہوتی ہیں۔ وہ مالک کسی کی محنت رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ کئے کا پھل ضرور دیتا ہے۔ اس سے جو مانگو وہ ملتا ہے۔ وہ عطا کرتا ہے۔ بس مانگنا سیکھو۔

معنی: ٹُبھی: غوطہ، ڈُبکی۔ مارن: لگائیں۔ گاکھڑی: مشکل، سخت۔

سدھراں: خواہشات، اُمیدیں۔ جِنھاں: جنہوں نے۔ دامن: جھولی، پلّہ۔

دَھراپیا: رکھا ہے، پھیلایا ہوا ہے۔ سے: وہی، وہ ہی، وہ۔ مانک: موتی، گوہر، دُر

لَبھن: حاصل کریں، پائیں

ٹوپی لیندے باورے دِیندے کھرے نلج

چوہا کھڈ نہ ماوئ پچھے بندھیئے چھج

ترجمہ: فقیری کی دستار ہی وہ لوگ اپنے سر پہ رکھتے ہیں یعنی فقیری وہ لوگ اختیار کرتے ہیں جو اس کی مشکلات تکلیفوں دکھوں سے اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ وہ انہیں برداشت کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں کہ ہم ان کا مقابلہ کریں گے اور فقیری کی دستار وہ پہناتے ہیں کہ جو یہ تمام مشکلات دنیا کے گلے شکوے طعنے برداشت کر چکے ہوتے ہیں۔ وہ ان سے گزر چکے ہوتے ہیں۔ جیسے چوہا اپنی بل اپنی پناہ نہیں چھوڑتا ہے خواہ اس کے پیچھے چھاج ہی کیوں نہ باندھ دیا جائے۔

معنی: ٹوپی: دستار، پگڑی۔ لیندے: لیتے، باندھتے۔ باورے: دیوانے، پگلے

دیندے: دیتے، باندھتے۔ کھرے: خالص، بہت زیادہ۔

نلج: جنہیں اپنی عزت شوکت کی پرواہ نہ ہو۔ کھڈ: بل۔ ماوئ: پناہ گاہ۔

چھج: چھاج، اناج صاف کرنے کے لیے سرکنڈے کا بنا ہوا

فریدا جاگنا ای تاں جاگ راتڑی ہبھ وَدھانیاں

جے مُوں متھے بھاگ پری وَسارن نہ کرن

ترجمہ: اے فرید تو نے جاگنا ہے تو جاگو راتیں تو تمام بڑھنی ہیں راتیں تو سب لمبی ہوں گی۔ اگر انسان کے نصیب اچھے ہوں اُس کا محبوب اس کا مالک اُسے کبھی نہیں بھلاتا ہے۔ اُسے کبھی جدا نہیں کرتا ہے اسے اپنے قریب ہی رکھتا ہے۔

معنی: اِی: ہے۔ تاں: تو۔ راتڑی: رات، لیل۔ ہبھ: تمام، سب، کل
ودَھانیاں: بڑھنی ہیں۔ کرنا: کریں۔ جے: اگر۔ مُوں: منہ، چہرہ۔
بھاگ: نصیب، مقدر، برات۔ پری: پیارے، محبوب، مالک۔ وِسارن: بھلائیں

فریدا جاگنا اِی تاں جاگ ہوئی آ پربھات

اس جاگن نُوں پچھتائیں گا گھنا سویں گا رات

ترجمہ: اے فرید تو نے جاگنا ہے تو جاگو اُٹھو صبح صادق ہونے کو ہے۔ اگر ابھی آج نہیں اُٹھے گا تو پھر اُس جاگنے کے لیے پچھتائے گا کہ میں اُس وقت کیوں نہیں اُٹھا تھا۔ کیوں نہیں جاگا تھا تو اس زیادہ راتوں کے سونے پر آخر شرمندہ ہوگا لیکن پھر تمہارا پچھتانا کسی کام نہیں آئے گا۔ کیونکہ گزرا وقت دوبارہ نہیں آتا ہے۔

معنی: تاں: تو۔ آ: ہے۔ پربھات: صبح، سویر۔ نوں: کو۔
پچھتائیں گا: شرمندہ ہوگا، پشیمان ہوگا۔ گھنا: زیادہ۔ سویں گا: سوئے گا

فریدا جِتی خوشیاں کیتیاں تِتی تھیم روگ

چھلوں کارن ماریئے کھادے دا کیا ہوگ

ترجمہ: اے فرید جتنی خوشیاں عیش وعشرت کی ہے اتنی تکلیفیں دُکھ برداشت کرنے

پڑیں گے اتنی ہی زیادہ سزا بھگتی پڑے گی۔ اتنی ہی زیادہ امراض ہوں گی۔ وہاں تو چھلکوں کی بھی سزا ملتی ہے تو جس نے پورا پھل کھایا ہے اس کا کیا بنے گا۔ اس کا کیا ہوگا۔ سب کو اپنا اپنا کیا بھگتنا پڑے گا اور اس کا حساب دینا پڑے گا۔

معنی: جتی: جتنی۔ کیتیاں: کیں۔ تتی: اتنی، اتنی ہی۔ تھیم: ہوئے، ہوں گے۔
رُوگ: بیماریاں، امراض، دُکھ۔ چھلوں: چھلکوں۔ کارن: کے لیے۔
مار یئے: مارتے، سزا دیتے۔ کھادے: کھائے۔ ہوگ: ہوگا

فریدؔا جاں جاں جیویں دُنی تے تاں تاں پھر الکھ
دَرگاہ سچا تاں تھیویں جاں کھپھن مول نہ رکھ

ترجمہ: اے فرید تو جب تک اس دنیا میں زندہ ہے اُس مالک کا نام پکارتا رہ اس کا ذکر کرتے رہو۔ روزِ محشر اس کی بارگاہ میں تو تب ہی سچا ہوگا جب تیرے پاس تیرا کفن بھی نہیں ہوگا۔ یہ دنیا تیرے کام کی نہیں اس کا لالچ نہ کر۔ اس مالک پر بھروسہ رکھ وہ سب کچھ دینے والا ہے۔

معنی: جاں جاں: جب تک۔ جیویں: زندہ ہے۔ دُنی: دنیا، جہان، عالم
تے: پر۔ تاں: تب۔ الکھ: اسمِ اعظم، ذکرِ الٰہی۔ درگاہ: بارگاہِ الٰہی، مزار ولی اللہ آسانہ
تھیویں: ہوگا۔ کھپھن: کفن۔ مُول: ہرگز، بالکل۔ رکھ، رکھنا

جِنّا سے راتیں وَڈھیاں ڈُو ڈُو گانڈھنیاں
تم اِک جال نہ سنگھیاں اساں سبھے جالنیاں

ترجمہ: اے پیارے وہ راتیں بڑی لمبی ہیں بابا جی عالم برزخ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بندے وہ راتیں تو بہت بڑی ہیں۔ بڑی لمبی ہیں وہ دو دو جڑی ہوئی ہیں اے بندے

تم نے دنیا میں ایک رات جاگ کر اس مالک کا ذکر نہیں کرتے برداشت نہیں کر سکتے۔ تو ہم نے پھر وہ راتیں بھی گزارنی ہیں جو بڑی طویل ہیں۔ بندے کو نصیحت کرتے ہیں راتوں کو جاگو اور اپنے مالک کا ذکر کرو۔ تاکہ تمہارے لیے وہ راتیں گزارنی آسان ہوں۔

معنی: جِندا: اے پیارے، اے دوست۔ راتیں: راتیں۔ وَڈھیاں: بڑی، لمبی، طویل ڈوڈو: دو دو۔ گانڈھیاں: جوڑنی ہیں۔ جال: گزر، بسر۔ سَنگھیاں: سکے، سکا۔ اساں: ہم نے۔ سَبھے: تمام، کل، سب۔ جالنیاں: گزارنی ہیں۔ سے: وہ، سینکڑوں

جاں مُوں لگا نِیہنہ تاں میں ڈُکھ وہاجیا
جُھراں ہبھوں ہی ڈِیہنہ کارن سچے ماپری

ترجمہ: جب مجھے اپنے محبوب سے پیار ہوا مالک سے لُو لگی تب سے میں نے دکھ خرید لیے۔ دکھوں کا بیوپار کر لیا۔ اپنی جھولی میں مشکلات ڈال لیں۔ سارا دن اپنے مالک کے سامنے گریہ وگزاری کرتا رہتا ہوں۔ اس کا دیدار اور بخشش مانگتا رہتا ہوں۔

معنی: جاں: جب۔ مُوں: مجھے۔ نِیہنہ: محبت، عشق، لُو۔ تاں: تب، تو۔ ڈُکھ: دُکھ، تکلیفیں۔ وہاجیا: خریدا، خرید کیا۔ جھراں: گریہ زاری کرو۔ ہبھو: تمام ڈیہہ: دن، روز، یوم۔ کارن: کے لیے۔ ماپری: اپنے محبوب کے لیے

فریداؒ جنگل ڈُھونڈھیں سَنگھناں لَگّے لڑیا نہ وَت
تن حُجرہ دَرگاہ دا لِس وِچہ جھاتی گَھت

ترجمہ: اے فرید کوئی گھنا جنگل تلاش کر ایسے ہی طویل سفر نہ کرنا پھر ایسے ہی نہ گھومنا پھر۔ ایسے اُسے تلاش نہ کرتا پھر۔ تیرا جسم اس مالک کی قیام گاہ ہے وہ اسی میں رہتا ہے۔ ذرا اس میں جھانک کر دیکھو۔ اس میں نظر ڈالو۔ وہ مالک تمہیں اسی میں ملے گا۔ جنگلوں

بیابانوں میں کیوں پھرتا ہے۔

معنی: ڈھونڈھیں: تلاش کریں۔ سنگھناں: گھنا۔ لمّے: لمبے، طویل۔ لڑیا: چلتا، بہتا

تن: جسم، بدن۔ حجرہ: مقام، قیام گاہ۔ درگاہ: بارگاہِ الٰہی، آستانہ۔ تس: اس۔

وچہ: میں۔ جھاتی: نظر، نگاہ۔ گھت: ڈال، دیکھ

فریداؔ جَیں دَر لگے نِیہنہ سُو دَر ناہیں چھڈ نا

آ پَوے بھاویں مِینہ سَر ہی اُوپر جَھلنا

ترجمہ: اے فرید جس دروازے سے عشق ہو جائے پیار ہو جائے، لُو لگ جائے وہ دروازہ ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے اُسے نہیں بھولنا چاہیے۔ خواہ کتنی مشکلیں تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں اور کہتے ہیں اگر بارش بھی دُکھوں کی برسے تو سر پر جھیلنی چاہیے برداشت کرنی چاہیے۔ اُدھر سے منہ نہیں پھیرنا چاہیے۔ اسی دروازے پہ جانا چاہیے۔

معنی: جَیں: جس۔ دَر: دروازہ، چوکھٹ۔ نِیہنہ: محبت، عشق، پیار۔ سُو: وہ، وہی

ناہیں: نہیں، نہ۔ چھڈ نا: چھوڑنا۔ آ پَوے: آ پڑے، آ گرے۔ مِینہ: برسات، بارش

جَھلنا: برداشت کرنا، جھیلنا

فریداؔ جے تُوں دِل دَرویش رَکھ عقیدہ ساھمنا

دَرہی سیتی ویکھ مَتھا موڑ نہ کَنڈ دے

ترجمہ: اے فرید اگر تجھ میں فقیروں والا دل ہے فقیروں کی خوبی ہے تو اپنا یقین محکمہ رکھو۔ پکا ارادہ کرلو۔ کبھی دل میں غیر خیال نہ لاؤ۔ اُسی دروازے کی طرف دیکھو اُسی سے آس لگائے رکھو اس سے کبھی منہ نہ پھیرو۔ اس طرف سے کبھی لگاؤ نہ توڑو، کبھی پیچھا نہ کرو۔ اسی سے جڑے رہو۔

معنی: جے: اگر۔ درویش: فقیر۔ ساہمنا: سامنے، پکا، یقین۔ سیتی: کے لیے، سے
متھا: ماتھا، جبیں۔ کنڈ: پیٹھ، پیچھا

فریدا جے توں وَنجیں حج حج ہَبھو ہی جِیا میں
لاہ دِلے دی لَج سچا حاجی تاں تھیویں

ترجمہ: اے فرید اگر تو حج کرنا چاہتا ہے حج پر جانا چاہتا ہے تو حج تو تمہارے دل میں ہے۔ جس کا تو نے حج کرنے جانا ہے وہ تو تمہارے دل میں ہے۔ تو کعبے جانا چاہتا ہے کعبہ والا تو تمہارے دل میں بستا ہے۔ جب تو اپنے دل سے شرم اُتار دے گا یعنی دل سے حسد، بغض، کدورت، نکال دے گا دل کی میل اُتار دے گا تب تو سچا حاجی بنے گا۔ ورنہ تمہارے حج کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر حج کرنا چاہتا ہے ایسا حج کرو۔

معنی: جے: اگر۔ وَنجیں: جائے، جانا چاہتا ہے۔ ہَبھو: سب، تمام، کل
جیا: دل، من، چیت۔ لاہ: اُتار، کھول۔ دِلے دی: دل کی۔
لج: شرم، عزت۔ تاں: تب۔ تھیویں: ہوگا

جے جے جیویں دُنی تے کُھریئے کہیں نہ لا
اِکو کھپھن رکھ کے ہور سَبھو دے لٹا

ترجمہ: اے فرید جب تک تو اس دنیا میں زندہ ہے اس دنیا کو اپنا پکا ٹھکانہ نہ جان لے دنیا کی رنگینوں میں اپنے آپ کو نہ لگا۔ دنیا کی آسائشوں میں نہ جا اس دنیا کو اپنا عارضی ٹھکانہ جان کر زندگی بسر کر۔ بس اپنے پاس صرف اپنا کفن رکھ کر باقی دنیا کا مال دنیا کے حاجت مندوں میں بانٹ دے دنیا کا لالچ نہ کر (یہ دنیا مردار ہے اور دنیا دار کتے) حدیث نبویؐ۔

معنیٰ: جے جے: جب تک۔ جیویں: زندہ ہے۔ دُنی: دنیا، جہان، عالم
کریئے: قدم، پاؤ۔ لاء: لگا، جما۔ اِکو: ایک ہی۔ کھپھن: کفن۔ ہور: اور۔
سبھو: تمام، کل، سب۔ لُٹا: بانٹ، تقسیم

چُوڑیلی سیوں رَتیا دُنیا کُوڑا بِھیت
اِنہیں اَکھیں وِیکھدیاں اُجڑ وَنجے کھیت

ترجمہ: یہ دنیا ایک عورت کی طرح چوڑیاں پہنے بنی سنوری حسین نظر آتی ہے۔ یہ بڑی اچھی لگتی ہے لیکن اصل میں یہ ایک جھوٹا راز ہے۔ ایک دھوکہ ہے، فریب ہے۔ انہیں آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ان آنکھوں کے سامنے کھیت اُجڑ جاتا ہے۔ سب کچھ برباد ہو جاتا ہے۔ دنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی ہے۔

معنیٰ: چوڑیلی: چوڑیاں پہنے ہوئے۔ سیوں: سے۔ کوڑا: جھوٹا، کاذب۔
بِھیت: راز، بھید۔ اِنہیں: ان سے۔ اکھیں: آنکھیں۔ وِیکھدیاں: دیکھتے ہوئے
اُجڑ: برباد، اُجڑ۔ وَنجے: جائے

فریداؔ داڑھیاں لکھ وَتن ہَبھ نہ اِکو جیہاں
اِک در لکھ لہن اِک ککھوں ہولیاں

ترجمہ: اے فرید لاکھوں باریش اس دنیا میں لوگ پھرتے ہیں۔ سب داڑھیاں سب داڑھیوں والے ایک جیسے نہیں ہیں۔ ایک وہ باریش ہیں جنہوں نے اپنے عمل سے قیمتی موتی حاصل کر لیے ہیں۔ یعنی وہ نیک بااصول لوگ جنہوں نے نیک اعمال کیے اور ایسے بے عمل بھی ہیں جو باریش ہونے کے باوجود تنکوں سے بھی بدتر ہیں۔ ان کی داڑھیاں تنکوں سے ہلکی ہیں۔

معنی: وتن: پھرتے ہیں، پھرتی ہیں۔ ہمھ: سب، تمام، کل۔ جہیاں: جیسی
دُر: موتی، گوہر۔ لہن: حاصل کریں، ہوں۔ اِک: ایک۔ ککھوں: تنکوں سے۔
ہولیاں: ہلکی

فریدؒا در دسائیاں کانیاں رب نے گھڑئین
لگن تہاں منافقاں جو کدی نہ جانین

ترجمہ: اے فرید یہ جو دروازے میں نظر آنے والے تیر چھمکیں ہیں یہ رب تعالیٰ نے ہی گھڑائی ہیں۔ یہ ان منافق لوگوں کو لگیں گی جو یہ کبھی نہیں جانیں گے۔ ان کو ان کی کبھی خبر بھی نہیں ہوگی۔

معنی: دسائیاں: نظر آئی ہیں۔ کانیاں: تیر۔ گھڑئین: گھڑی ہیں۔ لگن: لگیں۔
تہاں: اُنہیں، اُن کو۔ کدھیں: کبھی۔ جانین: جانیں

فریدؒ روگ نہ وَنجم داروئیں جے لکھ طبیب لگن
چنگی بھلی تھلی بہاں جے موں پری مِلن

ترجمہ: اے فریدؒ میری امراض دواؤں سے کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ دواؤں سے مجھے کبھی شفاء نہیں چاہیے۔ لاکھوں معالج میرا علاج کریں مجھے کسی کی دوا سے شفا نہیں ہوگی۔ یہ مرض دواؤں سے ختم ہونے والی نہیں ہے۔ اگر میرا محبوب میرا مالک ایک دفعہ میرے سامنے آ جائے مجھے اپنا دیدار دے دے تو میں اچھی بھلی تندرست ہو کر بیٹھ جاؤں۔ میری مرض جاتی رہے مجھے میرے مالک کے دیدار سے ہی شفا ہوگی۔

معنی: روگ: بیماری، مرض۔ وَنجم: جائیں، دور ہوں۔ داروں: دواؤں سے
جے: اگر۔ طبیب: حکیم، معالج۔ لگن: لگیں، علاج کریں۔ چنگی: اچھی، تندرست
تھی: ہو جاؤں۔ بہاں: بیٹھوں۔ موں: مجھے۔ ملن: ملیں، دیدار دیں

فریداُ دِل اندر دریاوٗ کندھی لگا کیہہ پھرے
ٹُبھی مار منُجھاہیں مُنجھوں ہی مانک لہن

ترجمہ: اے فرید تیرے دل میں ایک دریا ہے تو کناروں پر کیوں پھر رہا ہے کناروں سے کیا تلاش کر رہا ہے۔ درمیان میں گہرا غوطہ لگا موتی ہمیشہ گہرائی سے ملتے ہیں۔ دریا کے اندر داخل ہو کر دیکھ تب ہی تجھے کچھ حاصل ہوگا۔

معنی: دریاوٗ: دریا، بحر، ساگر۔ کندھی: کنارہ، ساحل۔ کیہہ: کیا۔ پھریں: پھرتا ہے
ٹُبھی: غوطہ، ڈُبکی۔ مُنجھاہیں: درمیان، گہرائی۔ مُنجھوں: درمیان سے ہی۔
مانک: موتی، گہر، دُر، وتھ۔ لہن: ملیں، حاصل ہوں، فائدہ۔

فریداُ دَمامہ وَجیا موت دا چڑھیا ملک الموت
گھن واہے جندڑی ڈھاہن واہے کُوٹ

ترجمہ: اے فرید موت کا نقارہ بجا دیا گیا ہے۔ عزرائیلؑ جان قبض کرنے کے لیے آ گیا ہے۔ موت کا وقت آ پہنچا۔ روح جسم سے نکال کر چل دیا۔ قلعہ گرا گیا حصار ختم کر گیا۔ اس کے سامنے کوئی چیز رکاوٹ نہ بن سکی۔ موت کے سامنے کسی کا زور نہیں۔

معنی: دَمامہ: نوبت، نقارہ۔ وَجیا: بجا۔ ملک الموت: موت کا فرشتہ۔
گھن: لے۔ واہے: گا۔ جندڑی: روح جان۔ ڈھاہن: گرا۔ کوٹ: قلعہ، حصار

کوٹ ڈھٹھا گھر لٹیا ڈیرے پئی کہا
جیوندیاندے ہور راہ مویاندے ایہ راہ

ترجمہ: قلعہ مسمار کر دیا گیا گھر لٹ گیا روح قبض کر لی گئی ڈیرے پر ماتم شروع رونا دھونا شروع ہو گیا۔ کیونکہ جینے والوں کے اور راستے اور طریقے ہیں اور مرنے والوں کا

یہی راستہ ہے۔ان کا راستہ یہی ہوتا ہے۔

معنیٰ: کوٹ: قلعہ، حصار۔ ڈھٹھا: گرا، مسمار ہوا۔ لٹیا: لوٹ لیا۔ پئی: پڑی۔
کہا: رونا دھونا، ماتم، بین۔ جیوندیاں: زندے۔ مویاں: موت کے بعد۔
ایہہ: یہی، یہ ہی

فریدؒا دُنی دے لالچ لکیاں محنت بُھل گئی
جان سر آئی اپنے سَبھو وِسر گئی

ترجمہ: اے فرید دنیاداری میں پڑ کر دنیا کے لالچ میں پڑ کر محنت یعنی خداوند تعالیٰ کا ذکر بھول گیا۔اس کو یاد کرنا بھول گیا۔غفلت آ گئی اور جب بات اپنے سر پہ آئی تو سب کچھ بھول گیا۔کچھ بھی یاد نہ رہا۔

معنیٰ: دُنی: دنیا، جہاں۔ لالچ: لوبھ، حرص۔ لکیاں: لگے۔ بُھل: بھول گئی۔
جاں: جب۔ سبھو: تمام، کل، سب۔ وِسر: بھول

فریدؒا سِکاں سِک سِکیندیاں سِکن ڈِینہے رات
مینڈیاں سکاں سبھ وَنجن جاں پریا پائی جھات

ترجمہ: اے فریدؒ دن رات دل میں ارمان لیے خواہشات لیے ترستے تڑپ رہے ہیں۔میری تمام خواہشات ارمان پورے ہو جائیں جب میرا محبوب میرا مالک میری طرف ایک نگاہِ کرم سے دیکھ لے سب اَرمان مِٹ جائیں۔دِلی سکون مل جائے۔جب میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے۔

معنیٰ: سِکاں: خواہشات، ارمان۔سِکیندیاں: دل میں ارمان لیے۔
سِکن: خواہشات رکھیں۔ڈِینہے: دن، روز، یوم۔مینڈیاں: میری۔سِکاں: خواہشات

سَبھ: تمام،کل۔ وَنجن: جائیں۔ جاں: جب۔ پریا: محبوب، مالک۔ جہات: نظر

فریدؒا دِیہہ جَر جَر ہوئی نین وَہے سریش

سے کُوہاں مَنجھا تھیا آنگن تھیا بدیس

ترجمہ: اے فرید جسم لرزنے لگا کانپنے لگا آنکھوں میں پیک آنے لگی بینائی کم ہوگئی۔ اب سینکڑوں کوس پر چارپائی دکھائی دیتی ہے اور صحن تو ایسے لگتا ہے جیسے دوسرا کوئی غیر ملک ہو۔ ہر چیز قریب پڑی ہوئی بھی دور دکھائی دیتی ہے۔

معنی: دِیہہ: جسم، بدن۔ جرجر: تھرتھراہٹ، لرزہ۔ سریش: پیپ۔ وَہے: جاری، بہے
سے: سینکڑوہ۔ کوس: ڈیڑھ میل کا فاصلہ۔ منجھا: چارپائی، کھاٹ۔ تھیا: ہوا۔
آنگن: صحن۔ بدیس: غیر ملک

فریدؒا سودر سچا سیوں جت مُکلو بی جاہ

رج مَستک ہڈ کھوہ عمل نہ وِکن کھاہ

ترجمہ: اے فریدؒ مالک کا دروازہ سچا اور بڑا وسیع ہے۔ جس کا طول و عرض کسی کو معلوم ہی نہیں ہے اور ہم کیا ہیں چوڑا ماتھا ہڈیاں کنویں کی طرح اور ہمارے اعمال تو خاک کے برابر بھی نہیں ہیں۔

معنی: سُو: وہ۔ دَر: دروازہ۔ سیوں: ہے۔ جت: جس۔ مکلو: ملکی۔
جاہ: جگہ۔ رَج: چوڑا۔ مستک: ماتھا، جبیں۔ ہڈ: ہڈیاں۔ کھوہ: کنواں۔
وکن: فروخت ہوں۔ کھاہ: راکھ، مٹی

فریدؒ سے داڑھیاں کُوڑیاں جو شیطان بھچن

آ ہرن تلے ودان جیوں دوزخ کھڑ دَھرئین

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں اے فرید وہ داڑھیاں یا وہ باریش لوگ جھوٹے ہیں جو شیطان کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں۔اُن کی داڑھیاں صرف دکھلاوے کی ہیں۔ان کے ساتھ جہنم میں اس طرح ہوگا جس طرح وَدان کے نیچے آ ہرن چوٹیں کھاتی ہے۔ اُن کواسی طرح جہنم میں لے جاکر رکھ دیا جائے گا۔ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

معنی: سے: وہ۔ کُوڑیاں: جھوٹی۔ بھچن: بہکاوا۔ تلے: نیچے۔وَدان: بڑا ہتھوڑہ جیوں: جیسے۔کھڑے: لے جائے۔ دَھرئین: رکھیں

فریدؒ ایسا ہو رہو جیسے ککھ مسیت

پیراں تلے لتاڑیے کدی نہ چھوڑے پریت

ترجمہ: اے فریدؒ اس دنیا میں ایسے ہوکر رہو جیسے مسجد میں بچھائے ہوئے گھاس کے تنکے ہوتے ہیں۔ان کو پاؤں کے نیچے روندا جاتا ہے لیکن وہ پھر بھی وہاں رہتے ہیں۔وہ خدا کے گھر کو نہیں چھوڑتے ہیں۔

معنی: ککھ : تنکا گھاس۔ مسیت: مسجد۔ پیراں: قدم، پاؤں۔ تلے: نیچے۔ لتاڑیے: روندیں۔ کدی: کبھی۔ پریت: دوستی، ساتھ

فریدؒ ایسا ہوئے رہو جیسے ککھ مسیت

پیراں ہیٹھ لتاڑیے صاحب نال پریت

ترجمہ: اے فریدؒ اس دنیا میں ایسے رہو جیسا مسجد میں گھاس کا تنکا۔اُس کو نمازی پاؤں تلے روندتے ہیں لیکن پھر بھی اپنے مالک کا ساتھ نہیں چھوڑتا ہے۔مالک کی رضا پر راضی

رہتا ہے۔

معنی: ککھ: گھاس کا تنکا۔ مَسیت مسجد۔ پیراں: پاؤں، قدم۔ ہیٹھ: نیچے۔
لتاڑیئے: روندیں۔ صاحب: مالک، رب جلیل۔ نال: ساتھ۔ پریت: محبت، لگاؤ

سائیں سیویاں کھل گئی ماس نہ رہیا دِیہہ
تب لگ سائیں سیوساں جب لگ ہوسوں کھیہ

ترجمہ: مالک کا وِرد کرنے سے جسم پہ کھال نہ رہی اور بدن پر گوشت نہ رہا۔ سب سوکھ گئے۔ میں اُس وقت تک اپنے مالک کا ذکر کرتا رہوں گا جب تک میں مر کر مٹی نہیں ہو جاتا۔ جب تک جان میں جان ہے خدا کا ذکر کرتا رہوں گا۔ اپنے مالک کو پکارتا رہوں گا۔

معنی: سائیں: مالک، باری تعالیٰ۔ سیویاں: عبادت کرتے ہوئے۔
کھل: چمڑی، کھال، پوش۔ ماس: گوشت۔ رہیا: رہا۔ دِیہہ: جسم، بدن۔
تب لگ: اس وقت تک۔ سیوساں: ذکر کروں گا۔ جب لگ: جب تک۔
ہوسوں: ہوں گا۔ کھیہ: مٹی، خاک

فریدؒا پاؤں پسار کے اَٹھے پہر ہی سوں
لیکھاں کوئی نہ پچھیسی جے وچوں جاوی ہوں

ترجمہ: اے فرید چوبیس گھنٹے دن رات سدا ہی پاؤں لمبے کر کے چادر تان کر سوئے رہو۔ تمہیں سے کوئی حساب نہیں مانگے گا کوئی پرسش نہیں ہوگی۔ اگر اپنے دل سے میں یعنی تکبر غرور مغروری ختم کر دو اُس مالک کے سامنے عاجزی انکساری اختیار کر و دل سے تسلیم کر لو کہ مالک تو ہی عظیم ہے تیرا کوئی ثانی نہیں ہے۔

معنی: پیر: قدم، پاؤں۔ پسار کے: لمبے کر کے۔ اٹھے پہر: چوبیس گھنٹے۔

سوں: سوئے رہو۔ لیکھا: حساب۔ پچھی: پوچھے۔ جے: اگر۔ جاوی: چلی جائے
ہوں: میں، تکبر، غرور، مغروری، مان

فریداؔ راتیں چار پہر ڈُوستا ڈُو جاگ
گھنا سوں سیں گُور ماں لہسیا ایہہ وراگ

ترجمہ: اے فرید راتیں بڑی طویل ہیں 12 گھنٹے کی ہیں تم آدھی رات سویا کرو۔ ایک آدھی رات جاگ کر اپنے مالک کا ذکر کیا کرو اُسے یاد کیا کرو۔ اُس کو راضی کر لو۔ تجھے قبر میں بہت سونے کا موقعہ ملے گا۔ سونے کی یہ تمہاری حسرت وہاں پوری ہو جائے گی۔ قبر میں تمہیں محشر تک سونا ہی ہے۔ اس لیے اپنی زندگی میں جاگ کر مالک کو راضی کر لو۔ اس کا ذکر کرو۔

معنی: راتیں: راتیں، لیل۔ ڈو: دو۔ سُتا: سویا۔ جاگ: جاگو۔ گھنا: زیادہ سوں سیں: سوئے گا۔ گور: قبر، لحد۔ ماں: میں۔ لہسیا: اُتر جائے گا، پورا ہو گا۔ وراگ: حسرت، ارمان، آرزو

راتیں سویں کھٹ فریداؔ ڈینہیں پٹیں پیٹ کوں
جاں تُوں کھٹن ویل تیں تداہیں رہیوں سوں

ترجمہ: رات کو بستر پر چارپائی پہ سوتا ہے اور دن کو پیٹ پالنے کے لیے روزی کی تلاش میں پھرتا ہے۔ پیٹ کے لیے پیٹتا ہے جب تمہارا کمانے کا محنت کرنے کا کچھ حاصل کرنے کا وقت تھا اُس وقت تو سویا رہا وہ وقت تو نے سو کر گزار دیا۔ اس وقت تجھے کچھ کرنے کا ہوش نہ آیا۔

معنی: راتیں: رات کو۔ سویں: سوتا ہے۔ کھٹ: چارپائی۔ ڈینہیں: دن کو

پیٹیں: پیٹا ہے۔ کوں: کو۔ جاں: جب، جس وقت۔ کھٹن: کمانے۔
ویل: وقت، سماں۔ تاں: تب، اُس وقت۔ رہیوں، رہا

فریدؒا سُتیاں نیند مت پوندے ایو
جہاں نین نیندراوے دھنی مِلندے کیو

ترجمہ: اے فریدؒ ایسے سونے سے ایسے لیٹنے سے نیند نہیں پڑتی ہے۔ جن کی آنکھوں میں نیند کی خماری ہے جن کی آنکھیں سوتی ہیں انہیں کچھ حاصل کیسے ہو۔ ان کے نصیب کیسے بدلیں انہیں مالک کیسے ملے۔ انہیں اپنے مالک کا قرب کیسے حاصل ہو۔ جو مالک سے ملنے کی کوشش ہی نہیں کرتے اسے پکارتے نہیں اسے یاد ہی نہیں کرتے۔

معنی: سُتیاں: سوئے ہوئے، نیند میں۔ مت: نہیں، شاید۔ پوے: پڑتی، آتی۔
ایو: ایسے۔ جہاں: جن کے۔ نین: آنکھیں، عین۔ نیندراولے: نیند میں۔
دھنی: نصیب، مقدر۔ مِلندے: ملتے۔ کیو: کیوں، کیسے

فریدؒا کھیتی اُجڑی سچے سیوں بولا
جے اَدھ کھادی اُبریں تاں پھل بہتیرا پا

ترجمہ: اے فرید اگر کھیتی اُجڑ گئی ہے فصل تباہ ہوگئی کرنی برباد ہوگئی ہے تو اپنے سچے رب سے فریاد کرو اُسی کو پکارو اس سے مدد مانگو جو آدھی یا جو بھی بچی ہوئی ہے اگر وہ بھی دوبارہ ہو جائے تو بھی تمہیں کافی نفع مل جائے گا۔ یعنی باباجی فرماتے ہیں اے بندے جو زندگی تم نے گمراہی میں غفلت میں برباد کر دی ہے ضائع کر دی ہے اب بھی اُس مالک سے رجوع کرو۔ اُسے یاد کرو اس کا ذکر کرو وہ بڑا مہربان ہے ہوسکتا ہے تمہاری دعا قبول کر لے اور تمہیں اپنی عطاؤں سے نواز دے۔

معنی: سچے: مالک حقیقی، رب تعالیٰ۔ سیوں: کو۔ بولا: پکار، یاد کر، فریاد کر۔
اَدھ: آدھی، بچی ہوئی۔ کھادی: کھائی ہوئی۔ ابریں: اُگے، بڑے۔
تاں: تب، پھر۔ پھل: منافع۔ بھتیرا: زیادہ، کافی۔ پائے: ملے، حاصل کرے

فریدؒا کھیتی اُجڑی گروی پر رہیا مال
صاحب لیکھا منکسی بندے کون اَحوال

ترجمہ: اے فرید تیری کھیتی اُجڑ گئی تم نے اپنی زندگی غفلت میں ضائع کر دی۔ اپنے مالک کا ذکر نہیں کیا اپنے رب کو راضی نہیں کیا ہے۔ اس فانی دنیا کے پیچھے لگا رہا ہے۔ عمر رائیگاں چلی گئی اب تمہاری زندگی یعنی رہن ہو گئی ہے۔ روزِ محشر تمہارا مالک تمہیں پوچھے گا کہ تم نے اپنی زندگی میں مجھے یاد نہ کیا مجھے نہ پکارا اے بندے اب تم بتاؤ کس کے حوالے ہو۔ کس کے رحم و کرم پر ہو۔ اب تمہارا کون مددگار ہے۔
معنی: گروی: رَہن۔ رہیا: رہا۔ صاحب: مالک، رب تعالیٰ۔ لیکھا: صاحب۔
منکسی: مانگے گا، پوچھے گا۔ احوال: حوالے

فریدؒا کڈیں اہ ہکڑا اتے ہن بھی تھیسی ہِک
او پئی ٹنّا نہ کرے تیہی لایوس سِک

ترجمہ: اے فریدؒ کبھی اکیلا تھا اور ابھی اکیلا ہی ہوگا اور کوئی تمہارے ہمراہ نہیں ہوگا۔ اکیلا آیا اکیلا ہی جائے گا اور اکیلا ہی رہے گا۔ تم نے ایسی اُمید لگالی تھی کہ کبھی تم اپنے فائدے کے کام کی کوشش ہی نہیں کرتا تھا۔ تم نے ایسی تمنا لگالی تھی کہ اپنا فائدہ یا فائدے کا کام کرنا سوچا ہی نہیں تھا۔
معنی: کڈیں: کبھی۔ رَہ: تھا۔ ہکڑا: اکیلا، ایک۔ اَتے: اور۔ ہن: ابھی۔

تھیسی: ہوگا۔ ہک: ایک۔ اوپئی: کبھی۔ ٹنا: کوشش۔ تہئی: ویسی، ایسی۔
لایوس: لگائی۔ سک: اُمید، آرزو

اے فریدؒ کدے آ ہو ہیکڑا اُتے ہن تھیو پرگٹ

ایو پاوٗ مشاہرو جاں لا بیٹھوں ہٹ

ترجمہ: اے فرید کبھی تو اکیلا تھا اور ابھی تو ظاہر ہوگیا ہے اور تم نے اپنی دکان لگالی ہے جو کرے گا وہی بھرے گا۔ ایسے ہی اپنا روزینہ حاصل کرتے رہو۔ جو کرو گے وہی ملتا جائے گا۔ جتنی کوشش کرتا ہے اتنا ہی پالیتا ہے۔

معنیٰ: کدے: کبھی۔ آ ہوں: تھا۔ ہیکڑا: اکیلا۔ ہن: ابھی، اب۔ تھیو: ہور، ہوگیا۔
پرگٹ: ظاہر۔ ایو: ایسے۔ مشاہرو، روزینہ۔ جاں: جب۔ لا: لگا۔ ہٹ: دکان

فریدؒ چلے پردیس کو قُطب جَو کے بھاوٗ

سانپاں جُودھاں ناہراں تینوں دانت بندھاوٗ

ترجمہ: فرید کسی دوسرے علاقے پردیس کو چلے کسی اللہ والے کسی کامل ولی کو تلاش کرنے کے لیے اُس کی تلاش میں نکلے۔ اے سانپو اژدہوا اپنے دانت تیز کرلو۔ ہوشیار ہوجاوٗ۔

معنیٰ: پردیس: دوسرے دیس۔
قطب: چکی کا کیل جس کے گرد چکی گھومتی وہ وَلی جس کے ذمہ کسی علاقے کا نظام ہوتا ہے۔
جوکے: تلاش کرنے۔ بھاوٗ: قیمت: در۔ سانپا: سانپوں۔ جودھاں: اژدھوں
ناہراں: بھیڑیوں۔ بندھاوٗ: تیز کرلو

فریدؒا کرن حکومت دُنی حاکم ناؤں دھرن
اَگے ڈھول پیا دیاں پچھے کوت چلن
چڑھ چلن سُکھ واسی اُپر چور جُھلن

ترجمہ: اے فرید دنیا میں حکومت کرنے والے حکمران کے نام سے پکارے جاتے ہیں جو حکمران کہلاتے ہیں۔ آگے لاؤلشکر فوج کی ڈھول ہوتی ہے اور پیچھے درباری چلتے ہیں۔ وہ سوار ہوتے ہیں سکھی زندگی بسر کرنے والے اور سروں پر پنکھے جھولنے والے پنکھے جھولتے ہیں۔

معنی: کرنی: کریں۔ دُنی: دنیا، عالم، جہان۔ ناؤں: نام۔ دھرن: کہلائیں
اَگے: آگے، پیش۔ ڈھول: گردوغبار۔ پیادیاں: پیدل چلنے والے سپاہی۔
کوت: درباری، اُمراء۔ چلن: چلیں۔ واسی: رہنے والے، بسنے والے۔
اُوپر: اُوپر۔ چور: پنکھے۔ جُھلن: جھولیں

کناں دنداں اکھیاں سبھنیاں دتی ہار
ویکھ فریدؒا چھڈ گئے مُڈھ قدیمی یار

ترجمہ: کان سننے کے قابل نہ رہے دانت، چبا نہیں سکتے آنکھوں میں بینائی نہ رہی سب نے ساتھ چھوڑ دیا۔ اب کوئی کسی کام نہیں آتا۔ سب نے جواب دے دیا ہے۔ اے فریدؒ جو قدیم سے شروع سے ساتھ تھے۔ جو قدیمی ساتھی تھی جو پرانے دوست تھے اب وہ بھی ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ اب میرا کوئی بھی ساتھی نہیں رہا ہے۔

معنی: کناں: کان۔ دنداں: دانت۔ اکھیاں: آنکھیں۔ سبھناں: تمام نے
دِتی: دی۔ ہار: ساتھ چھوڑ دیا۔ چھڈ: چھوڑ۔ مُڈھ: بنیادی۔ قدیم: پرانے، لنگوٹیے
یار: دوست، ساتھی۔

کُنت نَیناں تن گارڑی ناگاں ہاتھ مَنا

وِس گندلاں مَندہ نگر ہوریں لہر لہا

ترجمہ: اپنے خاوند سے اپنے مالک سے اپنے رب سے لُو لگا لینا ایسے ہی ہے جیسے غلامی کا پھندا اپنے گلے میں ڈال لینا ہے۔ بندہ اُس کی رضا کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا ہے جو وہ چاہے اُسی پر شاکر رہتا ہے۔ جیسے سانپوں کو چھونا منع ہے اُنہیں چھیڑنا خطرناک ہے ایسے ہی اپنے مالک کی رضا کے خلاف چلنا خطرناک ہے۔ دنیا کے لالچ میں پڑنا یہ کڑوی گولیاں ہیں زہریلی گندلیں ہیں برے لوگوں کی صحبت برے لوگوں میں رہنا ان کی مجلس کرنا اور دنیا کے لالچ اور لذتوں سے دوسروں کو منع کرنا ہے کہ وہ بھی اس فانی دنیا کے لالچ میں پھنس کر اپنی عاقبت نہ خراب کریں۔

معنی: کُنت: خاوند، خصم، مالک، رب تعالیٰ۔ نیناں: آنکھیں۔ گارڑی: پھندا، پھاہی ناگاں: ناگ، اژدھے، سانپ۔ مناء: منع۔ وِس: زہر، زہریلا۔
گندلاں: سرسوں وغیرہ کے تنے۔ ہوریں: اوروں کو، منع کرنا۔ لہر: موج، چھل
لہا: منافع، فائدہ

فریدؔا کوکیندڑا تاں کوک کدے تاں رب سُنیسیا

نکل وَیسی پھُوک پِھر کُوک نہ ہُوسیا

ترجمہ: اے فرید اپنے مالک کو پکارتے ہو تو پکارتے رہو۔ یعنی اُس کا ذکر کرتے رہو کبھی تو وہ تم پہ نگاہِ کرم کرے گا کبھی تو تمہاری فریاد سنے گا۔ کبھی تو تم پر مہربان ہوگا اور جب تمہارے جسم سے یہ سانسیں نکل گئیں تب پھر تو اُسے نہیں پکار سکے گا۔ پھر تو اس سے فریاد نہیں کر سکے گا۔ زندگی میں ہی اُسے پکارنے کا وقت ہے۔

معنی: کوکیندڑا: پکارتا۔ تاں: تو، تب۔ کوک: فریاد۔ کدے: کبھی۔
سُنیسیا: سنے گا۔ ویسی: جائے گی۔ پھوک: سانس، ہوا، دم۔ ہوسیا: ہوگا

فریدؒا کیا لڑ چٹے لٹ تھیں جائی چنج وَنے

جے توں مَریں پٹ تاں کہیا تیرا سُو پری

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں کہ اے فرید ان سفید بالوں سے اس بڑھاپے سے لڑتا ہے اس سے کیوں جھگڑتا ہے جیسے وَن کے درخت پر بیٹھنے کی جگہ سے پرندے آپس میں لڑتے ہیں حالانکہ ان کا وہاں کوئی پکا بسیرا نہیں ہے۔ ذرا آہٹ ہوگی تو اُڑ جائیں گے۔ تو ان کی طرح بڑھاپے سے کیوں ناراض ہے۔ اگر تو اپنے پیٹ کے لیے فکر مند ہے تو وہ کیسا تیرا محبوب ہے جو تجھے رزق نہیں دیتا تیرا خیال نہیں رکھتا ہے۔

اے فرید ان سفید بالوں کے وقت تیرے پلّے تیرے دامن میں کیا ہے۔ جس طرح وَن کے درخت پر پرندے ہیں۔ اگر تو اپنے پیٹ کی فکر میں مر رہا ہے تو وہ کیسا تیرا محبوب ہے جو تیری یہ حاجت پوری نہیں کرتا۔

معنی: لڑ: پلّہ، دامن، جھولی، جھگڑا لڑائی۔ چٹے: سفید۔ لٹ: زلف کے کٹتے بال جائی: جگہ جیسے۔ چنج: چونچ: منقار، پرندے۔ وَنے: ایک درخت، حال، حالت۔ جے: اگر۔ مریں: مرتا ہے، مرے۔ پٹ: پیٹ۔ تاں: توں، تب۔ سُو: وہ پری: محبوب، مالک، رب تعالیٰ

فریدؒا لہریں سائر کھہندیاں بھی سوہنس تَرن

کیا تریں بگ بپڑے پہلی لہر ڈُبن

ترجمہ: اے فرید سمندر کی لہریں آپس میں ٹکرا رہی ہیں۔ پھر بھی وہ ہنس اس میں تیر رہے ہیں انہیں کوئی فکر نہیں ہے لیکن یہ نکمّے بیچارے بگلے کیا تیریں گے جو پہلی لہر میں ہی ڈوب جائیں گے۔ باباجی فرماتے ہیں کہ جس کو خدا نے کوئی کام کرنے کی قدرت عطا کی ہو وہی وہ کام کرسکتا ہے جسے عطا نہ کی ہو وہ ایسا کام نہیں کرسکتا ہے۔

معنی: لہریں: موجیں۔ سائرٗ: سمندر، بحر۔ گھہندیاں: ٹکراتی۔ سُو: وہ۔
ہنس: بطخ نما آبی پرندہ۔ ترن: تیریں۔ بگ: بگلا۔ بپڑے: نکمّے، بیچارے، نمانے
ڈبن: ڈوبیں، غرق ہوں

فریدؒا مانک اُتھاہ قدر کی جانے شیش گری

اکے تاں گُوہڑا شاہ جانے اِکے تاں جانے جوہری

ترجمہ: اے فرید جو قیمتی موتی ہوتے ہیں وہ تو سمندر کی گہرائی میں ہی ملتے ہیں شیشے کا کام کرنے والا اُن کی قدر کیا جانتا ہے۔ اُسے کیا پتہ کہ یہ کتنے قیمتی ہیں۔ ان کی قدر تو کوئی عظیم بادشاہ یا کوئی جوہری جانتا ہے جن کا ان موتیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جو انہیں خریدتے یا استعمال کرتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے کام کا ہی پتہ ہوتا ہے۔

معنی: مانک: موتی، گوہر، دُر، دتھ۔ اتھاہ: گہرائی، عمیق۔ شیش گر: شیشے کا کام کرنے والا
اِکے: ایک کوئی۔ گوہڑا: عظیم بادشاہ۔ تاں: تو، تب۔
جوہری: ہیرے موتیوں کا بیوپار کرنے والا، پرکھیا، سوداگر۔ تاں: تب، پھر
اِکے: ایک، کوئی

فریدؒا ماں سے جے میری کملی جس جیون رکھیا ناؤں

جاں دن پنُّے موت دے نہ جیون نہ ماؤں

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں میری ماں یہ نہیں جانتی تھی جس نے میرا نام زندگی رکھ دیا یعنی جینے والا نام رکھ دیا اور جب زندگی کے دن پورے ہوئے جب موت آئی تو نہ اس وقت ماں ہی موجود تھی اور نہ زندگی تھی۔ موت کے سامنے اس وقت دونوں ہی نہیں تھے اور موت کے سامنے کوئی بھی نہیں ٹھہر سکتا ہے۔

معنی: جے: اگر، جو۔ کملی: جھلی۔ جیون: زندگی، حیاتی۔ رکھیا: رکھا۔ ناوٗں: نام، اسم
جاں: جب۔ پنے: پورے ہوئے۔ دے: کے۔ ماوٗں: ماں، جنم دینے والی

مُنّاں مُن مُنایا سر مُنّے کیا ہوئے
کیتی بھیڈاں مُنیاں سِرک نہ لدھی کوئے

ترجمہ: مونا یعنی منڈوایا مونڈا اور منڈوایا سر کے منڈوانے سے کیا ہوتا ہے۔ سر منڈوانے سے کوئی ولایت نہیں مل جاتی ہے۔ کچھ بدل نہیں جاتا ہے۔ جب تک دل نہ بدلا جائے۔ حلیہ بدلنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے۔ بابا جی فرماتے کتنی بھیڑیں مونڈی گئیں ان کا کوئی سرا نہیں ملا ہے۔ وہ بعد کہیں نہیں ملی ہیں۔ ان سے کیا سبق ملا یا کیا حاصل ہوا۔

معنی: مُنّاں: مونڈا۔ مُن: مونڈ۔ مُنایا: منڈوایا۔ کیتی: کتنی۔ بھیڈاں: بھیڑیں
سرک: راستہ، سرا۔ لدھی: ملی، حاصل ہوئی۔ کوئے: کوئی۔

فریداؒ مُنجھ مکہ مُنجھ ماڑیاں مُنجھے ہی محراب
مُنجھے ہی کعبہ تِھیا کیں وی کَری نماز

ترجمہ: بابا جی سرکار فرماتے ہیں کہ اے فرید مجھ میں ہی یعنی میرے من میں ہی مکہ ہے میں ہی وہ عمارت ہوں میرے اندر ہی محراب مسجد ہے۔ جب مکے والا کعبے والا میرے اندر موجود ہے میں ہی کعبہ ہوں تو پھر کس کی نماز پڑھی کس کی نماز ادا کی۔ یہ ولی اللہ لوگوں کی بات ہے۔

معنی: مُنجھ: میں، مجھ۔ ماڑیاں: ڈیوڑیاں، عمارتیں۔ منجھے: میں ہی۔ تھیا: ہوا، ہوں۔
کیں: کس۔ دی: کی۔ کری: کی، پڑھی ادا کی۔ نماز: صلوٰۃ، نماز۔

موسیٰؑ نٹھا موت تھیں ڈُھونڈھے کائے گلی
چارے کُنجاں ڈُھونڈھیاں اَگے موت کھلی

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ موت سے بھاگے کہ موت نہ آئے موت سے بچ جاؤں۔ وہ چھپنے کے لیے آڑ کے لیے گلی یعنی جگہ تلاش کر رہے تھے جہاں موت نہ آ سکے۔ انہوں نے چاروں جانب تلاش کیا ہر طرف موت آگے موجود تھی۔ لہٰذا موت سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا ہے۔ جہاں بھی ہو موت وہیں پہنچ جاتی ہے۔ خدا نے ہر ایک کی موت کا ذریعہ اور وقت مقرر کر دیا ہے۔ جو بدل نہیں سکتا ہے۔

معنی: موسیٰ: خدا کے پیارے پیغمبر جن پر تورات نازل ہوئی، قوم بنی اسرائیل کے پیغمبر۔
نٹھا: بھاگ، دوڑا۔ تھیں: سے۔ ڈھونڈھے: تلاش کرے۔ کائے: کوئی۔
کنڈاں: اطراف، جانب، سمتیں۔ اَگے: آگے۔ کھلی: کھڑی، موجود

فریدؒا میں تن اَوگن اَیتڑے چَمّی اَندر وار
اِک نری خواری تھی رہے جے ڈِسن باہر وار

ترجمہ: اے فرید مجھ میں میرے جسم میں اتنے گناہ اتنے عیب ہیں لیکن وہ کھال کے اندر پوشیدہ ہیں چھپے ہوئے ہیں۔ ان پر میری کھال کا پردہ ہے۔ اگر وہ تمام باہر نظر آ جائیں تو میرے لیے اس زمانے میں ایک خواری بدنامی اور ملامت کا باعث بن جائیں۔ میرے لیے زندگی مشکل ہو جائے لیکن یہ اُس مالک کی مہربانی ہے کہ اس نے ان گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔

معنی: تن: جسم، بدن، قلبوت۔ اَوگن: گناہ، عیب، خطا۔ اَیتڑے: اتنے۔
چَمّی: کھال، چھڑا، پوس، میشا۔ اندروار: اندر۔ ہِک: ایک۔ نری: خالص۔
خواری: بدنامی، ملامت۔ تھی رہے: ہو جائے، بن جائے۔

ڈِسن: دکھائی دیں، نظر آئیں۔ باہروار: باہر، ظاہر

فریداؒ میں تَن اَوگن ایتڑے جیتے دَھرتی ککھ
تُو جیہا مَیں نہ لَہاں میں جیہاں کئی لکھ

ترجمہ: جناب باباجی فرماتے ہیں اے فرید میرے جسم میں اتنے گناہ عیب ہیں کہ جتنے اس زمین پر تنکے ہیں فرماتے ہیں انے مالک اے میرے رب تعالیٰ میں تیرے جیسا نہیں ہوں نہ ہوسکتا ہوں اور میرے جیسے زمانے میں لاکھوں ہیں۔تو بے عیب ہے گناہوں سے پاک تیرا کوئی ثانی نہیں ہے تو واحد اور باقی ہے۔

معنی: تن: جسم، بدن، قلبوت۔ اوگن: گناہ، عیب۔ ایتڑے: اتنے۔ جیتے: جتنے۔ دھرتی: زمین، بھوئیں۔ ککھ: تنکے۔ جیہا: جیسا۔ لہاں: خوبیاں، برابری

وَچھوڑا بُریار جت وِچھڑے تَن پتلا
سے ماہنوں ہنسیار وِچھڑے میٹے جوتھئین

ترجمہ: باباجی فرماتے ہیں اپنے محبوب کی جدائی اس سے دوری بہت بُری ہوتی ہے۔ جس کا پیارا جدا ہوتا ہے اُس کا جسم سوکھ کر دُبلا پتلا کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔سینکڑوں ہنس مکھ انسان جدا ہوئے اپنے محبوب سے بچھڑے اور انہوں نے چپ سادھ لی۔ اور پریشان ہو گئے۔وہ اپنا غم اپنے اندر ہی لے کر بیٹھ گئے۔اس جدائی کو کون ختم کرے کون اسے مٹائے۔

معنی: وچھوڑا: جدائی، دوری، وقت۔ بُر: برا۔ یاو: دوست، ساتھی، پیارا۔ جت: جس، جس کو۔ وِچھڑے: جدا ہوئے۔تن: جسم بدن۔ دُبلا: لاغر، کمزور، پتلا۔ مانہوں: انسان، بندے۔ ہنسیار: ہنس جیسے حسین۔ میٹے: خاموش، چپ۔

تھئیں: ہوئے، ہو گئے۔

سیج وِچھاون پاہرو جِتھے جائے سَون

تنہاں جِھاندیاں ڈھیریاں دُوروں پیا دِسن

ترجمہ: باباجی سرکار فرماتے ہیں کہ وہ شان وشوکت والے لوگ جن کی سیج جن کا بستر اُن کا غلام ان کے خادم بچھاتے تھے اور اس پر جا کر وہ سوتے تھے۔ وہ سب موت نے فنا کر دیے مار دیے۔ اس دنیا سے مٹا دیے۔ آج ان کی قبریں دور سے نظر آتی ہیں کبھی جن کا زمانے میں طوطی بولتا تھا۔ آج سوائے قبروں کے کچھ نہیں رہا۔ آخر وہ بھی مٹ جائیں گی۔ موت سب سے زور آور یہ سب کو مٹا دیتی ہے۔

معنی: سیج: بستر۔ وِچھاون: بچھائیں۔ پاہرو: محافظ، نگہبان۔

کوسنگ: جو ساتھ کرنے کے لائق نہ ہو، برا۔ تیاگ: چھوڑ دے، علیحدگی۔ درگاہ: بارگاہ

تھیوی: ہوگا۔ مُکھ، منہ، رُخ، چہرہ، رو۔ کُوئے: کوئی۔ داغ: دھبہ

فریدؔا ہاتھی سُوہن اَنباریاں پچھے کٹک ہزار

جاں سَر آوی اپنے تاں کو مِیت نہ یار

ترجمہ: اے فرید ہاتھی اپنے غول میں جھنڈ میں اچھے لگتے ہیں یا کھریں ڈالے ہوئے ہی اچھے لگتے ہیں۔ جبکہ ان کے پیچھے لڑاکوں کے ہزاروں لشکر ہوں پھر باباجی فرماتے ہیں کہ جب تمہارے اپنے سر پہ بنے تو نہ کوئی دوست اور نہ کوئی ساتھی ساتھ دیتا ہے۔ برے وقت میں سب ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کی بات ہے جو کبھی حکمران تھے

معنی: سُوہن: اچھے لگیں۔ انباریا: ہاتھوں کی پاکھریں، غول، جھنڈ۔ پچھے: پیچھے، بعد۔

کٹک: لشکر، فوج، لام۔ جاں: جب، جس وقتے آوی: آئے، بنے۔

تاں: تب، اُس وقت۔ کو: کوئی۔ مت: متر، ساتھی، پیارا۔ یار: دوست، بیلی۔

فریدؒا اُتھاں ٹکئے جتھے سارے اَنّھے
نہ کُو ساکُوں جانے نہ کُو ساکُوں مَنّے

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں اے فرید وہاں ایسی جگہ ٹھہریں ایسی جگہ قیام کریں جہاں تمام لوگ بینائی سے محروم ہوں۔ یعنی کوئی بھی کسی کی طرف دیکھنے والا نہ ہو کہ فلاں کیا کر رہا ہے سب اپنے حال میں مگن ہوں۔ وہاں نہ تو کوئی ہمیں جانتا ہی ہو نہ کوئی ہمیں مانے کہ یہ فرید ہیں۔ ہمیں کوئی تسلیم ہی نہ کرے۔

معنی: اُتھاں: اُس جگہ، وہاں۔ ٹکئے: ٹھہریں۔ جتھے: جہاں۔
وَسن: بسیں، رہتے ہوں۔ اَنّھے: اندھے، بینائی سے محروم۔ کُو: کوئی۔
ساکُوں: ہمیں۔ منے: مانے، تسلیم کرے۔

زندگی دا وَساہ نہیں سمجھ فریدؒا تُوں
کر لے اچھے عمل تے ہو جا سرنگوں

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں اس فانی زندگی کا کوئی بھروسہ کوئی اعتبار نہیں کہ یہ کب ساتھ چھوڑ جائے۔ اس لیے اس دنیاوی زندگی میں اچھے عمل کر لے اور عاجزی وانکساری اختیار کر لے۔ اس مالک کو عاجزی وانکساری قبول ہے جو مغرور ہو وہ راندہ جاتا ہے۔ اس کی قدرت کے سامنے سر جھکا دے۔

معنی: دا: کا۔ وَساہ: بھروسہ، اعتبار۔ تُوں: تو، تم، آپ۔ سرنگوں: سر جھکا دے
عمل: کام

فریدؒا جنہیں دا صبر کمان اُتے ذِکر کماون کانیاں
اُوہناں مَندے بان خالق خالی نہ کرے

ترجمہ: اے فرید جو لوگ اس مالک کی رضا پر شاکر ہوں صبر اور برداشت کرنے والے ہوں صبر ہی ان کی کمان اُن کے تیر بھی ذکر کرتے ہیں ان کی برائی کرے مالک پیدا کرنے والا برداشت نہیں کرتا۔

معنی: جنہیں: جنکا۔ کمان: تیر، ہتھیار۔ آتے: تو۔ کماون: کریں۔
کانیاں: تیر، قلمیں۔ اُونہاں: ان، وہ۔ مَندے: برے۔ بان: تیر، خصلت، خو۔
خالق: پیدا کرنے والا، بنانے والا

فریدا بندے رب دے تنے ٹول کرین
مِٹھا بولن نو چلن ہتھوں بھی کُجھ دِین

ترجمہ: اے فرید خدا کے بندے ایسے تین خوبیوں والے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں انہیں ڈھونڈھتے ہیں۔ جو با اخلاق ہوں یعنی شیریں زبان ہوں عاجزی سے چلیں۔ مغرور نہ ہوں اور ہاتھ کے سخی ہوں۔

معنی: بندے: انسان۔ رَبدے: خدا کے۔ تنے: تین، تینوں۔ ٹول: تلاش، ڈھونڈھ
کرین: کریں۔ مٹھا بولن: با اخلاق، شیریں زبان۔ نو چلن: عاجزی سے انکساری سے چلیں
ہتھوں: ہاتھ سے۔ دین: سخاوت کریں

فریدا جیا کھڑسی جب اُتے کیسی سُو وَن جیون
کیا رُوسی تب چُورہی کُوڑا تِھیا

ترجمہ: بابا جی فرماتے ہیں اے فرید جب زندگی کا خاتمہ ہوگا ملک روح کو لے جائے گا اس وقت زندگی کی جان کی حالت کیسی ہوگی۔ کیا حال ہوگا۔ جب چور جھوٹا ہو گیا قصور وار ہو گیا تو پھر کس کے سامنے روئے گا کسے کہے گا کسے سُنائے گا۔

معنی: جِیا: دل، من، چت۔ کَھڑسی: لے جائے گا۔ اتے: تو، تب۔ سُو: وہ۔
وَن: حالت، حال، ایک درخت۔ جیون: زندگی، جان، حیاتی۔ رُوسی: روئے گا۔
تَب: اُس وقت۔ کوُڑا: جھوٹا، کاذب۔ تِھیا: ہوا، ہوگیا

فریدؔا وڈھی ایہہ بہادری کرکسنگ کو تیاگ
درگاہ تِھیوی مُکھ اُجلا کوئی نہ لگے داغ

ترجمہ: اے فرید ایسی دلیری ایسی بہادری کرو کہ برے لوگوں کا ساتھ چھوڑ دیں۔ جو لوگ ساتھ کے قابل نہیں ان کا ساتھ نہ کریں۔ اُن سے تعلق نہ رکھیں، علیحدہ رہیں۔ بارگاہِ الٰہی میں سرخرو ہوگے۔ تمہارا چہرہ روشن ہوگا اور تمہارے چہرے پہ کوئی داغ نہیں لگے گا۔ تمہارے ذمہ کوئی بدنامی نہیں ہوگی۔ وہ مالک صاف کرنے والا ہے۔
معنی: وَڈھی: بڑی۔ ایہہ: یہ۔ کوسنگ: جو ساتھ کے قابل نہ ہو۔
تیاگ: چھوڑ، علیحدہ ہو جا۔ درگاہ: بارگاہ الٰہی۔ تھیوی: ہو۔ مُکھ: منہ، رُخ، چہرہ
کوئے: کوئی۔ داغ: دَبہ، بدنامی



چودھری محمد انور بسراء



مکتبہ یوسفیہ

شیخ ہندی سٹریٹ کچی گلی، دربار مارکیٹ، لاہور

Mob 0300-8124958

Rs.150.00



چودھری محمد انور بسراء



مکتبہ یوسفیہ

شیخ ہندی سٹریٹ کچی گلی، دربار مارکیٹ، لاہور

Mob 0300-8124958

Rs.150.00